

<https://famousurdunovels.blogspot.com/>



بظہار سے غنیمت کر سہی



از قلم طیبہ جویدری

<http://primenovels.blogspot.com/>

ناول:

”بتقرے عشق کر بیٹھی“

رائٹر: ”طیبہ چوہدری“

(مکمل ناول)

”ہیلو مہرو،“

”ہیلو نادى،“

”کیسی ہو میری جان کہاں تھی اتنے دن پتا ہے کتنا مس کیا ہم نے تجھے۔“

نادى اور مہر باتیں کر رہی تھی جب عالیہ کئی ہی سے آگئی

"اوہ ریلی۔۔۔"

مہر نے بڑے سٹائل سے بولا

کچھ دیر وہ وہاں کھڑی باتیں کرتی رہیں، پھر کالج کی ٹوک شوپ میں رکھی
جیئی رزپہ جا بیٹھی

آج بہت دن بعد وہ ملی تھی تینوں اب خوب باتیں کر رہی تھی وہ تینوں بچپن کی فرینڈز تھی
"مہر آج اس نے مجھے بہت ہرٹ کیا وہ مجھے بہت رولاتا ہے میں اس کے بغیر نہی جی سکتی۔"

عالیہ نے اپنا رونا دھونا سٹارٹ کر دیا

"لو یہ پھر شروع ہوگئی۔۔۔۔"

مہر اپنا سر پکڑ کے بولی

"تم پتا ہے کیا کرو۔"

نادی نے اپنا منہ عالیہ کے پاس کر کے بولا۔

"کیا کروں۔۔۔"

عالیہ نے سوالیہ انداز میں پوچھا

"ڈوب کے مر جا۔"

نادی نے بولا۔

مہر اور نادی ہس دی

عالیہ غصے سے بولی

"میں کیوں مروں اگر مرنا ہوتا کب کی مر جاتی کوئی حل بتاؤ۔"

وہ دونوں ہسنے لگ گئی
"عالیہ محبت کے لیئے جان دینی پڑھتی ہے"
"مہر جب تم نے جان دی تب میں دیکھوں گی۔۔"
"ہا۔۔۔ہا۔۔۔مجھے محبت نہیں ہوگی۔۔۔"
"دیکھتے ہیں۔"

مہر کے لہجے میں خوف تھا ڈر تھا پر کس بات کا یہ وہ بھی نہیں سمجھتی تھی
جب بھی محبت یا دھوکے کی بات ہوتی اس کی آنکھوں میں ڈر صاف دکھائی دیتا اس کی دل کی
دھڑکن رک جاتی
پر وہ نہیں سمجھ پاتی تھی اپنی یہ کیفیت۔

آج سنڈے تھا اس لڑکی نے انہوں نے باہر جانا تھا
گھر میں چار ہی افراد تھے مہر اسکا بڑا بھائی اسد۔۔۔۔۔
کہنے کو تو اسد بڑا تھا پر مہر نے کبھی اسے بڑا نہیں سمجھا تھا۔ ہر وقت لڑتے جھگڑتے رہتے تھے ان کی
اس ٹوم جیری کی لڑائی سے پورے گھر میں رونق لگی رہتی۔
"مہر جلدی کرو بیٹا سب ریڈی ہو گئی ہیں۔۔۔"
سمیرن بیگم نے اس کو آواز لگائی
"آئی می موم۔۔"

وہ اپنے بال کچی میں قید کر کے اک نظر آئی نے پہ ڈل کر باہر آگئی

"بیٹا تمہارے تایا نے کال کی تھی لُچ اور ڈیزر ان کے یہاں کرنا ہے اور اگر تم لوگ بولو گے تو رات بھی رک جائیں گے"

احمد صاحب رکنا چاہتے تھے کیوں کے ان کے تینوں بھائی اور ماں رہتی تھی
دراصل احمد اور سمرین نے پسند کی شادی کی تھی جس وجہ سے احمد کے والد صاحب نے ان کو گھر سے نکال دیا تھا پر جب احمد کے ابو کا انتقال ہو گیا تو احمد صاحب نہ رو کے
ایک دفعہ احمد کے بھائی لینے آئیے تھے پر سمرین نہیں مانی۔۔
بڑے بھائی کے دو بیٹے تھے جن کی شادی ہو گئی ہوئی تھی ایک بیٹی تھی اس کی منگنی درمیان والے چاچو کے بیٹے سے ہوئی تھی

درمیان والے چاچا کی دو بیٹیاں تھی اور ایک بیٹا۔۔۔
سب سے چھوٹے چاچا کے تین بیٹے ہی تھے بیٹی نہیں تھی۔۔
"پاپا کب تک پہنچ۔۔۔۔۔جائیں گے۔۔۔۔۔"

مہر نے بے تاب سے پوچھا

"تھوڑی دیر تک۔۔۔۔۔"

احمد نے کہا۔۔۔

"پاپا مجھے ایسکریم کھانی ہے"

"اے۔۔۔۔۔لبو چپ کر۔۔۔۔۔آ کے کھالینا سمجھے"

"تم کو اتنی جلدی کیوں۔۔۔ کیوں یہ بھائی سمتیھنگ۔۔۔۔۔سمتیھنگ۔۔۔۔۔"

اسد نے آہیل کو آنکھ مرتے۔۔۔۔۔ہوئیے بولا۔

"اسد سمتیہنگ۔۔۔۔ تو ہو گا ہی نہ جب اگے تین تین حسینائیں ہیں"

اسد اور مہر ہاتھ پہ ہاتھ مار کے ہس دیئے۔۔

"ایسا ویسا کچھ نہیں ہے سمجھے تم دونوں"

اس نے خفگی سے کہا

"ہاں سب سمجھ گئی ہے"

"مہر نے شرارتی انداز میں بولا۔۔۔

"پھر ہمارے ساتھ کیوں جا رہے ہو علی بھائی تو نہیں آئیے۔۔ تم منہ اٹھا کے چل

پڑھے۔۔ ہنیہ۔۔۔۔۔۔۔۔"

مہر نے منہ چڑھاتے ہوئے بولا۔۔۔

احمد اور سمرین بچوں کی اس لڑائی کو انجوائے کر رہے تھے۔۔۔

"تم کو میرے ساتھ آنے سے پروہلم ہے تو میں ابھی کود جاتا ہوں پھر خوش ہو جانا۔۔۔"

"ااااووووہ۔۔۔ گریٹ جلدی کرو بیٹھے کیوں ہو۔۔۔۔۔"

ان دونوں کی لڑائی پھر شروع ہو گئی اس سے پہلے کہ وہ دونوں اک دوسرے کا منہ نوچ لیتے

سمرین نے چپ کر کے بیٹھنے کو بولا۔۔۔۔

کچھ دیر تک "شاہ ہاؤس" آگیا

"شاہ ہاؤس" اتنا بڑا اور خوبصورت تھا دیکھنے والوں کے ہوش گم ہو جاتے باہر سے جو دیکھتا اندر سے

بھی دیکھنے کی خواہش کرتا۔۔۔۔۔

"تم دونوں کان کھول کے سن لو۔۔۔۔"

"مہراب اندر تو چلو یہاں تکریر سٹارٹ مت کرو پلینز۔۔۔۔"

آہیل نے اس سے التجا کی۔۔۔

"سن تو لو کم کی بات یہ تم دونوں کے لیئے سوچ لو۔۔۔۔"

وہ اتنا کہ کے فون پہ لگ گئی۔۔

"اوکے۔۔۔۔۔ بولو" اسد نے کہا۔۔۔۔

"یہاں مجھے تنگ مت کرنا ورنہ تم دونوں کا تماشہ پورا "شاہ ہاؤس" دیکھے گا۔۔۔۔۔ ہوہہہہہ"

وہ جلدی سے اپنی بات پوری کر کے ناک سکڑتی چلی گئی۔۔

سب کو ملنے کے بعد وہ سارہ کے روم میں چلی گئی۔۔۔ چنچ کر کے لیٹی تو نیند آگئی اس کو دوپہر کا کھانا لگ گیا جب اس کو سارہ نے آ کے اٹھایا

"مہر۔۔ مہر۔۔ اٹھ جا یا ر تم سونے آئی ہو کیا۔۔۔" سارہ نے شکایتی انداز میں بولا

وہ آنکھیں ملتی ہوئی اٹھ کے بیڈ پہ ہی بیٹھ گئی ایک ہاتھ سے بال ایک طرف کندھے پہ ڈالتے

ہوئے اپنا فون اٹھیا اور ٹائی م دیکھا۔۔

"اففففف۔۔۔۔۔ یار میں کب سے سو رہی ہوں۔۔۔۔۔" وہ اٹھ کے سارہ کے پاس گئی جو ہاتھوں پہ

لوشن لگ رہی تھی

"سوری بے بی۔۔۔" اس نے سارہ کو پیچھے سے گلے لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

"کوئی بات نہیں ڈیر کزن اب اپنی حالت درست کرو اور نیچے آ جاؤ کھانا لگ چکا ہے۔۔۔"

"او کے۔۔۔" وہ اپنا فون چارج پہ لگا کے واش روم گئی ہاتھ منہ دھو کے بالوں میں بورش کر کے نیچے آگئی۔۔۔

"گڈ آفٹرنون ایوری ون۔۔۔۔"

سب کی نظریں اس کی طرف اٹھ کے جھک گئی پر ایک نظر تھی جو بہت دیر تک اس پہ ٹپکی رہی کھانا کھاتے وقت اس نے بہت بار کسی کی نظروں کی تپش محسوس کی جب دیکھتی تو کوئی بھی نہ دیکھ رہا ہوتا۔۔۔۔

سب کھانا کھا کے باتیں کرنے لگ گئے لڑکے ڈرائیونگ روم میں جا بیٹھے اور وہ لوگ صبا کے روم میں چلی گئی۔۔۔

سارہ کے دو بھائی تھے جن کی شادی ایک سال پہلے ہوئی تھی دونوں بھابھیاں ایک ہی گھر سے آئی تھیں۔۔۔

اور سارہ بھی شعیب کی منگیت تھی

شعیب درمیان والے چاچا کا اکلوتا بیٹا تھا۔۔۔ شعیب کی دو بہنیں تھیں صبا۔۔۔ ثنا۔۔۔

اور مہرو کا جو سب سے چھوٹا چاچا تھا اس کے تینوں بیٹے ہی تھے ساہل۔۔۔ آسام۔۔۔ اور ارحم۔۔۔۔ ساحل بڑا تھا اور آسام اور ارحم جوڑواں اور چھوٹے تھے سارے گھر والوں کے لاڈلے تھے دونوں۔۔۔۔

"یار بور ہو رہی ہوں چھوڑو لوڈو۔۔۔۔" اس نے لوڈو کے دانے بکھر دیے۔

"مہر یار کیا۔۔۔ کیا تم نے میں جتنے والی تھی۔۔۔۔"

ثنا نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔۔۔

"لڑکیوووو۔۔۔ کچھ سوچو بوائی زکیسے چسییل کرتے ہیں۔۔۔۔۔،،،،، اس نے باکنی سے نیچے چھانکا۔۔۔۔۔" وہ دیکھو۔۔۔۔۔ ادھر آوووو۔۔۔،،،،، تینوں اس کے بلانے پہ آئی۔۔۔۔۔

"کیا ہے یہاں تو کچھ نہیں نظر آ رہا۔۔۔۔۔،،،،،"

صبا نے ادھر ادھر دیکھا

"اوہہہہہ۔۔۔۔۔ میری جان سامنے دیکھ۔۔۔۔۔"

"وہ ہے ڈرائی نگ روم۔۔۔۔۔"

"ہاں۔۔۔۔۔ تو۔۔۔۔۔"

"ہماری منزل ہے وہ۔۔۔۔۔ جا کے لڑکوں کو تنگ کرتے ہیں۔۔۔۔۔،،،،، مہر مہر نے شوخ لہجے میں بولا

"ن۔۔۔۔۔ نہ۔۔۔۔۔ نہیں مہر۔۔۔۔۔ بھیا بہت غصہ ہوں گے۔۔۔۔۔" سارہ نے ڈر کے کہا۔۔۔۔۔

"بھیا یا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سیناں۔۔۔۔۔" مہر نے اس کو کندھا مارتے ہوئی بولا

"پر جائیے گا کون۔۔۔۔۔،،،،،"

وہ اپنا فون گھوماتے ہوئی بولی۔۔۔۔۔

سب اس کی طرف دیکھنے لگ گئی

"ن۔۔۔۔۔ ن۔۔۔۔۔ نو۔۔۔۔۔ نو میں نہیں۔۔۔۔۔" وہ ان کی نظروں کا مطلب سمجھ کے چلائی۔۔۔۔۔

"سب چلتے ہیں۔۔۔۔۔ صبا نے بہادوری کا مظاہرہ کیا۔۔۔۔۔"

"شششش۔۔۔،،، وہ لوگ چوروں کی طرح ڈرائی نگ روم کی طرف بڑھ رہی تھیں مہر سب کو چپ

رہنے کا اشارہ کیا۔۔۔۔۔

خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

"مہر رہنے دیتے ہیں انسلٹ ہو گی۔۔"

صبا نے ڈر کے سرگوشی کی۔۔

مہر نے دستک دی دروازہ نہیں کھولا پھر دی تو کھلا۔۔۔

"ج۔۔۔۔ جی کیا کم ہے۔۔۔۔"

اگلا بندہ شئی د شاکڈ تھا کیوں کہ

"شاہ ہاؤس" میں لڑکیوں کی ایک حد تھی کوئی لڑکی کبھی وہاں نہیں جاتی تھی جہاں لڑکے بیٹھے ہوں

"وہ ہہم۔۔۔۔" اس نے اپنے ارد گرد دیکھا صبا لوگ نہیں تھی۔۔۔۔

"یہاں کیا کر رہی ہو تم۔۔۔۔"، اس نے ماتھے پہ بال ڈال کے پوچھا۔۔

"کچھ نہیں۔۔۔۔ مجھے لگا یہاں تایا لوگ ہیں۔۔۔۔" اس نے اندر جھنکنے کی کوشش کی۔۔۔

"نہیں ہیں وہ لوگ یہاں جاؤ۔۔۔۔ یہاں سے۔۔۔۔ دوبارہ نہ آنا اس طرف۔۔۔۔"، اس نے بہت غصے

سے بولا اور دروازہ بند کر دیا۔۔

مہر کھڑی دیکھتی رہ گئی۔۔۔

اس روئیے کی وہ عادی نہیں تھی۔۔۔۔ جو اس شخص نے اس کے ساتھ اپنایا تھا۔۔۔

اس کو فون بیل نے ہوش میں لایا۔۔

عالیہ کی کال تھی پر وہ سنیے کے موڑ میں نہیں تھی۔۔۔

"ذرا برابر بھی تمیز نہیں۔۔۔۔ کوئی اپنی کزن کے ساتھ ایسا بیہو کرتا ہے۔۔۔۔ کڑوا کر لے۔۔"

عالیہ کی پھر کال آ رہی تھی۔۔ اس نے کال اٹینڈ کی اور گرڈن کی طرف چلی گئی

عالیہ سے کافی دیر بات کرنے کے بعد مہر کے ذہن سے ساہیل کی ساری باتیں نکل گئی۔۔۔ پر یہ وقتی تھا۔۔۔ وہ وہاں ہی بیٹھی رہی۔۔

"مہر سوری۔۔۔ ہم نے تمہارا ساتھ نہیں دیا پر اگلی بار ایسا نہیں کریں گی۔۔۔؛، مہر کرسی پہ آنکھیں بند کر کے بیٹھی تھی جب وہ تینوں آئی تھی۔۔۔
"کوئی بات نہیں۔۔۔" آنکھیں بند کی ئی ہوئی جواب دیا۔۔۔
"اچھا چلو یہاں ٹھنڈ بہت ہے۔۔۔"

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔ تم لوگ جاؤ میں آتی ہوں۔۔۔"
اس نے آنکھیں نہیں کھولی کھولنا بھی نہیں چاہتی تھی۔۔۔ شئی دیکھتا تھا جو وہ۔۔۔۔۔ کسی کو نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔

"لو لے آئیے ہم۔۔۔ آئی سکریم۔۔۔،، آہیل۔۔۔ اسد اور ساحل ایک ساتھ کمرے میں داخل ہوئے

"یہ ایک اکیسٹر آگئی ہے۔۔۔،، سب کو دینے کے بعد ساحل نے کہا
"نہیں یہ مہر کی ہے۔۔۔ وہ ہے کہاں نظر نہیں آرہی۔۔۔" آہیل نے پوچھا۔
"ماما۔۔۔ پاپا لوگوں کے پاس ہو گئی۔۔۔" اسد نے کہا
"نہیں۔۔۔ وہ۔۔۔ گرڈن میں بیٹھی ہے۔۔۔،،

سارہ نے بدلا۔

"کیا۔۔۔" آہیل باہر کی طرف لپکا۔
سب نے ایک دوسرے کی شکل دیکھی۔۔

جس کمرے میں وہ لوگ بیٹھے تھے اس کی کھڑکی سے گارڈن نظر آتا تھا۔۔۔۔۔
"مہر۔۔۔۔۔" آہیل اس کے پاس آ کے بولا۔۔۔

"ہوں۔۔۔" مہر نے آنکھیں بند کی ئی ہوائے جواب دیا
"کیا ہوا۔۔۔" اتنی ٹھنڈ میں کیوں بیٹھی ہو "آہیل اس کے پاس رکھی ہوئی کرسی پہ بیٹھ گیا۔۔۔
وہ آہیل کو دیکھنے لگ گئی۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔" آہیل نے اس سے پوچھا پر شائے مہر نے سنا نہیں یا جواب نہیں دینا چاہتی تھی۔۔۔
"کیا سوچ رہی ہو۔۔۔" آہیل نے پھر پوچھا۔۔۔ اس بار بھی مہر نے جواب نہیں
"مہسر۔۔۔۔۔" آہیل نے مہر کو بازوؤں سے پکڑ کے جھنجھوڑ ڈالا۔۔۔۔۔

"ج۔۔۔۔۔ج۔۔۔۔۔جی۔۔۔۔۔"

"کیا ہوا۔۔۔۔۔"

آہیل نے فکر مندی سے پوچھا وہ واقعہ ہی پریشان ہو گیا تھا۔۔۔ کیوں کہ مہر نے کبھی ایسا ہی نہیں
کیا تھا۔۔۔۔۔

"کچھ۔۔۔ نہیں۔۔۔ چلو اندر چلتے ہیں ٹھنڈ لگ رہی ہے۔۔۔۔۔"

وہ اپنی گود سے موبائل اٹھا کے کھڑی ہو گئی آہیل بھی اس کے برابر میں چل
پڑھا۔۔۔۔۔ بیڈروم کی کھڑکی میں سے وہ ان دونوں کو کب سے کن اکھیوں سے دیکھ رہا تھا۔

وہ دونوں اندر ایک ساتھ آئے تھے سب کی نظریں انکی طرف مڑی۔۔ ساہیل اور مہر کی نظریں بیک وقت ایک دوسرے سے ملی۔۔۔۔۔ ساہیل کی آنکھوں میں پتا نہیں کیا تھا۔۔۔ وہ زیادہ دیر نہیں۔۔۔ دیکھ سکی مہر نے نظریں جھکا لی۔۔۔۔۔

"مہر تم پاگل ہو۔۔ اتنی سردی میں باہر بیٹھی تھی۔۔" بھابی نے اس کے گرد شال لپیٹتے ہوئے بولا۔۔۔

،،، میرے۔۔ اندر آگ لگی ہوئی ہے بھابی گھوٹن ہوتی ہے۔ پر کیوں۔۔۔" مہر نے دل میں سوچا۔۔۔۔

"ڈرامے باز۔۔ ڈرامے۔۔ کرنے کا بہت شوق ہے۔۔۔" وہ بڑبڑایا۔۔۔ پر مہر نے سن لیا کیوں کہ مہر کے پیچھے ہی کھڑا تھا۔۔۔

"مہر کہاں چلی۔۔۔۔۔" بھابی نے پوچھا

"بھابی نیند آرہی ہے۔۔ میں چلتی ہوں۔۔۔"

وہ شال سمبھالتی کمرے سے باہر چلی گئی۔۔۔

"پتا نہیں وہ مجھے ایسا کیوں سمجھتا ہے۔۔ اس کو مجھ سے کیا پروہم ہے۔۔۔۔۔" وہ اٹھ کے بیڈ پہ

بیٹھ گئی۔۔ "اور مجھے اس کا یہ رویہ پسند کیوں نہیں آیا۔۔۔۔۔" وہ اپنے بالوں میں ہاتھ چلاتے

ہوئے خود سے مخاطب تھی۔۔۔

اس کو نیند نہیں آرہی تھی۔۔ آنکھیں بند کرتی تو اس کی تیر کی طرح چیرتی آنکھیں سامنے

آجاتی۔۔۔۔۔

مہر سٹوپ اٹ-----ت-----تمم--- کو کیا وہ تم کے بارے میں جو مرضی سوچے۔۔،،مائی
فوٹ،، اس نے ناک سکوڑی اور لیٹ گئی پر دوسرے ہی پل پھر ساحل کے بارے میں سوچنے لگی۔
"میں اس سے بات کروں گی۔۔۔ وہ پہلے تو ایسا نہیں تھا ہم اچھے دوست تھے۔۔۔۔۔ پر
اب۔۔۔۔۔" "فففففففف۔۔۔ بھاڑ میں گیا وہ آئی ڈونٹ کیئر۔۔۔۔۔" وہ خد سے لڑ رہی تھی۔ اس کا
بس نہیں چل رہا تھا کہ اپنا دل باہر نکال پیسکے۔۔

دن کو جب وہ نہ اٹھی تو سمرین اسے دیکھنے آئی
"مہر۔۔۔۔۔ مہر بیٹا۔۔۔" وہ نہیں اٹھی۔ سمرین نے اس کے منہ سے کمبل ہٹایا تو مہر کا چہرہ آگ کی
طرح جل رہا تھا۔۔۔۔۔
"احمد۔۔۔۔۔ احمد۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔ مہر۔۔۔۔۔"
سمرین نیچے کی طرف بھاگی۔۔۔
"کیا ہوا بھابھی۔۔۔ کیا ہوا مہر کو۔۔۔۔۔"
سب ڈر گئے اور روم کی طرف لپکے۔۔۔۔۔
"بھائی۔۔۔۔۔ اس کو بہت تیز بخار ہے۔۔۔ میری بچی کو ہوش نہیں۔۔۔۔۔،،، وہ روتی ہوئی بولی
سب اس کے روم کی طرف بھاگے۔۔۔۔۔
وہ ناشتہ کرنا بھول گیا۔۔۔ ہاتھ سے نوالہ۔۔۔ گر گیا۔۔۔ اس نے چاروں طرف نظر ڈالی کہ کوئی اس
کی یہ حالت دیکھ نہ لے۔۔۔۔۔ پر کوئی نہیں تھا وہاں جو اسے دیکھتا
وہ خود کو سمجھتا بڑی مشکل سے اپنی جگہ سے اٹھا۔۔۔

"اگر اسے کچھ ہوگ۔۔گ۔۔گیا۔۔۔۔۔نہیں اللہ اس کو کچھ نہیں کرنا۔۔پلیز،،۔۔وہ ڈرتا
اوپر جا رہا تھا۔۔۔۔۔"

دروازے میں جا کے رک گیا۔۔۔

"م۔۔مہر۔۔۔میری بچی۔۔۔اٹھ جاؤ۔۔۔۔۔"

سمرین اس کے منہ کو تھپتھپا رہی تھی۔۔۔

"م۔۔۔۔۔م۔۔۔مہر۔۔۔پلیز۔۔۔اٹھ جاؤ آنٹی رو رہی ہیں۔۔۔۔۔"

آہیل نے آنسوؤں میں ڈوبی آواز میں اس سے التجا کی۔۔۔

وہ جو دروازے کے سہارے کھڑا تھا۔۔۔یکدم اس کی نظر آہیل کے چہرے پہ پڑھی۔۔۔۔۔

"مہر تمہیں میری محبت کی قسم مجھے چھوڑ کے مت جانا۔۔۔،،،پلیز ایک بار آنکھیں کھولو،،وہ اس کا
چہرا دیکھتے ہوئے دل میں التجا کر رہا تھا۔۔۔وہ آہیل کی طرح رو نہیں سکتا تھا اسے پکار نہیں سکتا تھا
اسی لیے سب سے پیچھے کھڑا دل میں دعا کر رہا تھا۔۔۔

"ڈاکٹر میری مہر ٹھیک ہے نا۔۔۔۔۔"

سمرین نے بہتے آنسوؤں سے پوچھا۔۔۔

"جی۔۔۔بھابھی۔۔۔بخار بہت تیز ہے اور کوئی گھبرانے والی بات نہیں۔۔۔۔۔"

ڈاکٹر نے ان کو دلاسه دیا۔۔۔۔۔

"احمد۔۔۔آپ میرے ساتھ باہر آئیے۔۔۔"

"احمد۔۔۔آپ مہر کو برین ٹیومر ہے آپ کو کہا بھی تھا کہ وہ ڈیپریشن کا شکار نہ بنے۔۔ابھی اس کی
عمر کم ہے اوپریشن ہیں ہو سکتا آپ اس کا خیال رکھا کریں۔۔۔"

احمد صاحب سر ہلا ہلا کے رہ گئی۔ ان کو پتا تھا ان انکی بچی کو برین ٹیو مر ہے۔۔

احمد کے علاوہ یہ بات کسی اور کو بھی پتا چل گئی تھی اب۔۔۔۔

جب ڈاکٹر نے احمد کو بلایا تھا تو اس کے دماغ میں دھماکہ ہوا وہ بھی ان کے پیچھے چلا گیا۔۔۔۔ یہ سب سن کے اس سے چلنا مشکل ہو رہا تھا۔۔

بڑی مشکل سے اپنے کمرے تک پہنچا تھا۔۔

"اے خدا آج ہی سارے راز کھولنے تھے مجھے صبر دے میرے رب صبر دے مجھے

وہ پہلی بار رو رہا تھا۔۔ آنسو صاف کر کے خود کو گھسیٹتا ہوا واش روم میں گیا۔۔ منہ دھو کے ایک لمبا سانس لے کے اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں مہر تھی۔۔

"مہر تم نے تو ہماری جان ہی نکال دی تھی۔۔۔۔ صبا اس کو بول رہی تھی۔۔۔۔

"ہا ہا ہا۔۔۔۔ میری اگر نکل جاتی تو کیا ہوتا۔۔۔۔

،،، ہونا کیا تھا۔۔۔۔ کچھ بھی نہیں۔ تمہارے مر جانے سے دنیا سے کچھ بوجھ کم ہو جاتا۔،،،

آہیل پھر اپنی ترنگ میں آ گیا تھا۔۔۔

۔۔۔،،، مہر کو آرام کرنے دو سب نیچے چلو۔۔۔،،، تایا نے بولا۔۔۔

۔۔۔،،، آپ لوگ جائیں تایا جان ہم یہاں مہر کے پاس رہتے ہیں،،،

۔۔۔،،، اوکے بیٹا،،، اسد کے پوچھنے پہ تایا نے رضا مندی دے دی۔۔

۔۔۔۔۔ ساحل،،،، شاہ کا لہجہ بہت نرم تھا۔۔

"ہوں۔۔۔۔۔ وہ جاتے جاتے رک گیا۔

"تم کہاں جا رہے ہو بیٹھ جاؤ نا۔،،،

وہ مڑ کے بیڈ پہ بیٹھ گیا۔۔۔

"اگر میں تم کو روکتی تو کیا تم رکتے۔۔۔ مہر نے دل میں سوچا۔۔۔

۔۔۔ تم پھر کیا سوچنے لگ گئی،۔۔۔

۔۔۔ مہر.....، آہیل نے اس کو بلایا پر وہ تو کہہ ئی اور ہی تھی۔۔۔

۔۔۔ یار جب سے اس حویلی میں آئی ہے مہر بدل گئی ہے۔۔۔ کبھی ایسے دیکھنے لگ جاتی ہے جیسے

کھی دیکھا ہی نہ ہو کھی سنتی نہیں۔ آہیل نے فکر مندی سے بولا۔

۔۔۔ اس حویلی میں جن ہیں۔۔۔ صبا نے ڈرانے والے انداز میں بولا۔

۔۔۔ تم چڑیل ہونا۔۔۔ مجھے پہلے ہی شک تھا۔۔۔ آہیل نے بھی ڈرنے کی ایکٹنگ کی۔۔۔

کچھ کچھ دیر یہ وہ مہر مہر کے پاس بیٹھے بیٹھے باتیں کرتے رہے پر پر مجال ہے ساحل نے نے ہونٹ

بھی ہلائیے ہلائیے ہوں

۔۔۔ ساحل۔۔۔ کیوں میں آپ کی طرف کھینچی چلی جا رہی ہوں۔۔۔ آپ سامنے ہوتے ہو تو کیوں

دل کو راحت ملتی ہے۔۔۔ کھی مجھے تم سے۔۔۔ محبت تو نہیں ہو۔۔۔ نہیں ایسا نہیں ہے۔۔۔ میری غلط

فہمی ہے۔۔۔ اور کچھ نہیں۔۔۔،،،

کل رات کی طرح آج رات بھی وہ ساحل کے بارے میں سوچ رہی تھی

رات کا پیچھلا پہر تھا جب اس نے۔ اپنے ہاتھ پہ کسی کا۔۔۔ بہت نرم و ملائی م ہاتھ محسوس کیا تھا۔ بخار

کی بہت زیادہ ہونے کی وجہ سے وہ آدھی بے ہوش تھی۔ پر محسوس کر سکتی تھی وہ جاننا چاہتی تھی کون

شخص ہے وہ۔۔۔۔۔ جو رات کے اس پہر اس کے کمرے میں ہے۔ مجال ہے وہ بندہ کچھ بولا

ہو۔۔۔ تھوڑی دیر تک وہ ویسے ہی بیٹھا رہا پھر چلا گیا۔۔۔ پر مہر نے آنکھیں نہیں کھولی۔۔۔ وہ کھولنا چاہتی تھی پر بخار کی شدت اتنی تھی وہ ہل بھی نہیں پارہی تھی۔۔۔

"کون۔۔۔ تھا وہ میرا وہم یا کچھ اور" "دن جب اٹھی تو راتوالا وقعہ یاد آیا۔

،،، اگر وہم نہیں تو کیوں وہ آیا یا آئی میرے۔۔۔ روم۔۔۔ میں۔۔۔،،،، اففففف۔۔۔ کہ ئی واقع ہی اس ہو پئی میں۔۔۔۔۔ بھ۔۔۔۔۔ بھو۔۔۔۔۔ بھوت۔،

اس نے بالوں کو ایک طرف کرتے ہوئے چاروں طرف دیکھا

،،،۔۔۔ مہر تم۔۔۔۔۔ پاگل ہو گئی۔۔۔۔۔ ہو کیا بھوت نہیں وہم تھا بخار زیادہ کی وجہ سے۔۔۔ شئی د خواب ہو میرا۔،، اس نے اپنا فون اٹھنا چاہا پر نہیں اٹھا سکی بخار کم نہیں ہوا تھا

دو ہفتے اس کے بخار میں کمی نہیں آئی۔ تھی اب وہ ٹھیک تھی۔۔۔۔۔ پر وہ ابھی تک شاہ ہاؤس میں تھے آہیل چلا گیا تھا۔ احمد صاحب۔۔۔ وہاں سے ہی آفس چلے جاتے تھے۔۔۔

"ہائیے۔۔۔۔۔ موٹی اب کیسی ہو۔۔۔ سچ میں تو نہیں مرنے لگی۔۔۔۔۔ ہا۔۔۔۔۔ ہا۔۔۔۔۔" ،،، وہ صبا لوگوں کے ساتھ صبا کی منگنی کی پلینگ کر رہی تھی۔۔۔ جب آہیل اسد اور ساحل روم۔ میں داخل ہوئے تھے اور آہیل نے چہکتے ہوئے مہر کے سر پہ تھپھر رسید کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"کڑوے کر لیے۔۔۔۔۔ کبھی تو میٹھا بول لیا کر۔۔۔۔۔" مہر نے اس کو آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا۔

"ساحل یار ہماری تو دیکھ کوئی اوقات ہی نہیں۔

حال پوچھا اور میڈم باتیں سنانے لگ گئی،،،،،،

وہ ساحل کے کندھے پہ سر رکھ کے۔۔۔ معصومیت کی ساری حدیں توڑ کے بول رہا تھا۔۔۔

--تم میرا حال نہیں پوچھو گئی،،،۔ مہر نے ساحل کو دیکھتے ہوئی سوچا۔۔ وہ مہر کو نہیں دیکھ رہا تھا۔۔ اس نے جب مہر کی طرف دیکھا تو مہر نے نظریں جھکا لی۔۔۔۔۔
اکثر ایسا ہی ہوتا تھا جب بھی وہ اسکو دیکھتا تو مہر کی نظر ہٹ جاتی۔۔۔۔۔
"بیٹا میڈیسن لے لو۔۔۔۔۔" سمرین مہر کے لیئیے ناشتہ اور اس کی میڈیسن لے کے آئی تھی
"ارے چاچی ہمیں آواز دے لیتی ہم لے آتے۔۔ صبا نے پیار سے بولا۔۔
"کوئی بات نہیں میری بچی۔۔۔ تم لوگ بھی چلو سب نیچے ناشتہ لگ چکا ہے۔ کر لو۔۔۔ وہ بریڈ کو جام لگاتے ہوئی سب کو بولی
"موم۔۔۔ مہر سمرین کے گرد باہیں لپیٹ دی۔۔۔،، جی میری بچی۔۔۔،، انہوں نے اس کو بریڈ تھما دی۔۔۔،، آپ کون سا ڈریس پہن رہی ہیں کل۔۔۔۔۔ میں کون سا پہنوں؟؟،،،
،،، شہزادی جا کے لے آنا۔۔۔ پہلے میڈیسن لو اور ٹیھک ہو جاؤ۔۔،، انہوں نے ڈبی سے گولی نکال کے دی۔۔۔،، اب تم ریٹ کرو میں تمہاری دادی ماں کے پاس جا رہی ہوں بلوایا تھا انہوں نے۔۔ وہ اس پہ کمبل ڈال کے اپنی چادر ٹھیک کرتے بول رہی تھی۔۔،، اوکے ماما،،
،، سمرین دھیان س۔۔،، چاچی اس کو سیڑی اترتے دیکھ کے بولی۔۔،، میں نے سمیرہ آپا کو بولا بھی تھا ریپر مار دے ساری حویلی میں پھسلن بنی ہوئی ہے۔ اگر کوئی گر گیا تو کل۔ گھر فنیکشن ہے اور کسی نے ٹانگ تڑوا لی تو،،، صغره کچھ اچھا بھی بول لیا کرو۔ چاچی انچی انچی لگی ہوئی تھی جب دادی نے اس کو ڈانٹ دیا۔۔

،،، شعیب ادھر آ۔ جلدی ناشتہ کر لے۔ نعمان بھائی نے شعیب کو بلایا۔،، آیا بھائی۔،، سب میٹنگ کر رہے تھے کل کے فنکیشن میں کیا کیا کھانا بنے گا اور اریجنمنٹ کون کرے گا۔،، شعیب تم سب کے ساتھ جاؤ گے مارکیٹ۔ تایا نے اس کو حکم دیا۔،، اوکے تایا۔

،،، بہت خوبصورت ہو تم اور،،، یہ رنگ تم پہ بہت پیارا لگے گا۔،،
وہ لال رنگ کا جوڑا دیکھ کے دل میں سوچ رہا تھا۔۔۔۔۔،،، پیار کا رنگ۔۔ بھی لال ہے پر شادی
میرے پیار کا رنگ،،۔۔ وہ لال جوڑا چھوڑ کے کالے کی طرف بڑھ گیا۔
،، مجھے تنہائی یاں ملیں گی تنہائی یاں کالی ہوتی ہیں۔ میری محبت یکطرفہ ہے۔۔ اس نے اپنے منہ پہ ہاتھ
رکھ لیے وہ جیسے اپنے آنسوؤں کو روکنا چاہ رہا تھا۔۔۔

"سنو۔۔۔۔۔،، مہر نے ساحل کو پکارا۔۔

،،، جی۔۔۔،، وہ اس کی طرف مڑ گیا۔

،،، یہ آپ کے لیے۔۔۔۔۔،، مہر کے ہاتھ میں گھڑی تھی۔۔۔ اور وہ اس کی طرف بڑھا رہی تھی۔
،،، سوری پر میں یہ نہیں لے سکتا۔۔۔ اور تجھے شرم نہیں آئی یہ حرکت کرنے سے پہلے سوچ
لیتی۔۔۔ بے حیا،، وہ دانت پیتا مہر کو سنا کے چلا گیا

مہر کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئی تھی۔۔۔ ساحل اس کو اپنے پیروں میں رندھتا بہت دور چلا گیا اور
وہ اسے جاتا دیکھتی رہ گئی۔۔۔

،،، مہر یہ نیکس مجھ پہ کیسا لگے گا۔۔۔،، مہر وہی کھڑی تھی جہاں وہ چھوڑ کے گیا تھا۔۔۔ سارہ نے
آکے اس کو جب آواز دی تب اس کے بے جان وجود میں جان آئی۔۔۔

،، مجھے نہیں پتا۔،، وہ گھڑی اس کے ہاتھ میں دے کے باہر چلی گئی۔۔۔
،، سمجھتا کیا ہے وہ خود کو۔۔۔ میں کون سا اس پہ مری جا رہی ہوں۔۔۔ کزن سمجھ کے گھڑی پسند کی اس
کے لیے اور تیور دیکھا کے چلا گیا اس میں بے حیائی والی کون سی بات ہے ،،۔ وہ شوپ سے باہر
نکل آئی۔

۔ چھوڑ اب تم اس سے بات تک نہیں کرو گی۔۔

،، وہ گاڑی کی طرف آتی ہوئی خود سے باتیں کرتی آرہی تھی۔۔۔

گاڑی میں جب بیٹھ گئی۔۔۔ تب اس کی نظر اس پہ پڑھی وہ کانوں میں ہینڈ فریز لگائیے فرنٹ
سیٹ پہ پیچھے ٹیک لگا کے آنکھیں مندے بیٹھا تھا۔۔۔

،، اففففف۔۔۔ مہر۔۔۔ ذرا برابر دھیان نہیں کرتی تو آہیل ٹھیک کہتا ہے۔۔۔ میں ہر بلا کو گلے ڈال
لیتی ہوں۔۔۔ وہ اپنی بے وقوفی پہ سرپیٹ کر رہ گئی۔،، بیٹا مہر نکل لے یہاں سے۔۔۔ ورنہ اب کی
بار یہ جن تجھ کو کچا کھا جائے گا۔،، وہ خود سے سرگوشی کر رہی تھی۔۔۔

،،، میں کیوں جاؤں۔۔۔،، وہ گاڑی کا دروازہ کھولتے کھولتے رک گئی۔،،، اگر اس کو مجھ سے پروہلم
ہے تو یہ جائے۔۔۔ ویسے بھی اس کو ہوش تو ہے نہیں کڑوا کر لیلہ۔۔۔۔۔،،، وہ اپنے بالوں کی لیٹ
کو کان کے پیچھے کرتے ہوئی بولی۔

۔،، یہ وہ ساحل نہیں ہے جو بچپن میں اتنا شوخ اور چنچل تھا۔۔۔،،، وہ اس کو بیک مرر میں دیکھتے
ہوئی سوچ رہی تھی۔۔۔

،، تم۔۔۔۔۔،، ساحل نے جب اس کو دیکھا تو غصے سے آگ بگولہ ہو گیا۔

مہر اس کے اس قدر غصہ کے لیے تیار نہیں تھی۔۔۔ اس لیے وہ ڈر گئی اس کا فون ہاتھ سے گر گیا۔۔۔

،، ابھی اترو گاڑی سے۔۔۔۔۔ اس نے ہاتھ کے اشارے سے کہا۔۔۔۔،،

مہر حیران رہ گئی۔۔،، اتنا غصہ کیوں۔۔۔،، مہر نے دل میں سوچا۔

،، تجھ میں شرم نام کی چیز ہے کیا۔۔ شاہوں کی لڑکی ہو تم۔۔۔ اور شاہوں کی لڑکیاں ایسی حرکتیں نہیں کرتی۔ بے حیا۔۔،،

وہ جو اس کو نکال رہا تھا پھر خود چلا گیا۔۔ اور مہر جو سب کو لاجواب کر دیتی تھی۔۔۔ آج ساحل شاہ اس کی دھجیاں اڑھا کے چلا گیا۔

پر وہ ایک لفظ نہ بول پائی

،، بے۔ ح۔ ح۔ حیا،۔۔ مہر نے اس کا لفظ دہرایا

،، کیا بے حیائی کی ہے میں نے۔۔ نے۔،، مہر اس کو خود سے دور جاتا دیکھ سوچ رہی تھی۔۔

۔ وہ نہ رو پا رہی تھی نہ ہل پا رہی تھی۔۔ جسے اس کو کسی نے پتھر کی مورت بنا دیا ہو۔۔۔

،، ساحل،۔۔ اس نے بے ساختہ اس کا نام لیا۔۔،، کیوں اس طرح کرتے ہو میرے ساتھ بچپن میں تو

ہم اچھے دوست تھے۔۔۔ بب۔۔ بٹ اب تم بدل کیوں گے ہو اور تمہاری یہ تبدیلی مجھے بردشت

کیوں نہیں ہو رہی۔،،

اس نے آنکھیں بند کر لی۔ ٹھیک ہے ساحل شاہ آئی ندہ میں تم سے سو میل دور رہوں گی،،

۔۔ اس نے اپنا سر پیچھے ٹکا دیا اور آنکھیں مند لی

-3-

۔ شوپنگ سے واپس آچکے تھے وہ لوگ اور اب وہ اپنے کمرے میں ٹہل رہی تھی بار بار اس کو وہ رات والا واقع یاد آ رہا تھا۔۔ اس نے کھڑکی کے آگے سے پردہ ہٹایا تو ساحل باہر جا رہا تھا ساحل کے قدم روک گئی نا جانے کیوں۔۔۔ وہ ریٹ وائچ لگاتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا مہر نے غصے سے کھڑکی بند کر دی۔۔ ساحل کچھ دیر بند کھڑکی کو دیکھتا رہا پھر تیز تیز قدم اٹھاتا باہر چلا گیا۔۔۔
،، سمجھتا کیا ہے خود کو یہ۔۔۔ میں اس پہ مر مٹی ہوں۔۔۔ بالکل نہیں۔۔۔ اس نے خود کلامی کی۔۔۔
،، پر مہر شاہ تمہارا دل ساحل شاہ نے چورا لیا ہے۔ اب تو مان یا نہ مان۔۔۔ اس کے دل سے آواز آئی

،، نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔ اس کی آنکھوں میں میرے لیے۔۔۔ کچھ بھی نہیں۔،، وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی آئی نے کے سامنے آکھڑی ہوئی۔۔۔،، پر کیوں۔۔۔ ساحل۔۔۔ میں نے ایسا کون سا گناہ کیا ہے۔۔۔

وہ اپنے اپنے سر اپے پہ نظر ڈالتے ہوئے بولی

،۔ میں نے ایسا کیا کر دیا جو تم مجھ سے اتنے تلخ لہجے میں بات کرتے ہو۔۔ تمہاری آنکھوں م۔۔۔ م۔۔۔ میں میرے لیے محبت ک۔ک۔۔ کیوں نہیں۔۔۔،، وہ بیڈ پہ ڈھیے گئی۔ آنسوؤں پتا نہیں کہاں سے آگئی تھیں اس نے اپنے دونوں ہاتھ منہ پہ رکھ لیئے۔
،، مہر کیا ہوا رو کیوں رہی ہو ٹھیک ہو نہ۔،، ثنا لوگ کمرے میں آئی تو اس کی آنکھوں میں نمی دیکھ کے پریشان ہو گئی۔۔۔

،،ہاں۔۔؛ وہ درد میں ڈوبی آواز میں۔ بول کے واش روم بھاگ گئی۔۔ وہ نہیں چاہتی تھی کوئی اس کو روتے دیکھے۔۔

،،اس کو کیا ہوا۔۔،،

صبا نے ثنا سارہ کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔ ان دونوں نہ نفی میں سر ہلایا۔۔
،،تم لوگ چلو میں آتی ہوں۔۔،،

صبا بیٹھتے ہوئے بولی

۔،، ادھر آؤ مہر۔۔

مہر واش سے باہر آئی صبا نے اس کو بلایا۔ مہر بالوں کو ایک طرف کندھے پہ ڈالتے ہوئے اس کے پاس آ کے بیٹھ گئی۔۔ کیا ہوا مہر رو کیوں رہی تھی۔۔،، وہ نرم لہجے سے پوچھ رہی تھی۔ کچھ نہیں بس سر میں درد ہو ہو رہا ہے،، مہر نے چھوٹ بول دیا۔

۔،، میں دبا دوں۔ ادھر آؤ،، اس نے مہر کا سر اپنی گود میں رکھ لیا۔۔

؛ مہر ایک بات پوچھوں؛۔ وہ اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے بولی۔۔،،

،،جی پوچھو،،،.. مہر اٹھ کے بیٹھ گئی

،،؛ سچ بتاؤ گی۔۔؟؟؛ صبا نے اس کے منہ پہ ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا۔ اس نے ہاں میں سر ہلایا۔

؛،، تم نے کبھی کسی سے محبت کی۔؟؟

مہر نے چونک کے صبا کو دیکھا۔۔

؛،،ن۔ نہیں؛،، مہر نے نا جانے کیوں نظریں چرائی۔۔،،

،،سچ بتاؤ کیوں کہ تمہاری آنکھیں تو کچھ اور کہ رہی ہیں۔،،

وہ مہر کی آنکھوں میں دیکھ کے بولی۔

،، کیا کہ رہی ہیں۔۔۔ بتاؤ۔۔؛ مہر صبا کی آنکھوں میں جھٹکتے ہوئے بے تابی سے بولی
۔۔؛،، تمہاری آنکھیں کہ رہی ہیں تم کسی سے عشق کرتی ہو۔۔۔ یہاں جب آئی تھی تو ایسی نہیں
تھی اب بجھی بجھی سی رہتی ہو۔۔ کبھی ہسنے لگ جاتی ہو کبھی خاموش ہو جاتی ہو۔۔،،
وہ اس کے رخسار پہ ہاتھ رکھ کے بولی۔

مہر ایک لمبے تو چپ چاپ صبا کو تکتے رہی پھر ہس پڑھی
،، ہا۔۔۔ ہا۔۔۔ صبا۔۔۔ ت۔۔۔ تم۔۔۔ ہا۔
ہا۔،، ہستے ہستے اس کی آنکھیں نم ہو گئی۔۔
،، کیا ہوا ایسے کیوں ہس رہی ہو،،

۔؛ صبا بابا زندہ باد۔۔،، وہ ہستے ہوئے بولی۔۔۔
؛ صبا ایسا کچھ نہیں ہے۔ یہ جو آنکھوں میں ہے یہ بخار کی وجہ سے ہے جھلی۔۔۔ ٹائی م کافی ہو گیا
ہے اب تم بھی جا کے سو جاؤ کل انگیجمنٹ ہے آپ کی میڈم جی۔۔،، وہ ہستے ہوئے بولی اور
اپنا فون آف کر کے لیٹ گئی۔۔
صبا اس کو گڈ نائیٹ بول کے چلی گئی۔۔۔

،،،، کیا واقع ہی مجھے محبت ہو گئی ہے۔۔۔؛ وہ صبا کے جانے کے بعد سوچنے لگی۔ لگی۔۔
۔؛،، پر کس سے۔،،

اس نے خود سے سوال کیا۔۔

،، جس سے عشق ہو جائے تو وہ پھر بند آنکھیں سے بھی نظر آتا ہے۔،، اس اسکو عالیہ کی بات یاد آ گئی۔ اس نے آنکھیں بند کر لی۔

،،، ن۔۔۔ ن۔۔۔ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔،، اس نے جلدی سے آنکھیں کھول لی اور اٹھ کے بیٹھ گئی

،،، عالی کی باتوں نے دماغ خراب کر رکھا ہے میرا۔۔۔ ہاں م۔۔۔ م۔۔۔ مجھے عشق نہیں ہے۔۔۔،،، وہ ساحل سے بھاگ رہی تھی کیوں کہ بند آنکھوں سے وہ شخص نظر آیا تھا وہ شخص جس کے دل میں مہر کے لیئے کوئی جزبات نہیں تھے۔۔

،، پچھلی رات کی طرح آج بھی وہ اس کے کمرے میں تھا۔۔۔؛
،، کیا کروں مہر،،

۔ وہ اس کے بیڈ کے پاس نیچے بیٹھ گیا۔
،، تم کو دیکھے بنا سکون نہیں۔۔،، وہ مہر کو دیکھتے ہوئے بولا۔

،، اندھروں میں تمہارے پاس نہیں آنا چاہتا تھا،،
۔ مہر کا اس کی طرف منہ تھا پر وہ گہری نیند سوئی ہوئی تھی۔۔،،

،، کیا کروں اس دل کا ماہی۔۔ مجھے تنہائیاں کیوں دی تم نے۔۔،،؛
۔ وہ درد میں ڈوبی ہوئی آواز کے ساتھ سرگوشی کر رہا تھا۔۔

، وہ لگاتار رو رہا تھا،،، سوچتا تھا تمہارے ساتھ اپنی پوری زندگی گزاروں گا پر تم نے۔۔۔۔،، اس نے مہر کو دیکھا وہ پر سکون نیند سو رہی تھی۔۔۔،، خدا کرے تجھے کوئی دکھ نہ ہو،،

اس نے اپنے آنسو صاف کئیے۔۔۔ مارکیٹ میں جو جوڑا دیکھا تھا وہ اس نے لے لیا تھا۔۔۔ اب وہ مہر کی واڈروپ میں رکھ کے باہر چلا گیا۔۔۔

اپنے کمرے میں جا کے بیڈ پہ گر گیا۔۔۔،، اے خدا مجھے سکون عطا کر میرے مولا تو دلوں کے حال جانتا ہے رحم کر مجھ پہ میرے رب۔۔۔،، وہ ہاتھ جوڑ کے رو رہا تھا۔۔۔۔۔ روتے روتے ہی سو گیا

مہر کی آنکھ صبح دیر سے کھلی تھی۔۔۔ ساری حویلی سچی ہوئی تھی۔۔۔ چہل پہل ہو رہی تھی۔۔۔ طرح طرح کے پکوانوں کی خشبو آرہی تھی۔۔۔

،، بھائی ابھی پھول نہیں آئیے۔۔۔ پلیز جلدی منگوا دیں،،۔۔۔ سارہ نے نماں کو بولا۔۔۔،، شعیب سے بولو بیٹا۔۔۔ میں ابھی بیزی ہوں انہوں نے سیل کان سے اتارتے ہوئی بولا۔۔۔،، شعیب کہاں ملیے گا اب۔۔۔۔۔ آہیل۔۔۔ شعیب کو کہیئی دیکھا ہے آپ نے۔۔۔ اس نے پاس سے گزرتے آہیل کو بلایا۔۔۔

،،،،، اوووووو میڈم اپنے ساجن جی کو ڈھونڈھ رہی ہیں۔۔۔،،،

۔۔۔ اس کی اس بات پہ سارہ شرما گئی۔۔۔

۔۔۔،، وہ پیچھے والی سائیڈ پہ ہے ڈیکوریشن کروا رہا ہے۔۔۔ جائیں جائیں۔۔۔،،

،، اچھا ایک بات بتاؤ میری لال میری نظر نہیں آ رہی کہاں ہے وہ۔۔۔،،

سارہ جانے لگی تھی جب آہیل نے اسے روکا

۔۔۔،،، آپ کا مطلب مہر سے ہے۔۔۔،،

۔۔۔،، ہاں جی، اس نے معصومیت سے بولا۔

--،، وہ شائد ابھی اٹھی بھی نہیں -- ویسے کب سے چل رہا ہے یہ سب۔؟؟؟ اور تم کو پتا ہے نا شاہوں کے ہاں،، لو میرج،، کارواج نہیں ہے۔۔،،

--،، کیا باتیں ہو رہی ہیں۔۔،،

-- آہیل کچھ بولتا مہر آگئی۔۔

--،، کچھ نہیں مہر۔۔،،

آہیل نے سارہ کو چپ رہنے کا اشارہ کیا۔۔

--،، میں نے سن لیا ہے۔۔ اور سارہ ایسا ویسا کچھ نہیں ہے بکواس کر رہا ہے یہ ڈفر۔۔،،

وہ آہیل کے سر میں تھپڑ رسید کر کے چلی گئی۔۔

آہیل نے کندھے اچکائیے چھوٹ پکڑے جانے کے بعد بھی آفسوس نہیں ہوا سارہ ہس کے چلی گی

-- شعیب کرسی پہ آنکھیں موندے بیٹھا تھا۔۔۔۔

--،، شعبی،، سارہ اس کے سر پہ جا کے بولی۔۔،،

جی۔۔۔۔،، اس نے آنکھیں کھولی۔

کیا ہوا تمہاری آنکھیں کیوں سوچی ہوئی ہیں؟۔۔،، شعبی کی آنکھیں دیکھ کے پریشان ہو گئی آخر منگیتر تھا اس کا۔۔۔

--،، کچھ نہیں رات کو دیر تک کام کرتے رہے تھے اس لیے تم پریشان نہ ہو۔،،

-- اس نے ایک سہائی ل سارہ کی طرف اچھالی۔۔

--،، اچھا وہ پھول تو منگوا دو لڑکے والے آنے والے ہی ہوں گے۔۔،،

،، اچھا میں منگوتا ہوں تم لوگ اپنی تیاری تو مکمل کر لو۔۔،، اس نے اس کا جائزہ لیتے ہوئے بولا۔۔ وہ اوکے بول کے چلی گئی۔۔

،، سارہ میرا ڈریس کہاں ہے۔۔،، وہ اس کے روم میں آئی تھی۔۔،، تمہاری وارڈروب میں ہے،،

وہ ثنا کو آئی میک آپ کرتے ہوئے بولی

،، بہت خوب صورت لگ رہی ہو شعبی کا آج قتل ہونے والا ہے ہاں ناشا۔۔۔۔،،

مہر نے سارہ کو آئی نے میں دیکھتے ہوئے شرارتی انداز میں بولی۔۔ وہ شرما کے سر جھکا گئی۔۔

،، ہائیے یہ شرم کا رنگ اففف۔۔،، اس نے ماتھے پہ ہاتھ رکھ کے بولا۔۔

،،،، جاؤ تیار ہو جاؤ تم بھی کیا حال بنایا ہوا ہے۔۔۔

،، اوکے اور صبا کہاں ہے۔۔؟؟؟

،،،، وہ پالرگئی ہوئی ہیں سمرین چاچی کے ساتھ۔۔،،

سارہ ثنا کا میک آپ کر چکی تھی اب جائزہ لے رہی تھی۔۔

وہ اس کے کمرے سے نکل رہی تھی جب مہر کی اس سے زبردست ٹکڑ ہوئی مہر گرنے لگی تھی پر

ساحل نے اس کو بازوؤں سے پکڑ کے جھنجھوڑ کے کھڑا کیا مہر کے بال بکھر گے

سٹائل سے کٹے ہوئے بال منہ پہ آگئی۔۔ وہ اس حملے کے لئیے تیار نہیں تھی۔۔ وہ چکرا

گی بخار کی وجہ سے بہت کمزور ہو گئی تھی۔ی۔

،،،، تمہاری پروبلم کیا ہے۔۔۔،،

،،ہاں ٹھیک ہوں۔۔ کمزوری کی وجہ سے چکر آگیا۔۔ ارونچے کیسی کو نا بتانا سب پریشان ہو جائی ئں گے اوکے۔،،

۔۔ وہ سب کو دیکھ کے بولی۔۔

،، اچھا پر ہوا کیسے تم گری کیسے،، شعبی نے پوچھا۔۔

مہر نے ساحل کو دیکھا۔ ساحل نے منہ موڑ لیا۔

،، چکر آگیا۔ آپ لوگ تیار ہو جاؤ۔،، اسد آہیل۔ اور شعبی کو دیکھتے ہوئی ے بولی۔

۔، تم بھی کپڑے چنچ کر لو۔۔ اپنا حال دیکھ کام والی ماسی لگ رہی ہو۔ چل ساحل تم بھی ریڈی ہو

جاؤ دونوں کام والے لگ رہے ہو۔،، آہیل نے ان کو چڑھایا

،، سب چلے گئی ے۔۔

آج ساحل نے اسے بہت گہرا زخم دیا تھا اس کے اس روی ئی نے مہر کی روح کو بھی زخمی کر دیا تھا وہ جو سوچ چکی تھی کہ وہ اس سے دور رہے گی پھر سے اس کے بازوؤں میں جاگری اور اس نے مہر کو سمجھانے کی بجائی ے گرا دیا تھا۔۔

-4

،، مہر تم نے میرے والا ڈریس نہیں پہنا کیا پسند نہیں آیا۔۔ ویسے یہ بلیک ڈریس میں بہت اچھی لگ

رہی ہو،۔، مہر صبا کے پاس آ کے بیٹھی تھی تو صبا نے کہا۔۔

صبا کی بات نے مہر کو پریشان کر دیا

،، لیکن۔۔۔ یہ تو وہ ہی نہیں جو آپ نے میرے لیے پسند کی تھی۔۔۔؟ مہر نے اس سے سوالیہ انداز میں پوچھا۔۔۔

،، نہیں میں نے تو تمہارے لیے فروک پسند کی تھی۔۔۔ جیسی سارہ لوگوں کی ہے۔۔۔ اس نے ہاتھ کا اشارہ سارہ لوگوں کی طرف کر کہا اس کو اچھا نہیں لگا تھا کہ مہر نے اس کی دی ہوئی فراک نہیں پہنی پر مہر بھی حیران تھی کیوں کہ اس کو وارڈروب میں یہ ڈریس ملی تھی۔۔۔

مہر پہ وہ ڈائیس بہت بچ رہی تھی واقعہ ہی بہت خوبصورت لگ رہی تھی بہت سی نظریں اس پہ تھی۔۔۔ ہلکا ہلکا میک آپ کھلے بال ایک طرف شاہنوں پہ ڈالے ہوئے تھے۔۔۔ پینسل ہیل پہ جب وہ ٹھک ٹھک چلتی تو بہت سی نگاہیں اس کی طرف اٹھتی۔۔۔

،، ڈانس ہو جائے کیا کہتے ہو گائی س۔۔۔ آہیل نے سب کو دیکھ کے بولا۔ وہ سب ایک ساتھ کھڑے تھے۔۔۔

،، اے یہ شاہ ہاؤس ہے تیرا گھر نہیں۔۔۔؛ اسد نے اس کی طرف ہاتھ کر کے بولا۔۔۔

،، پر ڈانس کے بغیر مزہ نہیں آ رہا یار۔۔۔ اس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔

،، میں ابھی آیا ویٹ اینڈ واچ۔۔۔، وہ چہکتا ہوا چلا گیا۔۔۔ کچھ دیر بعد وہ واپس آیا

،، کہاں گے تھے۔۔۔ اسد نے پوچھا

،، تایا کے پاس۔۔۔ وہ منہ برا کر کے بولا۔۔۔

،، نہیں مانے نا پایا ہم تو بول رہے تھے،، شعبی نے کہا

،،.. آہیل جاتا اور تایا نہ مانتے۔۔۔ مان گے ہیں۔۔۔ تو گائی س لیٹس پارٹی۔۔۔،،

اس نے ہاتھ اوپر کر کے بولا۔۔۔ سب نے خوشی کا نعرہ لگایا۔۔۔

--،، چل ڈتے گانا بجا دے،،

-- مہر نے آہیل کو بولا۔۔ سب دیر تک ناچتے رہے پر اتنی اونچی ہیل کے ساتھ مہر نا کر پائی وہ صبا کے پاس جا کے بیٹھ گئی۔۔

ساحل اسد اور آہیل میدان میں بچے تھے۔ محفل کو چار چاند لگا دیا تھا ان تینوں نے،، صبا میں ابھی آتی ہوں سیل بند ہونے والا ہے چارج پہ لگا آؤں۔۔،، اس نے فون والے ہاتھ کو ہلایا۔۔

وہ سیل چارج پہ لگا کے مڑی تو کچھ یاد آنے پہ۔۔ وارڈروب کھولی تھوڑی سی تلاشی کے بعد اس کو وہ ڈریس ملا جو صبا نے اس کے لیے پسند کیا تھا۔۔

،، پھر یہ ڈریس۔۔،، وہ چلتی ہوئی آئی نے کے سامنے آکھڑی ہوئی اس نے آئی نے میں اپنے سراپے پہ نظر ڈالی

۔،، کس کی پسند ہے یہ۔۔؟،،

-- اس نے پھر نظر آئی نے پہ ڈالی۔۔ اور بیڈ پہ بیٹھ گئی۔۔

۔،، کیا وہ اس حویلی میں ہے کوئی ی،، اس نے خود سے سوال کیا پر جواب نہیں ملا۔۔

وہ باہر نکل آئی اور اس جگہ پہ آ کے روک گئی جہاں ساحل نے اس کو گریا تھا۔۔ اس نے بہت سارے آنسو اپنے اندر اتارے۔۔۔۔

،، پر وہ کیوں کرتا ہے اس طرح،، اس کی آنکھیں نم ہو گئی

،، تو تم کو عشق ہو گیا مہر۔۔،، اس کے اندر سے آواز آئی

۔۔،، نہیں۔۔ وہ خوف زدہ ہو گئی۔۔،، محبت وہ بھی اس سے جو مجھ سے حد درجے تک نفرت کرتا ہے نو نیور۔۔،، اس نے خود کو ڈانٹا۔۔

،، پھر اس کے اس قدر ظلم سے بھی تم کو اس پہ غصہ نہیں آیا۔۔ بلکہ روئی جا رہی ہو۔۔،، اس کے نزدیک کسی نے سرگوشی کی۔۔ وہ وہا سے آگے بڑھ گئی۔۔،، ایک بار اس سے بات کروں گئی اس کی اس قدر تلخ لہجے کی وجہ جانے بیٹا سکون نہیں ملنا مجھے چاہئیے وہ مجھے م۔۔۔۔۔ م۔۔۔۔۔ مار ہی کیوں نہ دے آخری بار اسکے نزدیک جاؤں گی بس۔۔،، وہ چلتے ہوئے بول رہی تھی ہر بار وہ یہ سوچتی تھی اس سے دور رہے گی پر دل اس کے قابو سے نکل چکا تھا۔۔

وہ نیچے جانے کی بجائے پچھلی بالکنی میں جا کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔ ٹہلتے ٹہلتے اس کا دھیان نہیں رہا پاؤں پھسلا اور گر گئی اٹھنے کی کوشش کی پر پاؤں وزن برداشت نہیں کر رہا تھا کیوں کہ پاؤں میں موج آگئی اس نے انچی انچی چلانا شروع کر دیا۔

،،۔۔ پلیز ہیلپ مہمئی۔۔۔۔۔،، اس نے کسی کی آواز سنی تو چلانے لگ گئی۔۔،، ہا ہا ہا تم۔۔۔۔۔ یہاں کیا کر رہی ہو زمین پہ۔۔۔۔۔،، آہیل نے اس کو دیکھ کے پوچھا۔۔ آہیل اور ساحل ڈانس کر کر تھک کے آ رہے تھے جب اس کی آواز سن کے اس کی طرف آئی۔

،، ریسٹ کر رہی ہو تم کرو گے۔۔،، انہہ۔۔۔۔۔،، اس نے غصے سے کہا۔۔،، نہیں تم ہی کرو میں اور ساحل یہاں ہی اچھے ہیں۔۔ ہا ہا ہا ہا نہ ساحل۔۔،،

ساحل چپ ہو کے کھڑا رہا۔۔

،، ساحل پلینز ہیلپ مم... می۔۔ میرے پاؤں میں موج آگئی ہے چلا نہیں جا رہا۔۔،، وہ اس کا وہ ظلم بھول گئی تھی جو اس نے تھوڑیدیر پہلے کیا تھا۔۔،، وہ جب بھی ساحل کا نام لیتی تھی خود با خود اس کے لہجے سے پیار چھلکتا تھا۔۔

،، ساحل اب تم ہی اس کی ہلپ کرو اس نے تجھ سے مانگی ہے میں تو نہیں کرنے والا۔۔،، وہ یا تھ جھاڑتے ہوئے بولا۔۔

۔،، آہیل شرم کرو میں مر جاؤں گی بہت درد ہو رہا ہے یار ر...۔،، وہ ایک ہاتھ سے اپنے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے بولی۔۔

،، بے واقوف موج سے بھی کوئی مرتا ہے۔۔۔۔۔ ہا۔۔۔۔۔ ہا، آہیل نے اس اسکا مزاق مزاق اڑیا۔۔

،، ساحل میں ابھی آیا۔۔ تو تو اس کو روم میں لے تجھ سے ہلپ مانگی ہے،، آہیل نے اس کے کندھے کو تھپتھپا کے بولا۔۔۔

،، اوئیے روک یار۔۔،، ساحل کے کہنے پہ بھی نہیں روکا

۔،، ساحل،، مہر نے اس کو پکارا

،، ہوں۔۔،،

مہر اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی تبھی گرنے لگی اور ساحل نے اس کو پکڑ لیا

،، کبھی خود ہی گرا دیتے ہو کبھی خود ہی بچا لیتے ہو۔۔ کیوں۔۔،، وہ اس کو دیکھ کے سوچ کر مسکرائی

--،، سوری --۔۔ موج کی وجہ سے نہیں چل پارہی۔۔۔ آئی نو آپ ابھی مجھے سنانے والے ہیں شکر ہے پاؤں نہیں ٹوٹا اگر ٹوٹ جاتا تو آپ کی نفرت اور برداشت کرنی پڑھتی۔۔۔،، پتا نہیں مہر کے لہجے میں کیا تھا جو ساحل نہیں سمجھ پایا اور اس کا ہاتھ چھوڑ دیا پر مہر نے مضبوطی سے پکڑے رکھا اسکا سہارا پھر لے لیا جو ہر بار اس کو گرا دیتا تھا اور مہر بھی ہر بار اس کا سہارا لیتی تھی۔۔۔،، ایم سوری۔۔۔ اس نے اپنے ہاتھ کی گرفت ڈھلی کر دی وہ اس کو کچھ نہیں بول رہا تھا۔۔۔ پر اس کے صبر کا آخری لمحہ تھا

--،، مہر نے چلنے کی غرض سے پاؤں اٹھیا پر چل نہیں سکی اس بار ساحل کو غصہ آگیا۔۔۔،، جو لوگ خود کو نہیں سمجھال سکتے ان کی مدد بھی کوئی نہیں کرتا۔۔۔،، وہ اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکالتے ہوئے بولا۔۔۔ گرنے کے ڈر سے۔۔۔ مہر بیٹھ گئی وہ جانے لگا تھا مہر نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔،، ساحل پلیز آج آخری دن ہے کل میں چلی جاؤں گی۔ کبھی تمہارے سامنے نہیں آؤں گی بس مجھے ایک سوال کا جواب چاہیے،، مہر کی آنکھوں کے ساتھ اسکی آواز بھی بھر آئی تھی۔۔۔،، تمہاری ان عادائوں کا مجھ پہ اثر نہیں ہوتا آہیل یا کسی اور کو دیکھاؤ اور یہ آنسو ان کو دیکھاؤ جن پر ان کا اثر بھی ہو۔۔۔،، ساحل اس کے چہرے کی طرف انگلی کر کے بولا مہر کے آنسو بہے نکلے ساحل کا لہجہ تیر کی طرح چوب رہا تھا۔

--،، آپ مجھے ایسا کیوں سمجھتے۔۔۔ آہ۔۔۔ آہیل میرا کزن ہے اور کچھ نہیں۔۔۔،، مہر نے اس کی بات کا مطلب سمجھ کے واضہت دی۔۔۔

وہ رو رہی تھی نا جانے کیوں۔۔۔ پر ساحل اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھوڑانے لگا۔۔۔،، پلیز ساحل ایک بار میری بات سن لو پلیز۔۔۔،، وہ مسلسل رو رہی تھی

۔،، میرا پیچھا چھوڑ دو خدا کے واسطے۔،، وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولا تھا۔ وہ لمبے لمبے قدم اٹھاتا اس سے دور جا رہا تھا۔ اور وہ وہاں ہی بیٹھی اس کو جاتا دیکھ رہی تھی۔۔۔

،، ساحل کیوں کر رہے ہیں آپ میرے ساتھ ایسا بی ہیور۔ کل میں چلی جاؤں گی دعا کرتی ہوں کبھی آپکا اور میرا سامنہ نا ہو میں آپ کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی۔۔۔،، وہ بیڈ پہ لیٹی چھت کو گھورتے ہوئے سوچ رہی تھی

،، پر میرا دل تو۔۔،، اس نے اپنے دل پہ ہاتھ رکھ کے آنکھیں بند کر لی۔ اور بیڈ پہ گر گئی آنسو صاف کرتی تھی کہ پھر آنکھیں بھر آتی

۔،، تم مجھے ذلیل بھی کرتے ہو تو اب بہت اچھا لگتا ہے چلو تم بات تو کرتے ہو مجھ سے پر میں تمہاری آنکھوں میں اپنے لیے محبت دیکھنا چاہتی ہوں۔۔،، وہ اٹھ کے بیڈ گئی نیچے لوگ ابھی جاگ رہے تھے وہ اپنے پاؤں پہ وزن ڈالنے کی کوشش کرنے لگی کمرے میں گھوٹن محسوس ہو رہی تھی اس کو اٹھ کے شال لیے بغیر کمرے سے نکل گئی۔۔۔

،، جی ڈاکٹر صاحب ضرور۔ اتنا کہ کے احمد رک گے اگلے بندے کی بات سننے لگے۔،، ڈاکٹر صاحب مہر کو کچھ ہو گا تو نہیں۔۔ دو سال بعد اوپیشن ہو گا۔۔،،

۔ پھر وہ رکے مہر سن رہی تھی ان کی بات پر سمجھ نہیں پارہی تھی کہ وہ کیا بول رہے تھے۔۔،، مجھے کیا ہوا۔۔۔ اور کس چیز کا اوپریشن۔۔،، وہ دل میں سوچ رہی تھی۔۔

وہ کال کاٹ کے جا چکے تھے

وہ ایسے بے دھیانی میں چلتی ساحل کے کمرے کے سامنے آرو کی کمرے میں اندھرا تھا وہ کمرے میں نہیں تھا شائ د

،،، مہر یہاں کیوں کھڑی ہو۔۔۔،،، شاہ کی آواز پہ وہ چونکی۔۔

،،، کچھ نہیں اسد کو ڈھونڈ رہی ہوں۔۔۔،،، مہر نے نظریں جھکا کے کہا تھوڑی دیر پہلے جو اس پہ گزری تھی وہ ثنا پہ واضح نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

؛، وہ تو بھائی ی لوگوں کے ساتھ باہر گیا ہے

۔،،، کون کون گے،،،

،،، سب گئی ہیں۔۔۔،،، ثنائے جواب دیا۔ وہ اوکے بول کے چلی گئی۔۔۔۔۔

،،، سارہ دال میں کچھ کالا ہے،،،۔۔

ثنا باہر سے آ کے بولی۔۔

،،، کیا مطلب۔۔۔؟،،، صبا نے پوچھا

؛،،،، ابھی میں نے مہر کو ساحل کے کمرے کے سامنے دیکھا۔۔۔ کہی وہ اس کو اپنی ادائوں سے پھنسا

نہ لے۔۔۔ پھر میرا کیا ہو گا۔۔۔؛،،، اس نے سرگوشی کی۔

،،، آج دیکھا تھا کیسے ساحل کے ساتھ کھڑی تھی۔۔۔ اور ان کے ڈریسز بھی میچ کر رہے تھے بلیک

بلیک۔۔،،، ثنائے منہ بسورا

وہ تصور میں ان دونوں کو لا کے سوچ رہی تھی۔۔

،،، سچی پوچھو تو ساحل اس کے پاس رکتا بھی نہیں وہ ہی اس کے پیچھے لگی ہوئی ہے۔۔۔،،،

اس نے ناک سکڑتے ہوئی کہا۔۔۔ سارہ صبا ہنس پڑھی۔

۔، تم فکر نہ کرو چاچی سمجھدار ہیں اور ڈریسرز تو آہیل شعبی اسد نے بھی بلیک پینٹ کوٹ پہنا ہوا تھا۔۔ اور ویسے بھی سب کو پتا ہے آہیل اور مہر کے افیر کا۔،،،، اور رہی بات اس کی اور مہر کی ان میں کبھی نزدیکیاں نہیں آئیں گی۔،،، وہ ثنا کو آنکھ مارتے ہوئے بولی

،، کوئی افیر نہیں ہے یار ہماری غلط فہمی ہے،، سارہ نے کہا۔۔۔
،، افیر کے ہونے میں ٹائی م نہیں لگتا میری جان۔،، ثنا نے کہا
وہ لوگ مہر سے مخلص نہیں تھی۔۔۔۔۔ پر مہر تو ان پہ جان چھڑکتی تھی۔۔۔
****-

وہ لوگ جا رہے تھے۔۔ اتنے دن رہنے کے بعد مہر کا دل نہیں کر رہا تھا جانے کو
ایک شخص تھا جس کا دل کر رہا تھا کہ وہ مہر کو روک لے پر مجبور تھا وقت کے ہاتھوں
،، اب کب آؤ گی ہمارے پاس مہر۔۔،، صبا نے اس کو گلے لگاتے ہوئے بڑے پیار سے پوچھا
۔،، کبھی مت آنا...،،، ثنا نے سرگوشی کی ساتھ کھڑی سارہ نے اس کو کہنی ماری۔۔
مہر نے ایک نظر ساحل پہ ڈالی۔۔ وہ اسد کے ساتھ کھڑا باتیں کر رہا تھا
،،!! جب تم لوگ کہو.....،،

وہ اس کے گلے لگ گئی جن کو وہ اپنا سمجھ رہی تھی وہ اس کے اپنے نہیں تھے۔۔
،، چلو مہر اسد۔۔،، پاپا نے دونوں بچوں کو بلایا۔۔ مہر کی آنکھیں نم ہو گئی یہ پہلی بار ہوا تھا پہلے
بھی وہ شاہ ہاؤس آتی تھی پر ایسا پہلی بار ہو رہا تھا کہ اس کا جانے کو من نہیں کر رہا تھا۔۔۔۔

،،اوہ۔۔۔۔میرا ڈریس تو رہ گیا اور چارج بھی بورڈ میں لگا رہ گیا۔۔میں ابھی آئی،،وہ گاڑی سے اتر کے شاہ ہاؤس کی طرف بھاگی۔۔

،،بیٹا رہنے دو بعد میں منگوالے گے...،،سمرین نے اس کو آواز لگائی پر وہ کہاں رکنے والی تھی۔۔

،،مہر کیا ہوا۔۔۔،،اس کو واپس آتے ہوئی دیکھ تابی نے فکر مندی سے پوچھا

۔۔،،تائی بی وہ۔۔۔۔میرا ڈریس الماری میں رہ گیا جو صبا کی منگنی پہ پہنا تھا وہ لینے آئی ہوں۔۔۔،،

،،مہر پھر کبھی لے جاتی۔۔،،شانے بے دلی سے کہا۔

۔،،نہیں یار وہ ڈریس مجھے بہت اچھا لگا۔۔اسی لیے،،اس نے نرم لہجے سے کہا

،،اچھا جاؤ لے لو بیٹا۔۔

،،آخر ہماری صبا کی پسند ہے۔۔،،

چاچی نے صبا کی تعریف کی صبا مسکرانے لگی اسکی مسکراہٹ تب غائب ہوئی جب مہر نے کہا یہ وہ ڈریس نہیں جو صبا نے پسند کیا تھا۔

۔۔،،مہر سیڑھیاں چڑھنے لگی۔۔۔

،،دیکھا صبا چاچی تمہاری تعریف کر رہی تھی اس سے بردشت نہیں ہوئی۔۔ویسے سوچنے کی بات تو یہ ہے وہ ڈریس اس کے لیے لیا کس نے۔۔،،سارہ نے صبا کے کان میں سرگوشی کی۔۔

،،ارے مہر آپ نہیں گئی،،نمان اور شعیب نیچے آرہے تھے انہوں نے مہر کو دیکھتے ہی پوچھا۔۔

،،نمان بھائی میرا چارج اور صبا کی منگنی والا ڈریس رہ گیا وہ لینے آئی ہوں۔،،وہ اچھا بول کے چلے گئے۔۔

مہر کو وہ جوڑا بہت پسند آیا تھا۔۔

،، ایک بار اس کو دیکھ لوں۔۔۔،، وہ جوڑا اٹھا کے نیچے جانے کی بجائے مہر نے ساحل کے کمرے کا رخ لے لیا۔۔

،، مہر تم کس مٹی کی بنی ہو مت جاؤ اس کے اتنے ظلم تم کیسے بھول سکتی ہو۔۔۔،، مہر نے سوچا اس سے پڑھتے قدم رک گئیے

،، محبت جو پھول سے کی ہے کانٹے تو ملیں گے ہی نا۔، اس کے دل سے آواز آئی اور وہ مسکرا کے پھر سے ساحل کے پاس جا رہی تھی اس بار پتا نہیں وہ کیا کرتا پر اس کو ڈر کہاں تھا۔۔۔

،، میں اندر آ سکتی ہوں؟؟؟،، وہ اس کے پہلے سارے روئی یوں کو بھول کے پھر اس کے سامنے تھی۔۔ اس کو ساحل کی ہر بات بھول گئی تھی ساحل نے کتنی بار اس کو درد دیا کتنی بار گرایا وہ بھول گئی تھی اس کا عشق ہی ایسا تھا۔۔۔

ایک پل کو تو وہ اس کو دیکھ کے چونک گیا۔۔ پھر ہاں میں سر ہلا کے بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔ مہر حیران ہو گئی کیوں کہ اس کو یقین نہیں تھا کہ وہ ہاں کہ گا۔۔ مہر نے اپنا پہلا قدم اس کے کمرے میں رکھا

،، آپ کا روم بہت پیارا ہے۔۔۔،، مہر نے اس کے کمرے کا جائزہ لیتے ہوئے کہا وہ کچھ نہیں بولا۔۔۔ دیوار کو گھورنے لگ گیا۔۔۔

،، اگر میری وجہ سے آپ کو تکلیف ہوئی ہو تو معاف کرے گا۔۔،، مہر اس کو دیکھتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔ پر وہ جو بول رہی تھی وہ ساحل کے لفظ ہونے چاہئے تھے کیوں کہ ساحل نے اس کو بہت تکلیف دی تھی۔ پر مہر بھول جاتی تھی۔

ساحل نے کچھ نہیں بولا۔۔

،، میں آپ سے ایک بات پوچھوں۔؛،،۔۔ مہر کے لہجے میں محبت ہی محبت جھلک رہی تھی جو شائے د ساحل نے بھی محسوس کی۔۔

،،، ہوں۔۔،، ساحل نے ایک نظر اس پہ ڈال کے پھر نظریں موڑ لی۔۔
،،، آپ مجھ سے خفا کیوں رہتے ہو۔۔ میں پیار سے بات کروں تو بھی آپ مجھے ہرٹ کیوں کرتے ہیں
۔؛،؛۔

۔۔ مہر اپنے آنسوؤں نہ روک سکی آنسوؤں پلکوں کی باڑ توڑ کے بہہ نکلے۔۔ ساحل ایک پل تو مہر کے آنسوؤں دیکھتا رہا دوسرے پل وہ سمجھ گیا اس کو کیا کرنا ہے۔۔
،، کمال کی لڑکی ہو تم۔۔۔ نا محرم اگر تم سے دور رہنا چاہتا ہے تو تم ہرٹ ہوتی ہو پاس آؤں کیا ،، وہ چہرے پہ مسکراہٹ سجا کے اس کی طرف بڑھا۔۔،، مہر اس کا یہ روپ دیکھ کے خف زدہ ہو گئی۔۔۔
،، یو نوٹ۔۔ مجھ پہ تمہاری یہ عاداتیں اثر نہیں کرتی۔۔۔،، وہ مہر کے چہرے پہ آتی لیٹ کو اپنے ہاتھ سے پیچھے کرتے ہوئے بولا۔۔ مہر جانے لگی تو ساحل نے اس کو اپنی طرف کھینچ لیا۔۔
،، ساحل پلیز چھوڑو مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔،، وہ درد سے کہرائی۔۔

،، اتنی بھی جلدی کیا ہے ابھی تو پکڑا ہے۔۔۔،، اس نے مہر کی کمر کے گرد پکڑ کو مضبوط کرتے ہوئے اس کے کان میں سرگوشی کی۔۔ وہ بے شرمی کی ساری حد توڑ چکا تھا
؛،، ویسے کتنے لڑکوں کو پنسا رکھا ہے جیسے تمہاری ماں نے میرے تایا کو پھنسیا۔۔،، مہر نے چونک کے اس کی طرف دیکھا اس کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ ساحل اس حد حد تک گر سکتا تھا وہ کچھ نہیں بول سکی غلطی بھی اس کی ہی تھی وہ نہ آتی تو کیا تھا۔۔

،، عائنہ میرے کمرے اور مجھ سے سو میل دور رہنا اور چلی جاؤ یہاں سے۔۔،،

اس نے مہر کو دھکا مارا مہر گرتے گرتے بچی۔ اور اس کی پیٹھ تکتی بھاگ گئی۔۔

5-

مہر۔۔۔، وہ جب سے شاہ ہاؤس سے آئی تھی آج پہلی بار کالج آئی تھی۔۔ اب گم سم سی بیٹھی پتا نہیں وہ کہاں تھی۔ جب عالیہ اس کے پاس آ کے بیٹھ گئی۔۔۔

،، کیا ہوا ہے تم کو ایسے کیوں بیٹھی ہو۔۔۔ بخار نہیں اتر آیا۔۔، اس نے مہر کے ماتھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا۔

،، ہاں ٹھیک ہوں۔۔۔، اس نے گہری سانس لی

،، آنکھوں میں اداسی۔۔۔ ہونٹوں پہ مسکان لگتا ہے عشق ہو گیا ہے،،۔۔ عالیہ نے مہر کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔ مہر نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔ سارا دن ایسے ہی چپ رہی بہت بار عالیہ اور نادی نے بات کرنے کی کوشش کی پر وہ نہیں بولی۔ کالج سے اس کو ہمیشہ کی طرح اسد اور آہیل لینے آئی تھیں ان کے گھروں میں فاصلہ نہیں تھا آتے جاتے اکٹھے تھے اور اسد آہیل ایک ہی کالج میں پڑھتے تھے جو مہر کے کالج سے ایک کلومیٹر کی دوری پر تھا۔۔۔

،، آہیل پلیز تم سوئچ بند کرو گے۔۔۔، آہیل گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا اسد ساتھ والی سیٹ پہ بیٹھا جھوم رہا تھا۔۔

،، کیوں کروں بند۔۔ وجہ۔۔، آہیل نے بیک مرر میں دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

،، پتا نہیں۔۔، مہر نے منہ دوسری طرف کر لیا اور باہر دیکھنے لگی۔۔۔

، کس کو ڈھونڈ رہی ہو مہر۔ اس انسان کو جو تمہاری ماں کے بارے میں ایسی گھٹیا بات کر رہا تھا۔ اسے جس نے تمہیں ہر بار ٹھکر مار دی۔، اس کے سر میں درد اٹھ رہا تھا۔،

، آہ۔۔۔۔۔ سس۔۔۔۔۔ درد بڑھتا جا رہا تھا اس نے سر پکڑ لیا

، مہر کیا ہوا۔۔۔، آہیل نے بیک مرر سے اس کا چہرا دیکھا جو پیلا ہو رہا تھا

، آہیل۔ اسد مجھے کچھ ہو رہا ہے، وہ درد سے چلا اٹھی

وہ دونوں بھاگ کے پیچھے اس کے پاس آئیے

، کیا ہو رہا ہے کچھ بتاؤ تو پلیز۔۔ اسد نے مہر کا ہاتھ پکڑ لیا اس کی اکلوتی بہن تھی جو اس کو بہت پیاری تھی۔

، میرے سر میں بہت درد ہو رہا ہے ایسے لگ رہا ہے ابھی پھٹ جائیے گا۔، مہر نے سر کو زور سے دباتے ہوئی کہا۔۔

، آہیل پانی پکڑاؤ آگے ہی بوٹل رکھی ہے میں نے۔۔، اسد نے آہیل کو دیکھتے ہوئی

کہا۔۔ آہیل نے مہر کو پانی پلایا۔ پر درد کم نہیں ہوا۔۔۔

، آہیل کتنے ڈرپوک ہو یا درد مجھے ہو رہا ہاتھ تیرے کانپ رہے نہیں مرتی سر میں ہی درد ہے

ہا۔۔۔۔۔ ہا۔۔۔، مہر نے بے جان سا کہا لگا۔۔۔

، اللہ نہ کرے تم کو کچھ ہو آہیل تم مہر کے پاس بیٹھو۔۔، میں گاڑی چلاتا ہوں ڈاکٹر کے پاس جانا

ہے۔۔، اس نے آہیل کی حالت دیکھ کے اندازہ لگا لیا کہ وہ گاڑی نہیں چلا پائیے گا آہیل اوکے

بول کے مہر کے ساتھ بیٹھ گیا۔۔

ڈاکٹر نے مہر کو چیک کیا اور انجکشن لگایا

،، ڈاکٹر انکل کیا ہوا۔۔ اتنا شدید درد کیوں ہوا مہر کو،، ڈاکٹر آفتاب ان کے پاپا کا دوست تھا اور فیملی ڈاکٹر بھی۔۔ ان کو پتا تھا مہر کو برین ٹیومر ہے احمد صاحب نے منا کیا تھا کہ ابھی کسی کو نہیں بتانا پر مہر کی حالت دن با دن خراب ہو رہی تھی۔۔

،، مہر بیٹا آپ میری بہادر بچی ہو اور بیماری اللہ دیتا ہے تو اللہ شفا بھی دیتا ہے اس لیے پریشان نہیں ہونا خوش رہنا ہے اوکے۔۔،، مہر نے ہاں میں سر ہلایا ڈاکٹر آہیل کی بات کا جواب دینے کی بجائے مہر کو سمجھا رہے تھے۔۔ اتنے میں ان کے پاس دو آدمی آگئے۔۔ اس لئے مہر باہر چلی گئی۔۔

،، انکل پلینز بتائیں آخر بات کیا ہے آپ مہر کو اس طرح سمجھا کیوں رہے تھے۔،، آہیل نے بے تاب سے پوچھا آہیل کی دل کی دھڑکنیں روکنے لگی تھی اس کو کسی انہونی کا ڈر لگنے لگا تھا۔۔،، مہر کو برین ٹیومر ہے۔۔،، اسد اور آہیل کے پیروں سے کسی نے زمین کھینچ لی تھی وہ دونوں ایک دوسرے کی شکل دیکھ کے رہ گئے۔۔ کچھ نابول پائیے چپ چاپ باہر آگے،، اسد مہر کو مت بتانا۔۔،، آہیل نے باہر آتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔۔،، یار اس کو اب نہیں تو کل پتا چل ہی جانا ہے اب اگر بتا دیا تو وہ اپنا خیال رکھے گی۔۔،، اسد نے آہیل کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے اس کو سمجھانا چاہا۔۔۔۔

،، اسد وہ پہلے ہی پریشان ہے پتا نہیں کیوں وہ چپ چاپ رہتی ہے اب اور نہ کرنا اس کو۔۔۔ ب۔ب۔ ب۔ برین ٹیومر ہے اس کو ٹینشن نہیں دینی بھائی۔۔،، آہیل کی زوبان لڑکھڑائی اس کی آواز میں درد تھا جو اسد کو بھی محسوس ہوا اسد آہیل کے گلے لگ گیا۔۔ وہ اس کو دلا سے دے رہا تھا یا خود کو سہارا یہ وہ نہیں سمجھا۔

،، تم نارمل رہو گے۔۔۔،، اسد اس کو کندھوں سے پکڑ کے سمجھا رہا تھا
،، آہیل بچپن سے اب تک تم میں ایک بات کو من رہی ہے پہلے بھی ڈرپوک تھے اور اب بھی
۔۔،، اس نے آہیل کو سمجھاتے ہوئے کہا۔۔ جب وہ لوگ چھوٹے تھے تب کھیلتے ہوئے مہر کو
چوٹ لگ جاتی تو مہر سے زیادہ وہ روتا تھا۔۔ اور آج بھی وہ ڈر گیا تھا خفگی سے اسکا چہرا مرجھا
گیا تھا۔۔

وہ لوگ گاڑی میں آ بیٹھے

،، کہاں رہے گئی تھے تم دونوں۔۔،،

،، بس انکل کے پاس بیٹھے تھے۔۔،، اسد نے کہا۔۔

،، اب تم کیسی ہو،، اسد نے پوچھا۔۔

،، ٹھیک ہوں۔۔،، اس نے اپنا بیگ اپنے اور آہیل کے درمیان میں رکھتے ہوئے کہا۔۔ پورے راستے
وہ تینوں خاموش رہے۔۔ آہیل ان دونوں کو ان کے گھر چھوڑ کے گھر جانے کی بجائیے کہئی اور
جارہا تھا اس کو نہیں پتا تھا وہ کہاں جا رہا ہے اس نے گاڑی کی رفتار تیز کر دی۔۔ آنسوؤں تھے بہنے کا
نام نہیں لے رہے تھے اس کے دل میں جو درد اٹھ رہا تھا اس سے وہ واقف تھا۔۔ اس کے دل میں
مہر کے لیے کیا تھا۔۔ مہر اس کی زندگی میں کیا معنی رکھتی تھی۔۔ یہ وہ جانتا تھا۔۔

،، کہاں جاؤں میں۔۔۔۔ سارا شہر گھوم چکا کسی جگہ سکون نہیں کوئی تو جگہ ہو گی جہاں سکون ملیے
گا،، وہ گاڑی بھگا بھاگا کے تھک چکا تھا اب گاڑی روک کے سٹیرنگ پہ سر رکھ کے خود سے مخاطب تھا
پھر کچھ یاد آنے پہ گاڑی سٹارٹ کی۔۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس جگہ تھا جہاں سکون تھا۔۔ اس نے
وضو کیا اور مسجد میں چلا گیا۔

،، اے میرے مولا میں اب تک اس کو تجھ سے مانگتا رہا ہوں اب اس کی لمبی زندگی مانگ رہا ہوں میرے اللہ مجھے خالی نہ موڑنا میری محبت مجھ سے ناچھینانا میرے اللہ ممیں اس کے بغیر سانس بھی نہیں لینا چاہتا اس کو میری عمر بھی لگا دے۔،، وہ سجدے میں گر گیا اس کے سارے آنسو بہے گئیے ایک یہ ہی جگہ تھی جہاں وہ ہمیشہ جھکتا تھا۔۔ اور مانگتا بھی مہر کو ہی تھا آج وہ اس کی زندگی مانگ رہا تھا۔۔۔ جس لڑکی سے وہ بچپن سے عشق کرتا آ رہا تھا وہ آج اتنی تکلیف میں تھی۔۔ اس کی آنکھوں کے سامنے بار بار مہر کا چہرہ آ رہا تھا۔

،، احمد صاحب۔۔ آپ یہ۔۔ کیا کہ رہے ہیں۔۔،، سمرین بیگم کھڑی نہیں رہ پائی تخت پہ گر گئی۔

،، سمبھالو خود کو بیگم

آج کل ہر مرض کا علاج ہے ہماری بچی بھی ٹھیک ہو جائیے گی فکر نہ کرو۔،، احمد صاحب سمرین کو دلا سے دے رہے تھے وہ رو رہی تھی۔۔

،، میری بچی۔۔ اے اللہ کچھ نہ کرنا میری بچی کو۔۔،، وہ اللہ کے اگے ہاتھ جوڑ کے رو رہی تھی احمد صاحب ان کو دلا سے دے رہے تھے۔۔

،، موم۔۔۔ کیوں رو رہی ہیں آپ۔۔،، مہر آنکھیں ملتے ہوئی پوچھ رہی تھی۔۔ سمرین اور احمد نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

،، کچھ نہیں بیٹا جا کے سو جاؤ۔۔ سمرین بیگم نے اس کو پیار سے سمجھایا۔۔

،،، نہیں موم کچھ تو ہے آپ سب پریشان کیوں ہیں۔۔۔ اسد بھی پریشان لگ رہا تھا کیا بات ہے ماما پلیر بتائی۔،، وہ ان کے ہاتھ پکڑتے ہوئے بولی۔۔۔

،، بیٹا یہ تو خوشی کے آنسو ہیں۔۔۔ ہمارا اسد بڑا ہو رہا ہے اس کی شادی کی بات کر رہے تھے تو میں نے کہا ہماری مہر بھی بڑی ہو گئی ہے اس کا بھی سوچنا چاہئے تو تمہاری ماں جزباتی ہو گئی۔۔۔،، احمد نے بڑی سادگی سے چھوٹ بولا

۔،، آپ جا کے سو جاؤ۔،، احمد نے مہر کو پیار سے بولا مہر اٹھ گئی پر اس کو پتا تھا انہوں نے چھوٹ بولا ہے کچھ چھپا رہے تھے اس کے گھر والے اس سے پر کیا۔۔۔؟؟؟ یہ وہ نہیں جنتی تھی

،، اسد.... شعبی اور ساحل کہاں پڑھتے ہیں کچھ آئیڈیا ہے تم کو۔،، وہ بیڈ پہ ٹانگے پھلائیے بیٹھی تھی جب اسد کمرے میں آیا۔۔۔

،، ہمارے ساتھ ہی پڑھتے ہیں کیوں کیا ہوا۔؟؟؟۔،، وہ اپنا سیل چارج پہ لگا کے سٹیڈی چیئر پہ بیٹھتے ہوئے بولا۔۔۔

،، ریلی۔۔ میں نے تو کبھی نہیں دیکھا ان کو کالج سے نکلتے ہوئے۔۔ یا اس روڑ پہ۔،، مہر اٹھ کے بیٹھ گئی۔۔

،، ہا۔۔ ہا۔۔ ہا۔۔ آنکھیں بند رکھتی ہو کیا۔۔ ویسے کبھی وہ ہم سے پہلے چلے جاتے کبھی بعد میں اس لیے شادی تم نے نہ دیکھا ہو۔،، وہ لیپ ٹوپ پہ انگلیاں چلاتے ہوئے بولا۔۔

مہر سوچ میں پڑھ گئی

،، تم پھر اس کو سوچنے لگ گئی۔۔۔ جو تم سوچ رہی ہو یہ سراسر غلط ہے۔، کیوں اس کی دی ہوئی تکلیفوں کو بھول جاتی ہو۔۔۔، اس نے دل میں سوچا

وہ سوچ رہی تھی کہ وہ اس کو دیکھنے جائے گی اس سے بات کرے گی پر اس کے اندر سے کوئی اس کو ساحل کا رویہ یاد دلوا رہا تھا۔۔۔ پر اس نے تو سوچ لیا تھا کہ اس کو کیا کرنا ہے وہ کسی کی نہیں سنانا چاہتی تھی۔۔۔ کیوں کہ وہ ساحل سے محبت کرنے لگی تھی۔۔۔ اور ساحل اس سے نفرت کرتا ہے یہ بھی وہ جانتی تھی۔۔۔ پر اس کے دل پہ اس کا زور نہیں چل رہا تھا وہ خود کو ساحل کے پاس جانے سے نہیں روک پا رہی تھی۔۔۔

،، ہائیے گاؤں۔۔۔ کیا چل رہا ہے۔۔۔،

وہ سوچوں کے سمندر میں ڈوبی ہوئی تھی آہیل کی آواز پہ چونک گئی۔۔۔
،، شکر ہے تو آگیا ابھی تجھے ہی کال کرنے والا تھا۔،، اسد نے آہیل کو دیکھتے ہوئے بولا۔
،، کیوں خیریت۔۔۔، وہ بیڈ کے ایک کونے پہ ٹیک گیا۔۔۔

،، سارم کے پاس جانا ہے یا صبح سے سو کالز آچکی ہیں۔،، اسد نے لیپ ٹوپ بند کرتے ہوئے کہا۔
،، اوووو ہیلو تم دونوں چلیے جاؤ گے تو میں گھر اکیلی کیا کروں گی۔،، مہر نے مصوم سی شکل بنالی۔
،، تم ایسا کرو تیار ہو جاؤ تم کو شاہ ہاؤس چھوڑتے جائیں گے۔،، اسد نے سوچتے ہوئے کہا۔۔۔
،، سچی۔۔۔، مہر خوشی سے جھوم اٹھی اور بیڈ سے اٹھ کے باہر بھاگ گئی
آہیل کو اس کی یہ خوشی پسند نہیں آئی۔

،،ہاں پر یہ کرلیہ ریڈی نہیں ہے۔۔،،مہر نے آہیل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔
،،میں بھی ریڈی ہوں کدو کے منہ والی۔،،اس نے بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے مہر کو غصہ دلایا۔۔
،،بس کرو تم دونوں ٹائی م پاس مت کرو۔۔چلو۔۔،،مہر کچھ کہتی اس سے پہلے ہی اسد نے ان دونوں کو چپ کرادیا

وہ لوگ مہر کو اتار کے سارم کے پاس چلے گے اور مہر پھر سے ٹھوکر کھانے کے لیے ساحل کے پاس جارہی تھی اتنی بار ساحل نے اس کو درد دیا پر مہر بھی شائ دپتھر کی بنی تھی یا اس کی محبت ہی ایسی تھی ہر بار وہ خود سے عہد کرتی تھی کہ وہ ساحل سے دور رہے گی پر ہر بار ناکام رہتی تھی۔
،،آج میں اس سے دور رہوگی۔۔اس کو میری قربت پسند نہیں ہے۔۔پر مجھے تو پسند ہے کب تک مجھے خود سے دور رکھے گا آخر میری محبت کے سامنے اس کی بے وجہ کی نفرت ہار جائے گی۔،
اس نے مسکرا کے سوچا اور حویلی کی چوکھٹ پہ قدم رکھ دیا۔۔

،،مہر آئی ہے نیچے،،سارہ نے صبا اور ثنا کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔
،،تو ہم کیا کریں پھول برسائی یں۔،،ثنا نے نفرت پھرے لہجے میں کہا۔
،،صبا ہمیں جانا چاہئے نیچے،،

سارہ نیل پینٹ لگاتے ہوئے بولی۔۔۔

،،خود آجائیے گی۔،،ثنا نے کٹے ہوئے انداز میں کہا۔

،،پینٹ شرٹ پہن کے آئی ہے۔۔ڈوپٹا نام کی چیز نہیں ہے اور ہم کو کوئی شرٹ تو کیا گوٹنوں سے اوپر قمیض بھی نہیں سلوانے دیتا۔،،ثنا کھڑی سے اس کو دیکھ کر منہ ناک چڑھا کر بولی تھی۔۔

،، فکر کیوں کرتی ہو ساحل سے شادی ہو جائیے گی تو اس سے ساری خوشیاں پوری کر لینا۔،، سارہ نے اس کو آنکھ مارتے ہوئے کہا۔

،، اور تم کو لگتا ہے کہ ساحل مجھ سے شادی کرے گا۔ مجھ کو تو لگتا ہے اس کا اور ساحل کا کچھ چل رہا ہے صبا کی منگنی میں ایک کلر کے ڈریسز تھے دونوں کے۔،، ثنا کو تو رہ رہ کے یہ ہی دکھ کھائیے جا رہا تھا کہ وہ بھی بلیک ڈریس پہنتی۔۔

،، اور اس کی خوبصورتی سے ساحل متاثر نہیں ہو گا کیا۔،، ثنا کا دل کر رہا تھا کہ وہ مہر کو نوچ کھائیے

،، ثنا حوصلہ رکھو۔۔ وہ تیر چلا لے جتنے چلانے ہیں ایک بھی نشانے پہ نہیں لگے گا اوکے ڈونٹ وری۔،، صبا اٹھ کھڑی اور اس کی رخسار تھپتھپا کے باہر چلی گئی۔۔

6

-

،، آہیل یار جب سے آئیے ہو چپ چاپ بیٹھے ہو کیا ہو گیا تم کو۔،، اسد اور سارم باتیں کر رہے تھے پر آہیل ان کی باتوں کا نہ جواب دے رہا تھا نہ سن رہا تھا

،، کیا ہوا خیریت تو ہے۔،، سارم نے اس کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے پوچھا

،، کچھ نہیں یار۔ میں تم لوگوں کی باتیں سن رہا ہوں۔،، اس نے ان کو ٹرخانے کی کوشش کی۔

،، تم کو کیا پتا میرا خیال کدھر ہے مہر کی طرف۔،، وہ سوچ کے مسکرا دیا

،، ایک بات تو بتاؤ اگر کسی سے محبت ہو جائیے تو کیا کرنا چاہئیے۔،، آہیل نے اسد اور سارم کو دیکھتے ہوئیے پوچھا جو پہلے ایک دوسرے کو اور پھر آہیل کو دیکھنے لگ گئیے

،، ایسے کیوں دیکھ رہے ہو۔،، اس نے مصنوعی خفگی کا اظہار کیا۔

،، تم کو محبت ہو گئی ہے۔،، اسد اور سارم بیک وقت ایک ساتھ بھنوںے اچکا کے بولے

،، یار ڈرا کیوں رہے ہو تم دونوں مجھ کو۔،، آہیل پیچھے ہو کے ڈرنے کی ایکٹنگ کرنے لگا۔

،، کس سے ہوئی ی ذرا بتانا بتانا،، سارم نے اس کے گریبان سے پکڑ کے مصنوعی غصے کا اظہار کیا۔

،، ارے ارے کیا ہو گیا میں نے کون سا سنگین جرم کر لیا جو مرانے پہ تل گے تم دونوں۔،، اس نے ان دونوں کو پیچھے دھکیلا

،، محبت جرم نہیں پر ہمیں پارٹی نہیں دی یہ جرم ہے۔،،

سارم نے کہا اور اسد نے بھی اس کی ہاں میں ہاں ملائی۔

،، بندہ برباد ہو تو بھی کمینے دوست پارٹی مانگتے ہیں اور میں تو بس یوں ہی پوچھ رہا تھا۔۔۔ انہہ۔۔۔ وہ

اپنی شرٹ ٹھیک کرتے ہوئیے ان دونوں کو سنا رہا تھا۔

،، اب تو ایسے ہی بولے گا بھوکھڑا۔۔۔ ہا۔۔۔ اسد نے سائی م کے ہاتھ پہ ہاتھ مارتے ہوئیے کہا

،، پارٹی تو نہیں ملنی اب تو بالکل نہیں ملنی۔،، وہ سرنفی میں ہلاتے ہوئیے بولا۔

،، چل نہ دے۔،، وہ دونوں منہ پھلا کے بیٹھ گئیے

،، مہر کیسے آنا ہوا۔،، ثنائے بے رونی سے پوچھا۔ اس کی بے رونی مہر نے بھی محسوس کی پروجہ نہ سمجھ سکی۔

،، دل کیا تم لوگوں کے لیے تو آگئی۔۔ وہ چچی رکھینچ کے بیٹھ گئی
،، ہمارے لیے یا شاہ ہاؤس کے لڑکوں کے لیے۔۔ ہونہ۔۔،، ثنائے دل میں سوچا۔۔
مہر کی آنکھیں اس کو ڈھونڈ رہی تھی پر وہ نظر نہیں آ رہا تھا۔۔ تھوڑی دیر بعد وہ باہر سے آتا ہوا
دیکھائی دیا۔ کان کے ساتھ سیل لگائی کسی سے ہلکی سی سہیلی کے ساتھ بات کرتا بہت ہینڈ سم
لگ رہا تھا مہر کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ آگئی۔۔ پر اس نے نظریں جھکا لی۔
،، ساحل کیوں تم نے ہمارے درمیان نفرت کی دیوار حاوی کر رکھی ہے؟؟،، مہر دل میں سوچ رہی
تھی۔۔

،، ساحل ماں لوگوں کو چھوڑ آئی۔۔،، ثنائے اسے آتے دیکھ پوچھا اس نے ایک نظر اس پہ ڈالی
اور ہاں میں سر ہلا دیا۔۔

،، سنو،، وہ سیڑیاں چڑھنے لگا تھا جب ثنائے اس کو پھر پکارا۔ اس نے مڑ کے دیکھا۔۔
،، چینج کر کے نیچے آ جاؤ میں کھانا لگاتی ہوں۔،، ثنائے مہر کو دیکھنا چاہتی تھی کہ ساحل پہ اس کا حق
ہے۔۔

،، ٹھیک ہے۔۔ کیا بنا ہے بھابھی تو تھی نہیں کس نے بنایا،، وہ سیڑیوں پہ ہی کھڑا پوچھ رہا تھا اس نے مہر
کو دیکھا جو مسلسل سیل پہ دھیان دیئی ہوئی تھی
،، ارے ہم مرگئی ہیں کیا آج ہماری ثنائے اپنے ہاتھوں سے کھانا بنایا ہے،، صبا کی بات پہ ثنائے
چونک کے صبا کو دیکھا کیونکہ اس نے نہیں بنایا تھا۔ صبا نے ثنائے کو آنکھ ماری
،، ٹھیک ہے۔،، وہ سہیلی ثنائے کی طرف اچھال کے اوپر چلا گیا۔۔
،، مہر تم کھاؤ گی کھانا۔،، صبا نے اس کو دیکھتے ہوئی پوچھا۔

،، نہیں یار۔ بھوک نہیں ہے۔۔

،، کیسی ہو مہر۔۔،، شعبی فارم سے آیا تھا اور آتے ہی صوفے پہ گر گیا

،، ٹھیک ہوں آپ سنائیے کہاں تھے آپ۔۔ اس نے سیل کو میز پہ رکھتے ہوئے پوچھا۔

،، کیا بتاؤں یار پاپا۔۔ ساتھ لے گئی تھے فارم ،، وہ اپنے بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے بولا۔۔

،، میں فریش ہو لوں صبا میرے لیے بھی کھانا لگا دو اور ساحل آگیا ہے کیا،، وہ اپنا کورٹ

اٹھاتے ہوئے پوچھ رہا تھا

،، بھائی ساحل کے لیے ہی لگا رہے ہیں۔

وہ فریش ہونے گیا ہوا ہے۔،، شاہ نے سالن کا ڈونگا رکھتے ہوئے کہا۔

،، مجھے لگا مہر کے لیے لگ رہا ہے۔،، اس نے ایک نظر مہر پہ ڈالتے ہوئے کہا۔۔

ساحل نیچے آچکا تھا اور کھانا کھا رہا تھا شاہ اس کے پاس گئی تو پتا نہیں دونوں کس بات پہ ہنسے تھے پر مہر کو برا نہیں لگا تھا تو اچھا بھی نہیں لگا تھا۔

،، ساحل کاش کہ تم ایک بار مجھ سے بات کر لو۔۔ ایک محبت بھری نظر ہی ڈال دو مجھ پہ تو میری روح کو تسکین مل جائیے،، وہ اس کو دیکھ کے سوچ رہی تھی۔۔ پر وہ مہر کو ایسے انگور کر رہا تھا جیسے وہ وہاں موجود ہی نہ ہو۔۔

،، مہر آ جاؤ کھانا کھا لو بہت ٹیسٹی بنایا ہے شاہ نے۔۔،، صبا لوگ بھی کھا رہی تھی پر وہ صوفے پہ بیٹھی اسے ہی دیکھ رہی تھی جس کے لیے وہ آئی تھی۔۔

وہ ان کے اصرار پہ اٹھ کے ڈائی ینگ پہ بیٹھ گئی

،،؛ ثنا وقع ہی کمال کر دیا۔۔ بہت ٹیسٹی ہے۔۔،، مہر نے نوالہ لیتے ہوئے کہا

،،، تھینک یو۔۔،، اس نے وکٹری بنا کے کہا۔۔

،،، مہر تم کو کھانا بنانا آتا ہے۔۔،، صبا سالن کا ڈونگہ شعبی کو تھماتے ہوئے بولی

،،، ہاں جی۔۔،، وہ کھاتے ہوئے بولی۔۔

،،، اوہ ریلی۔۔ کیا کیا بنا لیتی ہو۔۔،، ثنائے دلی سے پوچھا۔۔

،،، نوڈلز اور کوئی۔،،

،،، ہا۔۔ ہا۔۔ ہا۔۔ مہر بہت کچھ آتا ہے تم کو

۔۔ اگلے گھر جا کے کیا کرو گی لڑکی۔۔ شوہر سے بنواؤ گی کیا۔،، ثنائے ہنستے ہوئے کہا۔ اس کی بات

پہ سب ہس دیئی۔۔

،،، شوہر سے کام کون کرواتا ہے پگلی۔۔ ویسے مجھے میرا شوہر بہت پیارا ہونے والا ہے۔۔،، اس نے

ساحل کو گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا ساحل کے ہاتھ روک گے

؛،، ہا۔۔ ہا۔۔ ہا۔۔ سارہ سیکھ کچھ تم ہر وقت مجھے کام پہ ہی لگائی رکھتی ہو۔۔،، شعبی نے سارہ کو

شکایتی نظروں سے دیکھا۔۔

،،، کتنی چلاک ہو تم مہر پر تیری فنکاریاں ساحل پہ کام نہیں کریں گی۔ نہ میں ہونے دوں گی۔۔،،

ثنائے مہر کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔۔۔

،،، مہر تمہاری کال آ رہی ہے۔۔،، مہر کا فون سائی لینٹ پہ تھا جس وجہ سے اس کو پتا نہیں چلا۔۔

،،، کس کی کال ہے۔۔،، ثنائے پوچھا۔

،،، آہیل۔۔،، اس نے سکرین پہ چمکتا نام زیر لب بڑ بڑائی۔

۔، اس کو کیا ہو گیا ابھی تو چھوڑ کے گئی ہیں یہاں، اس نے کال اٹینڈ کر کے کال سپیکر پہ ڈال دی۔۔

،، ہیلو مہر۔۔۔ یار دل نہیں لگ رہا۔۔۔ میرا تم کیا کر رہی ہو۔۔، آہیل نے چھوٹے ہی بولا
،، کھانا کھا رہی ہوں اور دل کیوں نہیں لگ رہا۔،، کسی کو مہر اور آہیل کی ایسی گفتگو ناگوار گزر رہی تھی۔

،، یار پتا نہیں بس میں آ رہا ہوں تم کو لینے کہیں چلتے ہیں یار۔۔۔ پلیز پلیز۔۔، آہیل نے مہر سے التجا کی۔۔ مہر نے ساحل کی طرف دیکھا اس کے چہرے پہ کوئی ری اکشن نہیں تھا ثنا فتاحہ سہلی ل کر رہی تھی۔۔۔ مہر اور آہیل اچھے فرینڈ تھے پر شاہ ہاؤس کے لوگ کچھ اور ہی سمجھتے تھے۔۔
،، نہیں آہیل میں ابھی نہیں آ سکتی۔۔ میرا دل نہیں کر رہا یہاں سے جانے کو۔۔، اس نے ایک نظر ساحل پہ ڈالی جو کھانا کھا چکا تھا۔۔۔

،، پر مہر۔۔، آہیل نے لمبا سانس لیا،،، چل ٹھیک ہے تمہاری مرضی بائی۔۔، اس نے ناراضگی کا اظہار کیا۔ اور کال کاٹ دی۔۔

،، یار تم نے اس کو ناراض کر دیا چلی جاتی۔۔،، ثنا نے منہ بھرتے ہوئی کہا۔۔ مہر نے جواب نہیں دیا

،، میں چلتا ہوں۔۔،، شعبی نے کرسی کو پیچھے کھسکاتے ہوئی اٹھ گیا۔۔۔

،، کین آئی ہیلپ یو۔۔،، سارہ لوگ برتن سمجھال رہی تھی جب مہر نے ان کے پاس آ کے کہا۔۔

،، نہیں سوہنا تم یہاں بیٹھو۔۔،، ثنائے اس کو پکڑ کے بٹھا دیا۔۔ ساحل ہاتھ میں فون لیے صوفے پہ
ٹانگیں پھلائیے بیٹھا تھا۔۔

،، ساحل کل کالج جاؤ گے ،،،

،، جی جانا ہے۔ کیوں خیریت۔۔،، اس نے فون ایک طرف رکھتے ہوئے بولا۔۔

،، ویسے ہی پوچھ رہی تھی۔۔،، صبا نے کہا۔۔

مہر نے ریونڈ اٹھیا اور ٹی وی چلا دیا۔۔

،، دل نے یہ کہا ہے دل سے محبت ہوگئی ہے تم سے۔۔،،

ٹی وی کے چلتے ہی گانا چل گیا وہ ساحل کو دیکھ کے مسکرا دی جب ساحل نے اس کو دیکھا تو وہ شرما
کے نظریں جھکا گئی۔۔ کیوں کہ مہر تو کسی اور ہی جگہ پہ تھی۔۔ جہاں ساحل اور وہ تھے مہر نے
آنکھیں بند کر لی۔۔

،، مہر۔۔،، کسی نے اس کو آواز دی اس نے آنکھیں کھولی۔۔ ساحل اس کے سامنے گھوٹنوں کے بل
بیٹھا اس کے سامنے ہاتھ کر رہا تھا۔۔ مہر نے اس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے دیا۔۔

،، مجھے معاف کر دو مہر میں تم سے محبت کرتا ہوں میں نے تم کو بہت درد دیا نا۔۔ پلیز مجھے معاف کر
دو۔۔،، مہر نے نغفی میں سر ہلایا ساحل نے مہر کو گلے لگا لیا۔۔

،، مہر۔۔ مہر سوگئی ہو کیا ،، ثنائے گانا بند کرتے ہوئے پوچھا۔۔ مہر نے آنکھیں کھول دی۔۔
،، تو یہ میرا خواب تھا۔۔،، مہر نے منہ پہ ہاتھ رکھ لیا۔۔

،، ن۔۔ ن۔۔ نہیں نہیں سوئی۔۔،، اس کی آواز میں درد تھا۔ مہر نے ساحل کو دیکھا وہ لیپ ٹوپ
پہ کام کر رہا تھا اس کا مہر کی طرف دھیان بھی نہیں تھا۔۔

،، اگر سونا ہے تو اوپر اپنے روم میں چلی جاؤ۔۔،، ثنا سے برداشت نہیں ہو رہا تھا اس کا ساحل کے سامنے بیٹھنا وہ اس کو کسی طرح وہاں سے بھیجنا چاہتی تھی۔۔

،،، نہیں یار۔۔،، اس نے ریسٹ وائچ پہ ٹائی م دیکھا۔۔،، ابھی اسد لوگ آ جائیں گے۔۔،، اس کا چہرا اتر گیا۔۔ وہ یوں ہی ساحل کو دیکھتے رہنا چاہتی تھی۔۔

،، ساحل جب تم بولتے ہو تو کتنا غلط بولتے ہو چپ بہت اچھے لگتے ہو۔۔۔ پر میں چاہتی ہوں تم میرے ساتھ بات کرو۔۔ مجھ سے محبت کرو۔۔،، وہ ساحل کو دل میں مخاطب کر کے کہ رہی تھی۔۔

،، اگر کسی سے سچی محبت ہو تو اس کو جہاں بھی بیٹھ کے پکارا جائے اس کے دل تک پکار ضرور پہنچ جاتی ہے۔۔۔،،

ایک دفعہ عالیہ نے کہا تھا پر تب مہر نے مزاق میں اڑا دیا تھا پر آج اس کا دل کر رہا تھا کہ وہ اس بات کو ازمائیے اس نے آنکھیں بند کی۔۔

،، اس نے گہرا سانس لیا۔ اور آنکھیں کھول دی

،، ساحل۔۔،، اس نے تمام شدتوں کے ساتھ دل میں اس کو پکارا اور اس کو دیکھا پر وہ ابھی بھی لیپ ٹوپ میں سر دیے بیٹھا تھا وہ مایوس ہو گئی۔۔

،، ساحل پلیز یار ایسے تو نہ کرو ایک بار تو میری پکار سن لو۔۔ پلیز ساحل۔۔،، اس نے اپنا سر ہاتھوں میں گرا لیا

،،، جی۔۔،، ساحل نے لیپ ٹوپ سے نظریں ہٹا کے معنی خیز انداز میں صبا لوگوں کو دیکھا۔۔

،، کیا جی۔۔ کیا ہوا،؟ صبا نے اس کو ہی سوال کر دیا۔۔۔

،، کچھ نہیں۔۔،، ساحل نے مہر کی طرف دیکھا مہر کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ تھی اور آنکھوں میں
جزبات کا سمندر۔۔ ساحل اس پہ نظر نہ ٹکا سکا۔۔ اور لیپ ٹوپ لے کے اٹھ گیا۔۔

،، مجھے اگر پتا ہوتا نا کہ تم ایسے کروگی تو میں تمہارے بارے میں کبھی نہ سوچتا مجھے گوارہ نہیں کہ تم
کسی سے بات کرو پر تمہاری لائی ف ہے میری یہ سب سے بڑی غلطی ہے میں نے تم سے محبت
کی۔۔،، وہ مہر کی تصویر کو گلے سے لگائی زمین پہ بیٹھا تھا سارے کمرے میں مہر کی تصویریں ہی
تصویریں بکھری پڑھی تھی اور کچھ کاغذ جس میں اس نے جان ڈالی تھی اپنے جزبات لکھے تھے پر اب
صرف کاغذ ہی رہے گے تھے۔۔

،، کیوں ایسا ہوا میرے ساتھ کیوں،، اس نے مہر کی تصویر پھاڑ دی
،،۔۔ میں نے سنا تھا محبت سب کچھ دیتی ہے۔۔۔ پر مجھ سے تو سب چھین لیا۔۔ کچھ نہیں
چھوڑا میرے پاس اس محبت نے۔۔،، وہ رو رہا تھا زمین پہ ہاتھ مار مار کے رو رہا تھا۔۔
،، ایم سوری مہر م۔۔ م۔۔ میں نے تمہاری تصویر۔۔ میں ابھی ٹھیک کرتا ہوں پلین ناراض نا
ہونا۔۔،، وہ پاگلوں کی طرح پھٹی تصویر کو اکٹھا کر رہا تھا اور اس کو سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا کرے
وہ اٹھ کے الماری کے دراز کھولنے لگا پر کہیں سے کچھ نہیں ملا۔۔۔ وہ پتا نہیں کیا ڈھونڈ رہا تھا اس نے
اپنا سر پکڑ لیا۔۔ اور بیڈ کے پاس بیٹھ گیا۔۔ سر گھوٹنوں میں دے لیا۔۔ اس نے ایک کاغذ کا ٹکڑا اٹھا
لیا۔۔

،، میری ماہی۔۔ محبت کیا ہوتی ہے نہیں جتنا پر جب سے ہوش سمجھالا تجھے ہی محبت سمجھا اور محبت کی
نظر سے دیکھا تمہیں کہنے سے ڈرتا ہوں کہیں تم مجھے رسوا نا کر دو۔۔،، کاغذ کا ٹکڑا اس کو گزرے

لمہوں کی یاد دلا گیا تھا وہ خط لکھتا تھا مہر کو پر اس کو دیتا نہیں تھا۔۔۔ کیوں کہ ڈرتا تھا اسکے انکار سے۔۔۔

اس نے ہاتھ بڑھا کے ایک اور ورقہ اٹھا لیا۔۔

،، ماہی۔۔۔۔ آج تم سے باتیں کر کے بہت اچھا لگا کتنی معصوم ہو تم۔۔۔ تم جیسا کوئی ی نہیں۔۔۔ شرارتی چنچل۔۔۔

میری ماہی۔۔۔۔ محبت اگر ہے تو ہاں میں مانتا ہوں مجھے مہر احمد شاہ سے محبت ہے کیا تم مجھ سے محبت کرتی ہو۔۔۔؟؟

،، مہر احمد شاہ میں نے تو تم سے محبت کی تھی پھر تم نے اس طرح میرے ساتھ کیوں کیا۔۔۔ کیوں کیوں۔۔۔ وہ پھر سے رونے لگا تھا اس کے آنسوؤں رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے اس نے سر پھر سے گھٹنوں میں رکھ لیا۔۔

،، تم ایسے روتے رہے تو میں تم سے اور دور چلی جاؤں گی چپ کر جاؤ۔۔۔، اس نے مہر کی آواز سنی تو سر اٹھا کے دیکھا۔۔۔

،، م۔۔۔ م۔۔۔ ماہی۔۔۔، اس نے چھونے کی کوشش کی پر وہ غائب ہو گئی،، ماہی۔۔۔ پلینز واپس آ جاؤ خدا کا واسطہ تجھے، اس نے بہتے آنسوؤں کے ساتھ التجا کی پر وہ کہیں نہیں تھی۔۔ اس نے اپنے ٹکڑے ٹکڑے ہوتے وجود کو گسیٹتا ہوا بیڈ پہ لے گیا۔۔۔

، مہر تم ابھی یہاں کیا کر رہی ہو۔۔ اسد لوگ نہیں آئیے کیا تم کو لینے۔۔، مہر ابھی تک کالج ہی تھی نادى نے اس کو دیکھتے ہی پوچھا۔

،، نادى آج کل ہماری مہر یہاں ہوتی ہی کب ہے پتا نہیں کس کے خیالوں میں کھوئی رہتی ہے،، عالیہ نے شکایت کی۔۔

،، ٹھنڈ رکھ عالیہ ٹائی م پہ سب بتا دوں گی۔۔، مہر نے آنکھ مارتے ہوئی کہا۔۔۔
،، پر یہ تو بتاؤ آج آہیل لوگ نہیں آئیے لینے تم کو۔۔، عالیہ نے اس کو دیکھتے ہوئی پوچھا۔۔۔

،، میں سوچ رہی ہوں تم دونوں کو اپنی بھابھیاں بنالوں ایک آہیل کا پوچھتی ہے اور ایک اسد کا ہا۔۔۔ ہا۔۔۔ ہا۔۔۔

،، اے روک مہر۔۔۔ بتاتی ہوں تجھے۔۔، مہر آگے آگے تھی وہ دونوں اس کے پیچھے تھی۔۔۔
مہر آج اسد لوگوں کے ساتھ نہیں گئی وہ کسی اور منزل کی طرف جانے والی تھی...
،، بس۔۔۔ بس مہر روک جاؤ اب ،، عالیہ گھٹنوں پہ ہاتھ رکھ کے کھڑی ہو کے لمبے لمبے سانس لینے لگ گئی۔

،، کیوں کیا ہوا بس ہو گئی کیا۔۔۔ ہا۔۔۔ ہا،، مہر نے اس کی حالت دیکھتے ہوئی کہا
،، یار بھوک لگی ہے کچھ کھاتے ہیں چل کنٹین چلتے ہیں پھر نبٹوں گی تم سے۔، عالیہ مہر کا ہاتھ پکڑ کے چل پڑھی۔۔

،، روک۔۔ آج باہر سے کھاتے ہیں کچھ۔۔، مہر نے اس کو روکتے ہوئی کہا۔۔

،، بوئی ز کالج کے ساتھ والا جو فوڈ پوائنٹ ہے اس پہ چلتے ہیں،، اب وہ دونوں نیچے آگئی تھی اور بیگ اٹھا کے چل پڑھی۔۔

،، نادہ کہاں گئی۔۔،، مہر نے عالیہ سے پوچھا۔۔

،، جب تم اپر گئی تھی تو اس کا بھائی آگیا تھا وہ چلی گئی۔۔،،

،، اوکے چلو۔۔،، مہر نے اپنے بالوں کو بینڈ میں قید کیا اور بیگ ایک کندھے پہ لٹکا لیا۔۔۔

وہ دونوں سامنے والی چیز پہ بیٹھ گئی تاکہ باہر سے نظر آسکے۔۔ تھوڑی دیر ہوئی کہ ساحل

اور شعبی اس کے دوست اندر آتے دیکھائی دیئے۔۔۔

،، عالی۔۔ تو یہاں آجا۔،، وہ اپنی کرسی چھوڑتے ہوئے بولی۔۔

،، پر کیوں۔۔،،

،، تو آتو سہی یار،، اس نے کھینچ کے عالی کو اپنی کرسی پہ بٹھا دیا۔۔ اب عالی کا دروازے کی طرف منہ

تھا اور مہر کی پیٹھ وہ جانتی تھی اگر ساحل نے اس کو دیکھا تو وہ واپس چلا جائے گا۔۔

،، یار ساحل آج پارٹی تو بنتی ہے۔۔،، کسی لڑکے نے کہا تھا

،، ہاں یار بالکل۔۔،، دوسرے لڑکے نے پہلے والے کا ساتھ دیا۔۔

،، ساحل وہ تم سے نمبر ہی تو مانگ رہی تھی اور تم نے لیا کیوں نہیں۔۔۔،، یار کیا لڑکی تھی،، دوسرے

لڑکے نے ٹھنڈی آہ بھری۔۔

،، مہر کتنے ہنڈسم بوئی ز ہیں پیچھے دیکھ یار۔۔ اور اتنی اچھی پر سنیلٹی ایک دفعہ منہ ادھر کر لو

پلیز۔۔،، عالیہ شعبی شاہ اور ساحل شاہ کو دیکھ کے آہیں بھرنے لگی۔۔

،، چپ کر اور یہ بتا بیلو شرٹ والے کا منہ کس طرف ہے۔۔،،

،، اسی کو تو کہہ رہی ہوں پیچھے دیکھے۔۔ اس کی پیٹھ ہے ہماری طرف۔۔،، وہ منہ بنا کے بولی۔۔۔

،، اچھا پھر آ جا اپنی جگہ پہ اٹھ،، مہر نے اس کو انگلی کے اشارے سے کہا۔۔

،، کیوں یار کیا پرولم ہے کبھی وہاں کبھی یہاں۔۔،، عالیہ منہ بسور کے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

،،،، ساجی تم نے اس بے چاری کا دل کیوں توڑا۔ نمبر ہی تو مانگ رہی تھی تمہارا۔۔،،

،، ہمارے شہزادے کو لڑکیوں کی کمی کہاں اور ایک ہم ہیں کوئی منہ نہیں لگاتی۔۔،، ساحل کے دوست مسلسل اس کو تنگ کر رہے تھے وہ ٹانگ پہ ٹانگ رکھ کے بیٹھا مسکرا رہا تھا

،، شاہ صاحب آج کیا کھلا رہے ہیں۔۔،، ساحل کے دوستوں میں سے ایک نے پوچھا۔۔

،، جو کھانا ہے اوڈر کر لو۔،، ساحل نے کہا۔۔

ساحل کو آج ایک لڑکی نے روک کے اس کو پوپوز کیا اور نمبر مانگا تھا پر اس نے نہیں دیا۔ تب سے اس کے فرینڈز اس کے پیچھے لگے ہوئے تھے۔۔ کہ پارٹی دو ویسے بھی روز تو ان کو ساحل ہی کھلاتا تھا۔۔ چھوٹی کے بعد ہر روز وہ فوڈ پوائنٹ پر آتے تھے۔۔

،، مہر کچھ بول بھی۔۔،، مہر پھر سے خیالوں میں کھو گئی تھی عالیہ کی آواز نے اسکو ہوش دلایا۔

،، میرا نام انچی مت لو۔۔،، مہر نے اس کو سرگوشی کی

،، پر کیوں۔۔،، عالیہ نے منہ پاس لا کر پوچھا۔۔

،، وہ نعد میں بتاؤں گی۔۔،، مہر نے اس کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔

۔۔،، یار کیا بیوٹی ہے،، ساحل کے فرینڈز کی نظر جب مہر پہ پڑھی تو انہوں نے بے ساختہ کہا۔۔

،،،، چپ کر کے بیٹھو۔،، ساحل نے ان کو انگلی دیکھائی۔۔ ساحل اور اور شعبی نے نہیں دیکھا۔۔

،، نہیں یار۔۔ ہم تو جا رہے ہیں۔۔،، وہ دونوں چشمے لگا کے اٹھ کھڑے ہوئے۔۔

،،ہائیے بیوٹی فل گرلز۔۔،، ایک لڑکے نے ہاتھ ہلایا۔۔ مہر نے منہ دوسری طرف کر لیا۔۔۔
،،یار ہائیے کا تو جواب دے دو۔۔،، ایک لڑکے نے کہا۔۔۔

،،منہ توڑ دوں گی دفع ہو جاؤ۔۔،، مہر نے غصے سے انگلی دیکھاتے ہوئیے کہا۔۔
،،منہ توڑنے کے لیے نہیں ہے میڈم۔۔ اچھا ہائیے بول دو پھر ہم چلے جاتے ہیں۔۔۔۔،،
،،میں بولتا ہوں ہائیے۔۔،، آہیل پتا نہیں کہاں سے نمودار ہو گیا تھا۔۔

،، آہیل یار یہ۔۔ پنگی تو میرے والی ہے۔۔ تم اس کی فرینڈ لے لو۔۔،، اس لڑکے نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئیے کہا۔۔ آہیل نے آؤ دیکھانا تاؤ مارنا شروع کر دیا۔۔ لوگ گزرتے ہوئیے دیکھ رہے تھے وہ دونوں آہیل کو پیٹ رہے تھے آہیل ایک تھا۔۔ وہ ان کو ایک مارتا تو دو کھا لیتا۔۔ مہر حقا بقا کھڑی رہی۔۔ وہ ساحل شعبی کو آواز دینے لگی پروہ وہاں نہیں تھے۔۔۔۔۔

ایک لڑکے نے آہیل کے سر میں شیشے کی بوتل دے ماری۔۔۔ آہیل کے سر سے خون بہنے لگا۔ وہ گرنے لگا تھا مہر نے پکڑ لیا

،، آہیل۔۔۔۔،، مہر نے اس کا نام زور سے پکارا باہر گاڑی کے پاس کھڑے شعبی ساحل بھاگ کے اندر آئیے۔۔۔

،، آہیل پلیز آنکھیں بند مت کرنا۔۔،، مہر نے آہیل کا سر گود میں رکھ لیا۔۔ وہ ایسے بول رہی تھی کہ آہیل نے اب کی بار آنکھیں بند کی تو کبھی نہیں کھولے گا

،، نہیں کرتا تم رو کیوں رہی ہو بے واقوف۔۔،، آہیل مشکل سے آنکھیں کھول پا رہا تھا اس کی وائیٹ شرٹ خون میں بھگتی جا رہی تھی

،، شعبی۔ خون پلیز کچھ کرو۔۔۔۔۔،، مہر نے اپنے ہاتھ میں لگے ہوئے خون کو دیکھا۔۔۔ اور رونے لگ گئی

،، اسفندیہ کیا کیا تم لوگوں نے۔۔۔ اگر آہیل مر گیا تو۔۔۔،، شعبی نے ان دونوں لڑکوں کو ڈانٹ رہا تھا مہر کی آواز پہ پلٹا

۔۔۔ دفعہ ہو جاؤ یہاں سے تم دونوں اور یاد رکھنا اگر آہیل کو کچھ بھی ہوا تو چھوڑوں گی نہیں۔۔۔۔۔،، مہر نے ان دونوں کو وارنگ دیتے ہوئے کہا۔۔

،، ساحل میں آہیل کو ہو سیٹل لے کے جاتا ہوں تم مہر کو چھوڑ آؤ گھر۔۔۔ ساحل نے سرہاں میں ہلا دیا وہ چپ چاپ کھڑا تھا تب سے۔ آہیل کو وہ دونوں اٹھا کے گاڑی میں لے گئی۔۔۔،، مہر پریشان نہیں ہونا میں ٹھیک ہوں ہمیشہ تمہاری حفاظت کے لیئے اپنی جان کی پروہ کیئے بغیر ہر خطرہ اٹھاؤں گا، آہیل گاڑی میں لیٹ چکا تھا مہر کا ہاتھ جو اب تک اس کے ہاتھ میں تھا وہ چھڑوانے لگی تو آہیل نے کہا۔۔۔

،، مہر کچھ نہیں ہو گا آہیل کو،، عالیہ جو تب سے چپ تھی اب بولی تھی۔۔۔

،، اسد آ رہا ہے تم دونوں کو لینے چلے جانا۔۔۔ ساحل کہ کے جانے لگا۔۔ مہر دوبارہ کرسی پہ جا بیٹھی،، اے مسٹر آپ کا نام جو بھی ہے شرم نہیں آ ہی اس کی حالت دیکھ نہیں رہے کیا،،،، ڈرگئی ہے ایسی حالت میں تم بھی چلے جاؤ گے تو پیچھے سے کچھ ہو گیا تو۔ میں کیا کروں گی۔،، اس نے ساحل کو اچھی خاصی سنا دی۔۔۔

،، جانے دو ان کو عالی۔۔۔،، ساحل جو عالیہ کو جواب دینے لگا تھا مہر کو دیکھنے لگ گیا۔۔ مہر اس جگہ کو گھور رہی تھی جہاں تھوڑی دیر پہلے آہیل خون میں لت پت پڑا تھا۔۔

،، ساحل شاہ آپ جاسکتے ہیں مجھے آپ کا سہارا نہیں چاہئیے۔۔،، مہر کی آواز میں کچھ نہیں تھا نہ دکھ نہ غصہ۔۔۔

،، ساحل۔۔۔ آہیل کہاں ہے؛، اسد بھاگتا ہوا آیا۔۔

،، شعبی اس کو ہوسپٹل لے گیا ہے۔۔،، ساحل نے سنجیدگی سے جواب دیا

،، بھائی۔۔،، مہر بھاگ کے اسد کے گلے لگ گئی

،، کچھ نہیں ہوا گڑیا۔۔ ٹھیک ہو جائیے گا وہ تم ٹینشن نہ لو ڈاکٹر نے بولا تھا نا۔،،

اسد اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے بچوں کی طرح ٹریٹ کر رہا تھا۔ ساحل نے چونک کے اسد کو دیکھا۔۔

،، ساحل۔۔۔ عالیہ۔۔ پلیز مہر کو اکیلے مت چھوڑنا میں آہیل کے پاس جا رہا ہوں وہاں شعبی اکیلا ہے

ہوسپٹل میں اور یہ لو گھر کی چابیاں۔۔۔ پلیز ساحل مہر کو گھر لے جاؤ اس کی صحت ٹھک نہیں

ہے۔۔۔۔،، وہ چابیاں ساحل کو تھما کے باہر کو لپکا۔ گھر میں کوئی نہیں تھا سب شادی میں

گے ہوئے تھے

؛،، چلو مہر۔۔۔،، عالیہ نے اس کا بیگ پکڑتے ہوئے کہا

ساحل کونٹر پہ کھڑا پے کر رہا تھا جو بھی نقصان ہوا تھا ان کا اس کی بھرپائی اس کو کرنی پڑھی

تھی۔۔۔ مہر نڈھال ہو گئی تھی۔۔۔ مرے مرے قدموں سے وہ گاڑی تک چل کے آئی۔۔۔

،، آپ مہر کے کزن ہو۔۔،، عالیہ نے بیک مرر میں سے اس کمال کی پرسنیلٹی والے لڑکے کو

دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

،، ہوں۔۔۔،، ساحل نے مختصر سا جواب دیا۔۔

،،، مہر کچھ نہیں ہو گا آہیل کو پلیز تم بات کرو مجھ سے۔۔۔،، عالیہ نے ساحل سے نظر ہٹا کے مہر کو دیکھا وہ گم سم سی بیٹھی تھی

،، مہر تمہاری خاموشی مجھے چوبتی ہے پلیز بولو۔،، عالیہ اس کے ہاتھ پکڑ کے بولی تھی۔۔۔۔۔ وہ کچھ نہیں بولی گھر جا کے چپ چاپ بیٹھ گئی

ساحل بھی صوفے پہ بیٹھ گیا عالیہ نے اس کو پانی پلایا اور مہر کو دیا مہر نے نہیں پکڑا۔۔۔ ساحل کا دل کر رہا تھا وہ وہاں سے چلا جائیے پر مجبور ہو کے بیٹھا تھا۔ اسد نے اس کو زما داری دی تھی مہر کا خیال رکھنے کی۔۔۔

،، ساحل آپ کچھ لیں گے۔۔۔،، عالیہ فریزر سے سینڈویچز اٹھا لائی تھی۔۔۔ اس نے نفی میں سر ہلا دیا۔۔۔ اور اٹھ کے اسد کے کمرے کی طرف چلا گیا۔۔۔

،، میری وجہ سے آہیل کی یہ حالت ہے نہ میں ساحل شاہ کے پیچھے جاتی نہ وہ اب ہو اسپتال پڑھا ہوتا،، ساحل کے اٹھتے ہی مہر رونے لگ گئی اپنا سر تھام کے بیٹھ گئی اپنا جرم قبول کر لیا۔۔۔ عالی اس کو حیران ہو کے دیکھنے لگ گئی۔۔۔ اس کو مہر کی گزری باتیں یاد آگئی۔۔۔ کہ وہ محبت نہیں کرے گی

پر یہ کم بخت کون سا پوچھ کے ہوتی ہے۔۔۔

،، کچھ نہیں ہو گا آہیل کو چپ ہو جاؤ۔۔۔،، اس نے مہر کو چپ کروایا۔۔۔

،، مہر میں اب چلتی ہوں کافی ٹائی م ہو گیا ہے۔۔۔ ساحل تمہارے پاس ہے۔۔۔،، عالیہ نے کچھ سوچ کے کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

،، عالی پلینز مجھے اس دریندے کے پاس مت چھوڑ کے جاؤ۔۔ اس کا بس نہیں چلتا مجھے مار ہی دے۔۔۔ مہر نے عالیہ کا ہاتھ پکڑ کے روکنا چاہ پر عالی تو تہہ کر چکی تھی کہ وہ مہر کو ساحل کے پاس چھوڑ کے جائے۔۔ مہر کے لاکھ بار کہنے سے بھی وہ نامانی۔۔

،، ساحل میں گھر جا رہی ہوں پلینز مہر کا خیال رکھئیے گا۔۔،، وہ اسد کے بیڈ پہ آنکھوں پہ بازو رکھ کے لیٹا ہوا تھا عالیہ نے کمرے کے باہر سے ہی اس کو کہا۔۔۔ اس نے ،، اوکے۔۔، اس نے آنکھوں سے بازو نہیں ہٹایا۔۔۔

،، آپ اس کے پاس چلے جائیں اس کی صحت ٹھیک نہیں ہے۔،، عالیہ کہ کے چلی گئی۔۔۔ ساحل اٹھ کے بیٹھ گیا۔۔ کچھ سوچ کے مہر کے پاس جا کے بیٹھ گیا۔۔ مہر نے اس کو نہیں دیکھا تھوڑی دیر بعد شعبی کی کال آتی ہے۔۔۔

،، ساحل مہر کیسی ہے اس کی طبیعت تب ٹھک نہیں تھی۔ اب ٹھیک ہے نا۔۔ اور آہیل ٹھیک ہے اسے کہو ٹینشن نہ لے۔۔،

،، اوو تھینک گوڈ اور وہ ٹھیک ہے۔۔،، اس نے مہر کو دیکھا جو اسے نہیں دیکھ رہی تھی۔۔ ،، آہیل۔۔۔ ٹھیک ہے اب فکر کی کوئی بات نہیں تم جا کے ریسٹ کر لو۔۔،، وہ مہر کے ہاتھوں کو دیکھتے ہوئی بولا۔۔ جن کو وہ مسل رہی تھی۔۔۔

،، ہا۔۔۔ ہا۔۔۔ ہا۔۔۔ ساحل شاہ تمہاری ہمدردی کی کوئی ضرورت نہیں مجھے اور اب فکر کیوں کر رہے ہو۔۔ تب کہا تھے جب وہ لڑکے مجھے۔۔ چھڑ رہے تھے تب تمہاری مردانگی کہاں تھی۔۔ شاہوں کا خون ہی گندا ہے اکیچلی تم مرد کہلانے کے لائی کہ ہی نہیں ہو۔ صرف عورتوں پہ ہاتھ اٹھنا آتا ہے شاہوں کو اور آتا بھی کیا ہے عورتوں پہ پابندی لگانی آتی ہے تم شاہوں کو۔ عورت کو

زلیل کیسے کرتے ہیں یہ ہی آتا ہے وہ ہے اصلی مرد جو اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر میری عزت کو بچایا اور تم

،،،،، ہا۔۔۔ ہا۔۔۔ ہا۔۔۔ ساحل شاہ۔۔ اعلیٰ پر سنیلٹی کے مالک چارمنگ اٹریکٹو لڑکیاں مرتی ہیں نا تم پہ،، وہ اس کو سر تاپاؤں دیکھ کے بولی۔۔۔

،، یو ناؤ وٹ اگر ان کو تمہارا اصل چہرا نظر آ جائے تو تھوکنہ بھی پسند نہ کریں۔۔۔،، وہ مسلسل بولی جا رہی تھی وہ مہر جو ساحل کے آگے بول نہیں سکتی تھی وہ مہر غائب ہو گئی تھی اب تو کوئی اور ہی مہر نظر آرہی تھی۔۔۔

ساحل چپ چاپ بیٹھا سن رہا تھا۔۔۔ وہ ساحل بھی وہ نہیں تھا جو مہر کی بات نہیں سنتا تھا۔۔۔،، اور تم نے پھنسانے کی بات کی تھی نا ساحل شاہ تجھ جیسے کو میں جوتی پہ بھی نا لکھوں۔۔۔،، پتا نہیں اس کو کس بات کا غصہ تھا آہیل کے زخمی ہونے کا یا ساحل لے پرانے زخموں کا ساحل سمجھ نہیں پایا تھا۔۔۔

،، تم نے مجھے بہت دکھ دئیے بہت ذلت دی پر ساحل شاہ اگر آج آہیل کو کچھ ہو جاتا تو میں بھول جاتی کہ تم کون ہو۔۔۔،، وہ ساحل کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے بولی۔۔۔،، چپ کر جاؤ مہر ورنہ۔۔۔،، اس پہلے کہ وہ بات پوری کرتا مہر اس کی بات کاٹتے ہوئی بولی۔۔۔،، ورنہ۔۔۔ ورنہ کیا۔۔۔ مجھے مارو گے،، وہ اتنا کہ کے احمد کے کمرے کی طرف چلی گئی۔۔۔ واپسی پہ اس کے ہاتھ میں پستول دیکھ کے ساحل کھڑا ہو گیا۔۔۔،، ت۔۔۔ ت۔۔۔ تم پاگل ہو گئی ہو کیا چھوڑو اسے،، وہ ہڑبڑا گیا۔۔۔

، فکر نا کرو ساحل شاہ تمہیں نہیں مارتی یہ پکڑو۔۔، وہ اس کے ہاتھ میں پسٹول دیتے ہوئے بولی۔۔۔

، چلاؤ گولی۔۔، وہ ساحل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی ساحل خوف زادہ ہو گیا۔۔۔
، چھوڑو اسے۔۔، وہ مہر کے ہاتھ سے پسٹول کھینچتے ہوئے بولا۔۔۔ وہ ایک پل کو اسے دیکھتی رہی،
، چلے جاؤ یہاں سے اگر تم کو اپنی زندگی پیاری ہے تو۔ اور مجھے پتا ہے تم صرف خود سے ہی پیار کرتے ہو سو پلینز گیٹ آؤٹ۔۔۔، مہر اس کی طرف پیٹھ کر کے کھڑی ہو گئی۔۔۔ وہ اس کی پیٹھ کو گھورتا ہوا باہر چلا گیا۔۔۔

اس کے جاتے ہی مہر اپنے کمرے میں چلی گئی اور دروازہ بند کر لیا۔۔۔
، تم نے آج اچھا نہیں کیا مہر احمد شاہ۔۔۔ تم نے بالکل اچھا نہیں کیا اس کی غلطی کیا تھی۔۔۔ یہ ہی کہ وہ تیری شکل نہیں دیکھنا چاہتا۔۔۔ یہ کوئی سنگین جرم نہیں ہے پر تم نے آج جو کیا وہ بہت غلط کیا۔۔۔ کیوں اس کو اتنی باتیں سنائی جبکہ غلطی سراسر تمہاری اپنی ہے۔۔، وہ بھول گئی کہ آہیل کو کچھ ہوا ہے۔۔۔ وہ آئی نے کے سامنے کھڑی خود کلامی کر رہی تھی ساحل کو جو کچھ کہ چکی تھی اس کا کچھتاوا ہو رہا تھا۔۔۔

، مجھ سے اس کی خاموشی برداشت نہیں ہوتی۔۔۔ کاش وہ بھی کچھ بولتا کم از کم صفائی تو دیتا۔۔، وہ بیڈ کے ساتھ نیچے بیٹھ گئی

، مہر شاہ ہر بار غلطی تمہاری ہوتی ہے اور ساحل شاہ کو برداشت کرنا پڑھتا ہے وہ تم سے دور رہنا چاہتا ہے تو تم کیوں پاس جاتی تھی۔۔۔ اور اب بھی ساحل نے تم کو نوڈپوائنٹ پہ نہیں کہا تھا جانے کو،

۔۔۔ اس کے دل سے آواز آئی ی اس نے گھوٹنوں میں سر دے لیا۔۔۔ تھوڑی دیر پہلے وہ ساحل کے سامنے روانی سے بولتی گئی تھی۔۔۔ اب وہ اس سے کہیں زیادہ روانی سے رو رہی تھی اب وہ خود کو ملامت کر رہی تھی۔۔۔۔

،، مہر تم نے ٹھیک کیا مجھے میری اوقات دیکھادی تھنک یو سوچ۔۔۔۔ میرا حق بنتا تھا کہ میں تمہیں پروٹیکٹ کروں پر نہیں کر سکا۔۔۔۔ معاف کر دو پلیز۔۔۔۔ مہر۔۔۔ مہر نے سر اٹھا کے دیکھا ساحل ہاتھ جوڑے کھڑا تھا۔۔۔

،، نہیں پلیز آپ ایسے نا کریں میری۔۔۔۔ وہ اس کی طرف اٹھ کے بھاگی جا کے اس کے ہاتھ پکڑے وہ غائب ہو گیا۔۔۔۔ وہم تھا اس کا کہ وہ اس کے پاس ہے۔۔۔۔ ساحل میں پاگل ہو جاؤں گی۔۔۔۔ وہ دروازے میں ڈھے گئی۔۔۔۔ واپس آ جاؤ پلیز میں آپ سے معافی مانگنا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔۔ وہ اس کا چہرا تصور میں لا کے رو رہی تھی۔ اتنی شدت سے روئی کہ سر میں درد ہونے لگ گیا وہ جا کے بیڈ پہ لیٹ گئی۔۔۔ مہر کو کسی حال میں بھی سکون نہیں تھا نا اس کی قریبت میں نہ اس سے دور ہو کے۔۔۔۔ مجھے اسد نے ضمیداری دی تھی۔۔۔۔ مجھے واپس جانا چاہئیے وہ پاگل ہے میں نہیں۔۔۔۔۔۔ ساحل نے گاڑی کو بریک لگائی اور پیچھے گاڑی موڈ لی وہ واپس جا رہا تھا شائی د مہر کی آواز اس کے ک پہنچ گئی تھی۔۔۔۔

وہ گاڑی روک کے مہر کو ڈھنڈتا ہوا اس کے روم میں چلا گیا۔۔۔۔

مہر چھت کو گھور رہی تھی۔۔۔ وہ اسکے پاس رکھی کرسی پہ جا کے بیٹھ گیا اور اس کو دیکھنے لگا۔۔۔ مہراٹھ کے بیٹھ گئی وہ اس کو تکتے لگ گئی ہاتھ بڑھیا چھونے کے لیے پر غائب نا ہو جائے وہ اس ڈر سے پیچھے کھینچ لیا۔۔۔۔۔

،،، نہیں مہر تم اس کی غلطی اتنی آسانی سے معاف نہیں کر سکتی۔۔۔ آہیل آج جس حال میں ہے اس کی وجہ یہ انسان ہے۔۔۔۔۔ بہک مت۔۔۔ تمہاری محبت آہیل کی زندگی سے عزیز نہیں ہے۔۔۔۔۔ اس کی انا پھر جگ گئی وہ پھر لیٹ گئی اور ساحل کی طرف پیٹھ کر لی۔۔۔ وہ اٹھ کے باہر چلا گیا۔۔۔۔۔

،،، ساحل۔۔۔۔۔ کیوں تم نے ہمارے درمیان نفرت کو ہائل کر رکھا ہے۔۔۔۔۔ تم کو پتا نہیں کہ سچا عشق تو آسمان بھی ہلا دیتا ہے۔۔۔،،،

،،، پھر تم کیا چیز ہو۔۔۔ اس بار تم آؤ گے میرے پاس۔۔۔،،، وہ آنسو صاف کرتے ہوئی بولی۔۔۔

-8-

،،، تم نے تو جان ہی نکال دی تھی میری۔۔۔ آہیل۔۔۔ ایسے کوئی کرتا ہے کیا۔۔۔۔۔،،، وہ لوگ آہیل کی عیادت کے لیئے آئے تھے۔۔۔ اور مہر اس کے پاس کرسی پہ بیٹھی تھی۔۔۔

،،، تم صرف میری ہو کوئی تمہارا نام بھی کیوں لے۔۔۔۔۔،،، وہ اس کو دیکھ کے دل میں سوچ کر مسکرا دیا۔۔۔۔۔

،،، نائی س سہائی ل۔۔۔۔۔ پر اپنے پاس رکھو میں تم سے نہیں بات کروں گی۔۔۔،،، وہ آہیل کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

،، کیوں نہیں کرو گی۔۔۔۔،، وہ اپنی ہسی دباتے ہوئی بولا۔۔۔

،، میری مرضی۔۔۔،، اس نے سر کو چھٹکا دے کے کہا۔۔

،، اچھا بات تو سنو۔۔۔،، آہیل اٹھ کے سامنے آگیا۔۔۔

،، انہوں۔۔۔۔،، وہ سینے پہ ہاتھ باندھ کے بولی۔۔

،، تم زدی بہت ہو۔۔۔۔۔،، آہیل نے مصنوعی خوگی سے کہا۔

،، جانتے تو اچھی طرح سے ہو مجھے تم

آہیل۔۔۔ شاہ۔۔،، مہر نے اس کو دھمکایا۔۔

،، جانتا ہوں۔۔۔،، وہ مہر کی آنکھوں میں جھنکتے ہوئی بولا۔۔۔ مہر اور وہ بہت قریب کھڑے تھے

مہر کو اس بات کا اندازہ تب ہوا جب اس نے آہیل کی سانس اپنے چہرے پہ محسوس کی۔۔۔ آہیل

کی آنکھوں میں جھنکنا مشکل ہو گیا تھا۔۔ آہیل نے ہی اس کی کیفیت کو بھانپ کے اپنی نظریں جھکا

لی۔۔

،، مہر۔۔۔۔،، مہر جانے لگی جب آہیل نے اس کو آواز دی۔۔

،، ہاں جی۔۔۔،، وہ اپنا ڈوپٹا سیٹ کرتے ہوئی بولی۔۔۔ شلوار قمیض میں وہ بہت خوبصورت لگ رہی

تھی۔۔۔۔

،، کچھ نہیں جاؤ۔۔،، آہیل کچھ کہتے کہتے روک گیا۔۔۔ وہ سر ہلا کے باہر چلی گئی۔۔۔۔

،، مہر تم ساحل سے محبت کرتی ہو اور کب سے چل رہا ہے یہ سب۔۔۔،، آج عالیہ اس کے سر پہ

سوار ہو گئی تھی۔۔

،، نہیں ایسا تو کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔۔،، مہر گھاس پہ ٹانگیں پھلاتے ہوئے بولی۔۔۔۔
،، چھوٹ مت بولو اس دنبے ہوشی کی کیفیت میں بتا دیا تھا آج پورے ہوش و ہواس میں بتاؤ کب
ہوا اس ہنڈسم سے پیار۔۔۔ ہائیے نادى وہ اتنا اٹریکٹو اور ہنڈسم ہے کسی کو بھی اس سے عشق ہو
جائیے۔۔۔،، وہ ساحل کو ذہن میں لا کے بولی۔۔۔
،، چپ کر عالی۔۔۔ اب ایک لفظ اور نہیں میں اس کے بارے میں سننا چاہتی۔۔۔،، مہر اپنی کتاب اٹھا
کے کھڑی ہو گئی۔۔۔۔

،، عالیہ تیری غلط فہمی ہے۔۔۔۔،، نادى نے مہر کو جاتا دیکھ کہا
،، نہیں یار میری غلط فہمی نہیں ہے یہ ساحل سے خفا ہے اس لیئے ایسے بولی ہے۔۔۔۔،،
عالیہ نے فوڈ پوائنٹ سے لے کر پوری داستان نادى کو سنا ڈالی۔۔۔۔
،، اس میں ساحل کا کیا قصور ہے۔۔۔ وہ ساحل سے کیوں خفا ہے۔۔۔،، نادى نے نا سمجھی والے انداز
میں سوال کیا۔

،، پتا نہیں یار ان دونوں کے درمیان بہت دوریاں ہیں آئی کی کانٹ انڈرسٹینڈ،، عالیہ نے ہاتھ
چھاڑتے ہوئے کہا۔۔۔

،، تم کو پتا ہے کل ساحل کونج کے بعد کس کے پاس رہا ہے۔۔۔ اس مہر کے پاس۔۔۔،، سارہ، صبا
اور ثنا گارڈن میں بیٹھی گوسپ کر رہی تھی جب ثنا کو یاد آیا۔۔۔ کہ ساحل اور مہر ایک ساتھ پورا دن
گزار چکے ہیں وہ بھی اکیلے۔۔۔ جب سے اس نے یہ خبر سنی تھی اس کا جی چاہ رہا تھا وہ مہر کو جان سے
مار دے۔۔۔۔

،،میرا بس نہیں چلتا نہیں تو اس مہر کو میں اس کی نانی یاد دلوا دوں۔۔،، ثنا بھگی بلی کی طرح ادھر سے ادھر چل رہی تھی۔۔۔

،، ثنا بیٹھ جاؤ یار کیوں اپنا خون جلا رہی ہو۔۔،، سارہ نے اس کو یوں جلتے اور چلتے دیکھ کے کہا۔۔۔
،، یار مجھے ہر وقت ایک ہی فکر رہتی ہے کہیں ساحل اور مہر۔۔،، اس کی زبان لڑکھڑائی۔۔۔
،، خدا کا خوف کرو ثنا۔۔۔،، صبا نے خوف زدہ ہو کے اس کی بات کاٹ دی۔۔۔
،، یار اگر وہ اس گھر میں آگئی تو ہماری کوئی ویلیو ہی نہیں رہے گی۔۔،، سارہ سر پکڑ کے بیٹھ گئی۔۔۔

،، یار چاچی کو مہر بلکل بھی پسند نہیں وہ ایسا کبھی نہیں ہونے دیں گی،،
صبا نے ثنا اور سارہ کو سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔

،، اور ساحل کو اگر وہ پسند آگئی تو۔۔۔۔۔ت۔۔۔ تو چاچی بھی ہار مان جائیں گی۔۔۔ بیٹے کی محبت کے آگے۔۔۔ ڈراموں میں دیکھا نہیں تم نے کیا۔۔،، ثنا پریشان ہو رہی تھی کہ مہر اور ساحل اگر محبت کرنے لگے تو اس کا کیا ہو گا۔۔۔

،، مہر کا میرے پاس اعلاج ہے تم فکر کیوں کرتی ہو۔۔۔ یار بس تم ساحل کی ہونے کو تیار ہو جاؤ۔۔،، صبا نے ثنا کو کندھا مارتے ہوئے کہا ثنا شرما کے نظر جھکا گئی۔۔۔

،، ساحل ہم آہیل کو نقصان پہنچانا نہیں چاہتے تھے۔۔۔ پتا نہیں وہ کہاں سے درمیان میں آگیا۔۔۔۔۔ اگر نا آتا تو۔۔۔ کیا نام تھا اس کا۔۔۔۔۔ ماہ۔۔۔ نہیں یار کیا نام ہے اس کا۔۔۔ مہ۔۔،،

،، تمہارے گھر میں بہن نہیں ہے کیا اگر کل کو تمہاری بہن کو کوئی ی چھیڑے تو تم کیا کرو گے۔۔۔ اس سے پہلے کے اسفند کچھ اور بولتا ساحل نے اس کی بات کاٹ کے کہا اور اسفند نے نظر جھکا لی۔۔۔

،، تم آج ہمارے ساتھ چلو گے اور آہیل سے معافی مانگو گے۔۔ اور مہر سے بھی تم میرے دوست ہو اسی لیے کچھ نہیں بول رہا۔۔ ساحل اپنا فون پیٹ کی جیب میں ڈالتے ہوئے بولا۔۔۔
،، اوکے میرے شہزادے آپ کا حکم سر آنکھوں پہ۔۔۔۔۔ اسفند سر جھکا کے بولا۔۔
،، ہائیے اسد۔۔۔ اسد پاس سے گزر رہا تھا اسفند نے اس کو بلایا۔۔ اسد نے غصیلی نظر اس پہ ڈالی اور پھر ساحل کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

،، ساحل میں نہیں کہتا کہ تم اپنے دوست چھوڑ دو۔۔۔ پر اسے کہ دو کہ آئی نہ مجھے مخاطب کرنے کی کوشش بھی نہ کرے۔۔۔۔
،، اسد ایم سوری یار مجھے نہیں پتا تھا وہ تمہاری بہن ہے۔۔۔ اسفند نے معذرت کی۔۔۔ ساحل چپ کھڑا رہا اسے نہیں سمجھ آ رہا تھا کہ وہ کیا بولے۔۔۔۔۔

،، اور اگر کسی اور کی بہن ہوتی تو۔۔۔ ساحل اگر دوست بنانے ہوتے ہیں تو کم از کم ان کی کرتوتوں کو دیکھ لیا کرو۔۔۔ اسد اس کو سنا کے چلا گیا۔۔ اسفند نادامت کی وجہ سے بے حال ہو رہا تھا۔

در صل اسفند اور زوہیب ساحل کے کالج کے فرینڈ تھے۔۔ اسد۔۔ ساحل۔۔ آہیل۔۔ شعبی بچپن سے ایک اسکول میں پڑھتے رہے اور یہ چاروں کزن ہونے کے ساتھ ساتھ اچھے دوست بھی تھے۔۔۔ اسکول میں ان چاروں کی دوستی کے بہت چرچے تھے۔ اسکول کے علاوہ خاندان میں بھی چاروں

کا نام ایک ساتھ آتا تھا۔۔۔ پھر کالج میں آنے کے بعد ساحل شعبی کے بھی نئی دوست بن گئے اور اسد آہیل نے صرف ایک ہی دوست بنایا۔۔۔ سارم۔۔۔ سارم بھی بہت اچھا لڑکا تھا۔۔۔ چار بہنوں کا اکلوتا بھائی سب بہنیں اس سے بڑی تھیں اس لیے وہ ان کا زیادہ ہی لاڈلاتا تھا۔۔۔ بگڑا ہوا تھا پر عورتوں کی وہ بھی عزت بہت کرتا تھا اسد آہیل کی طرح۔۔۔ اور ساحل شعبی کے فرینڈز آوارہ تھے۔۔۔ اسفند اور زوہیب ہر لحاظ سے بیگڑے ہوئے تھے۔۔۔ وہ دونوں ساحل اور شعبی کی طرح نہیں تھے پر ان کے دوست تو تھے اور دوست جیسا بھی ہو ہوتا تو دوست ہے نا۔۔۔

،، یار لائی ف۔۔ کتنی بیزی ہو گئی ہے نا ہم کتنی مستی کیا کرتے تھے سکول ٹائم میں۔۔۔،، نادیا اور عالیہ مہر کے گھر آئی ہوئی تھیں اور ٹی وی لوچ میں اب بیٹھی باتیں کر رہی تھیں۔۔۔ اور گزرے وقت کو یاد کر رہی تھیں۔۔۔

،، ہاں یار کام تو اب بھی ہم نہیں کرتی پھر بھی کوئی انجوائی منٹ نہیں۔۔۔،، نادیا نے بھی عالی کا ساتھ دیا۔۔۔

،، سب اس مہر کی وجہ سے ہوتا ہے لیلا بنی پھر رہی ہے۔۔۔،، عالیہ نے مہر کو کوشن مارتے ہوئے کہا۔ جس پہ مہر کی بے ساختہ ہسی نکل گئی۔۔۔

،، یار ہم تمہاری لوسٹوی سننے آئی ہیں بتا دے نایار۔۔۔،، عالیہ کو جب سے پتا چلا تھا مہر ساحل سے محبت کرتی ہے تب سے وہ بے تاب تھی اس کی سٹوری سننے کو۔۔۔

،، کوئی می لو سٹوری نہیں ہے یار اس کو تو پتا بھی نہیں کہ میں اس سے محبت کرتی ہوں۔۔۔،، مہر نے ہستے ہوئی کہا۔۔۔

،، واٹ۔۔ تمہارا مطلب۔۔۔ تمہیں پرانی ہروینوں والی محبت ہو گئی جو ہر و کو تب پتا چلتی جب ہروین کی شادی ہو رہی ہوتی ہے،،

،، تم اس کو بتا کیوں نہیں دیتی اتنی محبت کرتی ہو اس سے پھر کیوں نہیں بتا دیتی۔۔،، عالیہ نے ڈوپیٹا ایک طرف کرتے ہوئی کہا۔۔۔

،، یار ہمارے درمیان وہ بے تکلفی نہیں ہے کہ میں اس سے اپنی محبت کا اظہار کروں اور وہ مجھے سینے سے لگا لے،،، مہر نے گلاس میں پانی ڈالتے ہوئی کہا۔۔۔

،، تم بات تو کرو اس سے شادی اس کے دل میں بھی تم ہی دھڑکتی ہو۔۔۔ وہ کہتے ہیں نہ کسی سے۔۔۔،،

،، عالی۔۔۔ چپ کر اس کے دل میں میرے لیئے کچھ نہیں۔۔۔۔ وہ مجھ سے نفرت کرتا ہے۔۔۔،، مہر نے ہونٹ بھجھتے ہوئی کہا۔۔۔

،، کیا۔۔۔ نفرت پر کیوں۔۔۔،، نادیا اور عالی کو شکڈ لگا وہ دونوں بیک وقت ایک ساتھ بولی۔۔۔

،، آئی ڈونٹ نو۔۔۔،، مہر نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

،، ہائی مہر تو تباہ ہو گئی برباد ہو گئی۔۔۔،،

،، دفع ہو جا۔۔۔،، مہر نے کشن عالی کو مارا۔۔۔

،، مہر آہیل اب کیسا ہے۔۔۔،، نادیا نے کہا۔۔۔ مہر اور عالیہ نے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر نادیا کو۔۔۔

،، آئی ی ایم ان لو۔۔۔۔ مہر اور عالیہ نے ایک ساتھ گانا شروع کر دیا۔۔
،، کیا۔۔ کیا۔۔۔۔،، نادیا نے خوفگی سے ہاتھ ہلا کے پوچھا۔۔
،، چلیں کیا آہیل کی طرف۔۔۔۔،، مہر نے نادیا کو آنکھ ماری۔۔
،، بد تمیز بھائی جیسا ہے میرا۔۔۔۔،، نادیا نے ان دونوں کو غصے سے دیکھا۔۔
،، ہا۔۔۔۔ ہا۔۔۔۔ ہا۔۔۔۔ مہر چلتے ہیں یا۔۔۔۔،، عالیہ نے مہر کو کہا۔۔
،، اووو۔۔۔۔ تو عالی تو میرے کندھے پہ بندوک رکھ رہی تھی۔۔،، اب نادیا نے عالی کی ٹانگ
کھینچی۔

،، اسلام علیکم!۔۔،، اسد ٹی وی لوئج میں داخل ہوتے ہوئے سلام کیا۔۔۔۔
،، اسد موم کو کب تک لے آؤ گے آنٹی کے گھر سے۔۔ ہم نے آنٹی زیدہ گھر جانا ہے۔۔،، اسد
کو روکتے ہوئے مہر نے کہا۔۔۔
،، پر آج آہیل اور علی ادھر ہی آ رہے ہیں اور آنٹی بھی ماما کے ساتھ گئی ہوئی ہیں۔۔ تو تم وہاں
جا کے کیا کرو گی۔۔،،
اسد نے سکائیے کلر کی ٹی شرٹ پہنی تھی۔
نادیا نے چوری چوری اس کو دیکھا اور نظر جھکالی۔۔
،، اسد۔۔۔۔ اسد۔۔،، اسد جانے لگا جب عالیہ نے اس کو روکا۔۔
،، جی۔۔،، اسد نے مڑ کے عالیہ کو دیکھا مہر اور نادیا کی بھی نظریں اس کی طرف مڑ گئی۔۔
،، آپ کو ایک بات بتانی ہے بھائی۔۔،، وہ اس کے پاس جا کھڑی ہوئی۔۔
،، جی بتاؤ۔۔۔۔،، اسد نے مسکرا کے پوچھا۔۔

،،نادی پتا ہے آپ کے بارے میں کیا سوچتی ہے آپ کو پتا ہے۔۔۔۔،،عالی نے نادی کو آنکھ مارتے ہوئے کہا۔۔۔

،،کیا سوچتی ہے۔۔۔،،اسد نے گہری نظروں سے نادی کو دیکھا۔۔۔جو اس کے دیکھنے پہ شرما کے نظر جھکا گئی۔

،،عالی رک بتاتی ہوں تجھے۔۔۔،،عالی کچھ کہتی اس سے پہلے نادی نے اس کو دھمکی دی۔۔۔اور عالی بھاگ گئی۔۔۔

،،اسد۔۔۔آپ کو میں بتاؤں گی۔کہ کیا سوچتی ہے یہ۔انتظار کریں گی۔،،عالیہ بھاگتے ہوئے اسد کو بولی اسد مسکرا دیا۔۔۔

،،بھائی۔۔۔کیا چل رہا ہے مجھے بھی کوئی بتائیے گا مجھے بھی۔۔۔،،مہر جو تب سے بولی نہیں اب اسد سے پوچھ رہی تھی۔۔۔

،،کچھ نہیں موٹو۔۔۔،،اسد نے مہر کے سر پہ تھپ رسید کرتے ہوئے کہا۔۔۔،،عالی ادھر آتا کیا بات ہے۔۔۔،،مہر ان دونوں کے پیچھے گارڈن میں چلی گئی،،کیا بات ہے۔۔۔مجھے بھی بتاؤ۔۔۔،،مہر نے عالیہ کو بلایا۔۔۔

،،نادی اور اسد۔۔۔۔۔،،عالی نے آنکھ ماری اور مہر سمجھ گئی۔۔۔

،،مطلب۔۔۔سچی۔۔۔کب۔۔۔سے۔۔۔کتنے بد تمیز ہو مجھے نہیں بتایا ابھی پوچھتی ہوں لمبو کو۔۔۔،،،،روک یار ابھی دونوں نے ایک دوسرے کو پرپوز نہیں کیا۔۔۔اسد بھی کرتا ہے لائی ک۔۔۔نادی کو آج میں نے اسد کی آنکھوں میں دیکھا ہے۔۔۔،،عالی نے نادی کو کندھا مارا۔ اور وہ شرما گئی۔۔۔

،،نادی سچی۔۔۔ میں تم کو اپنی بھابھی بنانے کی تیاری کروں۔۔۔،، مہر نے اس کو کندھوں سے پکڑ کے اپنی طرف کیا۔۔

،،اففف یہ شرم۔۔۔ کتنی اچھی لگتی ہے عالی۔۔۔ چلو میرے ساتھ،،

مہر نادی کو کندھے سے پکڑ کے گھر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

،،مہری کہاں جا رہی ہو۔۔۔،، نادی نے رک کے پوچھا۔۔۔

،،میں نہیں چاہتی میری بیسٹ فرینڈ اور میرا پیارا سا بھائی لیلیا مجنوں بن کے رہ جائیں۔۔۔،، مہر

نے اس کے منہ پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔ نادی پھر سے شرما گئی۔۔۔

،،اسد ایک بات پوچھوں۔۔۔،، مہر نادی اور عالیہ کو دروازے کے ساتھ کھڑا کر کے اندر چلی

گئی۔۔۔

،،پوچھو۔۔۔،، اسد فون ایک طرف رکھ کے اس کی طرف گھوم گیا۔۔۔

،،آپ نادی کے بارے میں کیا محسوس کرتے ہیں۔۔۔،، مہر نے اسد کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے

کہا۔۔۔

،،کچھ نہیں۔۔۔،، اسد کی اس بات پہ باہر کھڑی نادی نے عالی کی طرف دیکھا عالی نے اس کے کندھے

پہ ہاتھ رکھا۔۔۔

،،اسد سیدھی طرح بتاؤ۔۔۔،، مہر نے اسد کو انگلی اٹھا کے کہا۔۔۔

،،مہر دیکھو میں نادی کو لائی ک کرتا ہوں پر۔۔۔،، اسد کہتے کہتے رک گیا۔۔۔

،،پر کیا۔۔۔،،

،،پر اگر نادی نے انکار کر دیا تو۔۔۔،، اسد نے ڈر کے کہا۔۔۔

،، وہ انکار نہیں کرے گی۔۔۔،، مہر کچھ کہتی اس سے پہلے عالی نادى کو اندر لے کے آگئی۔۔۔ نادى شرم سے لال ہو رہى تھی۔۔۔ اسد اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔،، جواب خود چل کے آیا ہے۔۔۔،، عالی نے کہا۔۔۔،، اب تم لوگ باہر جاؤ گی میں تمہاری ہونے والى بھابھی سے بات کر لوں،، اسد نے نادى کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

،، واہ۔۔۔ واہ۔۔۔ عالی اب ہمیں باہر جانا ہو گا۔۔۔،،

،، آل دی بیسٹ۔۔۔،، مہر نادى کا ہاتھ پکڑ کے بولی۔۔۔،، بیٹھیں آپ کھڑى کیوں ہیں۔۔۔،، اسد نے بات کی شروعات کی۔۔۔

،، ن۔۔۔ ن۔۔۔ ن۔۔۔ نہیں میں ٹھیک ہوں یہاں۔۔۔،، نادى نے سر جھکائى ہی کہا۔۔۔،، نادىہ۔۔۔ آپ گھبرائى یں نہیں بیٹھ جائى یں۔۔۔ پلیز۔۔۔،، اسد نے نادى کو پیار سے کہا۔۔۔ نادى بیڈ کے ایک طرف ٹیک گئی۔۔۔

،، میں آپ سے محبت کرتا ہوں اور نکاح کروں گا آپ سے۔۔۔،، وہ نادى کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولا۔۔۔ نادى اس کو دیکھا

،، آپ فکر نہ کریں۔۔۔ میں آپ کے گھر اپنا پرپوزل بھیجوں گا۔۔۔،، اسد نے اسے یقین دلایا۔۔۔

،، یار یہ اسد کیا بول رہا ہے شادی نادى سے کرنى پرپوزل گھر بھیجنا تم دونوں بہن بھائی کا کچھ نہیں ہو گا۔۔۔،، مہر اور عالیہ باہر کھڑى سن رہى تھی اسد کے ایسے پرپوزل سے عالی نے سر پیٹ لیا۔۔۔،، چپ کر میرا بھائی بہت شریف ہے۔۔۔،، مہر نے اس کو کہنى ماری۔۔۔

اسد اب نادی کے سامنے کھڑا ہو گیا۔۔۔ اور اس نے نادی کو کندھوں سے پکڑ کے کھڑا کیا۔۔۔
،، آپ اب باہر جائیں اور جلد ہی میں آپ کو اس کمرے میں اپنے پورے اختیار کے ساتھ لے
کے آؤں گا۔۔۔،، نادی نے شرما کے نظریں جھکا لی۔۔۔ اسد نے ٹھوڈی سے اس کا منہ اوپر کیا
۔۔۔ دونوں کی آنکھ ملی اور نادی پھر شرما کے باہر بھاگ گئی۔۔۔ اسد اس کو جاتا دیکھ مسکرا دیا
۔۔۔ اس کو پتا تھا اب جب وہ اس کے پاس آئے گی ہمیشہ کے لئے آئیے گی کبھی نا جانے کے
لئے۔۔۔

آج ساحل لوگوں نے آنا تھا اور مہر ابھی سے ہی خود کو تیار کر رہی تھی کہ ساحل کو انور کرے گی یا
اس کے سامنے ہی نہیں جائے گی۔۔۔۔۔
،، مہر کیا جلد پیروں والی بلی کی طرح چل رہی ہو بیٹھو یہاں۔۔۔،، نادی نے اسے پکڑ کے بیڈ پہ
بٹھا دیا۔۔۔
،،، دیکھ لے مہر۔۔۔ ابھی سے یہ رنگ دیکھا رہی ہے بھابیوں والے۔۔۔،،، عالیہ بلش اون لگاتے
ہوئی بولی۔۔۔۔۔ وہ دونوں بھی مہر کے پاس ہی تھی۔۔۔
،،،،، ہا۔۔۔۔۔ کوئی بات نہیں۔۔۔ اور تم اتنا سچ دھج کیوں رہی ہو خیریت۔۔۔،، مہراٹھ کے اس
کے سامنے آکھڑی ہوئی۔۔۔
،، مہر سائی ڈپہ ہو جاؤ لگانے دو مجھے۔۔۔،، وہ مہر کو ایک طرف کر کے پھر سے بلش اون لگانے لگ
گئی۔۔۔

،،شاہ ہاؤس کے بوئی ز آرہے ہیں۔۔۔۔تیار تو ہونا چاہئیے نہ۔۔۔،،عالیہ لپ گلوں لگاتے ہوئی بولی۔۔۔

،،خدا کا خوف کرو عالیہ وہ سب میریڈ ہیں۔ ایک انگلیجڈ ہے۔۔۔،،مہراس کے سر میں تھپڑ رسید کرتے ہوئی بولی۔۔۔

،،اجی۔۔۔ ایک تو سنگل ہے نا۔۔۔ ساحل شاہ،،اس نے مہر کو چھیڑنے والے انداز میں کہا۔۔۔،،عالی۔۔۔ بعض آ جاؤ تم۔۔۔،،مہر نے اس کو کھاجانے والی نظروں سے دیکھا۔۔۔

،،اوکے۔۔۔ اوکے میں مزاق کر رہی تھی۔۔۔ اچھا تم تیار تو ہو جاؤ۔۔۔،،اس نے مہر کا جائی لیا۔۔۔ بال بے ترتیبی سے بکھرے ہوئی تھے۔۔۔ کوئی نام کی جویری نہیں تھی بجھی سی۔۔۔ عالیہ کے دل کو کسی نے مٹھی میں لے لیا وہ اس کا یہ ہولیہ پہلی بار دیکھ رہی تھی نہیں تو مہر کیا جو اپنا ایک بال بھی ادھر سے ادھر ہونے دے۔۔۔۔۔

،،ایسے کیا دیکھ رہی ہو۔۔۔،،عالیہ کو مسلسل دیکھتا پا کر مہر نے کہا۔۔۔

،،کچھ نہیں تم جلدی سے ریڈی ہو جاؤ ہم لوگ جا رہے ہیں باہر۔۔۔ اور تم باہر آؤ تو یہ حولیہ نہ ہو تمہارا سمجھی۔۔۔،،

وہ مہر کو اچھا خاصا سناگئی تھی مہر نے سر ہلایا اور۔۔۔ الماری کی طرف بڑھ گئی۔۔۔ کپڑے تبدیل کر کے باہر آگئی ابھی کوئی نہیں نہ علی لوگ آئیے تھے نہ شاہ ہاؤس سے کوئی آیا تھا۔۔۔ وہ صوفیہ پہ بیٹھ کے باتیں کرنے لگی۔۔۔

شاہ ہاؤس سے سب آئیے تھے۔۔۔۔۔ بس تایا اور تائی کے علاوہ۔۔۔۔۔
،، مہر بات سنو۔۔۔،، مہر اپنے کمرے سے نکل رہی تھی کہ آہیل نے اس کو آواز دی۔۔۔۔۔
،، جی بولو کڑوے کریلے۔۔۔۔۔،، مہر نے ناک سکوڑ کے آہیل کو چڑھیا۔۔۔
،، کھا جاؤ مجھے پھر۔۔۔۔۔،، وہ شرارتی انداز میں بولا۔۔۔
،، مجھے کڑوی چیز پسند نہیں ہے۔۔۔۔۔ پوائی نٹ پہ آؤ روکا کیوں مجھے۔۔۔۔۔،،
،، اور اگر کڑوی چیز پسند ہوتی تو۔۔۔۔۔،، وہ مہر کی آنکھوں میں جھنکتے ہوئی بولا۔۔۔
،، تو بھی کریلہ کبھی نہ کھاتی۔۔۔۔۔،، مہر اس کا ہیر سٹائل خراب کر کے جانے لگی تھی۔۔۔ آہیل نے
اس کا بازو پکڑ کے اپنی طرف کھینچ لیا اور بالوں کو کیچر سے آزاد کر کے تھوڑا پیچھے ہٹ کے جائی زا
لینے لگا۔۔۔ مہر کو کچھ سمجھ نہیں آیا۔۔۔ کہ وہ اس کی اس بے وقوفی پہ کیا کرے۔۔۔
آج کل اس کو آہیل کی حرکتیں عجیب لگ رہی تھی۔۔۔ یا وہ خود بدل گئی تھی۔۔۔
،، کھلے بالوں میں بہت خوبصورت لگتی ہو۔۔۔،، وہ اس کے کان میں بول کے آگے بڑھ گیا۔۔۔ مہر
ہل نہیں سکی۔۔۔۔۔ یہ پہلی دفعہ نہیں تھا کہ آہیل نے اسے تنگ کیا تھا پر اسے اچھا نہیں لگ رہا تھا
۔۔۔

،، مہر آپ یہاں کیوں کھڑی ہیں۔۔۔؟؟ پاس سے گزرتے شعبی نے فکر مندی سے پوچھا
،، کچھ نہیں اندر ہی آ رہی ہوں۔۔۔،، اس نے اپنا ڈوپٹا سیٹ کیا جو اس کے بازوؤں میں گر گیا
تھا۔۔۔۔۔

،، چلیں۔۔۔۔۔،، شعبی نے ہاتھ کے اشارے سے ،، میرے آگے آگے چلو۔ آپ کا کیا بھروسہ یہاں
ہی کھڑی رہو پھر۔۔۔،، شعبی نے ہس کے کہا۔۔۔ مہر اسکا حکم مان کے آگے بڑھ گئی۔۔۔

،، بچیو آپ لوگ کیا کھاؤ گی۔۔۔،، علی اپنے بالوں میں بورش چلاتے ہوئی پوچھ رہا تھا سب باہر کھڑے اس کا اور ساحل کا ویٹ کر رہے تھے

،، کچھ بھی لے آئی یں۔۔۔،، صبا نے کہا۔۔۔ اور علی باہر بڑھ گیا

ساحل مہر کے پاس سے گزرنے لگا تو مہر کا بریک ڈوپٹا ساحل کی شرٹ کے کف میں اٹک گیا ساحل کے بڑھتے قدم رک گے اس نے پیچھے مڑ کے دیکھا مہر اور وہ ایک ساتھ ڈوپٹے کو نکالنے لگے۔۔۔ ساحل کا ہاتھ مہر کے ہاتھ سے ٹچ ہوا مہر نے ہاتھ پیچھے کھینچ کے منہ دوسری طرف کر لیا۔۔۔ مہر نے آنکھیں بند کر کے کھول لی جیسے اس نے سکون کو اپنے اند اتارہ ہو پہلی بار ساحل کے ہاتھ نے اسے تکلیف نہیں دی تھی۔۔۔

،، صبا اسی لیے میں آئی ہوں ساتھ۔۔۔ دیکھو ان دونوں کو۔۔۔ انہ۔۔۔،، ساحل اپنے کف سے مہر کا ڈوپٹا نکال رہا تھا پر نکل نہیں رہا تھا وہ اکتا کے مہر کو دیکھنے لگا۔۔۔ مہر چپ چاہ کھڑی رہی۔۔۔،، میں ہلپ کروں۔۔۔،، ثنا اٹھ کے ان کے پاس آ کے بولی ساحل نے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔ وہ ٹوپٹا پکڑ کے کھینچنے لگی۔۔۔ پر نکل نہ سکا وہ ساحل اور مہر کو دیکھنے لگی۔۔۔

،، یہ لو جب اس کے کف سے الگ ہو جائیے تو مجھے دے دینا۔۔۔،، مہر نے ڈوپٹا اتار کے ثنا کو پکڑا دیا۔۔۔ وہ جیسے جیسے چھوڑوانے کی کوشش کرتی ڈپٹا اور الجھتا جاتا۔۔۔

،، یار کیا کر رہی ہو ادھر لاؤ۔۔۔،، ساحل اس کے ہاتھ سے ڈوپٹا کھینچتا باہر چلا گیا۔۔۔ ثنا نے مہر کو دیکھا مہر نے کندھے اچکائیے

،، ثنا تم بے کار کی کوشش کرتی رہی وہ جدا نہیں ہونا چاہتا تھا۔۔۔،، عالی کی بات ثنا کو سمجھ نہیں آئی کہ وہ ڈوپٹے کی بات کر رہی تھی یا ساحل کی۔۔۔

ساحل نے ڈوپٹا

چھوپانے کی ناکام کوشش کی پر شعبی نے دیکھ لیا۔۔۔

؛، ک۔۔۔ ک۔۔۔ کچھ نہیں۔۔۔، ساحل نے ڈوپٹا چھوپاتے ہوئے کہا۔۔۔

،، دیکھنا یا۔۔۔ ایسا بھی کیا ہے جو چھپا رہے ہو۔۔۔،، سارم اس کے ساتھ بیٹھا تھا شعبی دوسری سائیڈ

یہ تھا ڈرائی ونگ سیٹ آہیل نے سمجھا رکھی تھی اور

نمان، عثمان، علی اسد دوسری گاڑی میں تھے۔۔۔۔

،، ساحل دیکھا دے ایسا بھی کیا ہے۔۔۔،، آہیل گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے بیک مرور سے ساحل

کو دیکھ کے بولا۔۔۔

،، شعبی اس کا ہاتھ پکڑ۔۔۔۔۔ہا۔۔۔۔۔ہا۔۔۔۔۔سارم نے شعبی سے کہا۔۔۔اس نے سارم کا کہنا مانا اور

ساحل کا ایک ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔

”یہ کیا ہے۔۔۔۔ تم کو ڈوپٹے کی کب سے ضرورت پڑھ گئی۔

ساحل۔۔، سارم ڈوپٹا پھیلاتے ہوئی بولا۔۔ ساحل چھنپ کے منہ نیچے کر لیا

،، مہر کا ڈوپٹا تمہارے پاس کیا کر رہا ہے،، آہیل نے اپنی ہنسی دباتے ہوئے پوچھا

،، کف میں اٹکا ہوا ہے۔۔۔۔۔ ہا۔۔۔۔۔ ہا۔۔۔۔۔ ہا۔۔۔۔۔ آج کل کانوجوان دیکھو کف سے ڈوپٹا بھی نہیں نکال سکا

ڈوپٹا ساتھ اٹھا کے لے آیا۔۔۔،، سارم کی بات نے ساحل کو اور شرم سار کر دیا اس نے سر جھکا

لیا۔۔۔۔۔

* * * * *

<http://primenovels.blogspot.com/>

،، پر چاچا لوگوں نے تو ایسی کوئی بات نہیں کی۔۔۔؛؛ اسد لوگ واپس آ چکے تھے کھانا کھا کے ٹی وی لونچ میں بیٹھ گئیے سب اور چاچا چاچی نمان عثمان احمد بھابھیاں روم میں چلے گئیے۔۔۔

،، ابھی ان کو بھی بتانا ہے۔۔۔،،

،، کیا بات ہے اسد بڑا تیز نکلا۔۔۔،، سارم نے اس کو گلے لگاتے ہوئے بولا۔۔۔

،، سارم محبت کے اظہار میں دیر نہیں کرنی چاہئیے ویسے بھی اب یہ بوڑھا ہو رہا ہے۔۔۔ ہا۔۔۔ ہا،،

،، ٹھیک بولا تم نے آج کل یہ بڑا ہو گیا ہے نمان بھائی لوگوں کے ساتھ پھرتا ہے۔۔۔،، شعبی نے کہا۔۔۔

،، ابھی میری اتج ہی کیا ہے بیس سال کا ہوا ہوں اور میری بہن کو میری شادی کی پڑھ گئی۔۔۔،، اسد نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔۔۔

،، مہر بھابھیاں بڑی خطرناک ہوتی ہیں۔۔۔،، صبا نے خوف سے کہا۔

،، میری بھابھی میری بیسٹ فرینڈ ہو گی تو مجھے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔،، مہر کی بات پہ اسد نے مسکرا کے نظر جھکا لی۔

،، کون ہے وہ ہم کو بھی تو دیکھا دو۔۔۔

،، میری بیسٹ فرینڈ نادی۔۔۔،، مہر نے اس کا نام پیار سے لیا وہ اگر ہوتی تو شرما جاتی پر وہ عالی جا چکی تھی۔۔۔ سارم لوگ اسد کو تنگ کرنے لگ گئیے

ساحل نے مبارک بعد دے کے پھر صوفے پہ بیٹھ گیا جہاں وہ بیٹھا ہوا تھا

وہ آج بہت خوبصورت لگ رہا تھا وائیٹ کلر کی شرٹ میں مبلوس بالوں کو سلیکے سے ماتھے پہ گرائی ہوئی بہت ڈی سینٹ لگ رہا تھا مہر کی نظر نہیں ہٹ رہی تھی پر وہ ساحل کے سامنے ایسے شوکر رہی تھی جیسے وہ اس کو دیکھ نہیں رہی۔

پر ساحل کو کیا فرق پڑھتا تھا۔۔۔ کہ وہ دیکھے نہ دیکھے روئی مرے تڑپے۔۔۔
،،خدا کا واسطہ تجھے ساحل مجھے روسوا نہ کرو۔۔۔ بہت محبت کرتی ہوں آپ سے۔۔۔ مرجاؤں گی آپ کے بغیر۔۔۔

مہر دوسری طرف منہ کر کے دل میں اسے واسطے ڈال رہی تھی۔۔۔
،،ہوں کیا ہوا۔۔۔ اب بھی مہر کے دل کی آواز اس تک پہنچ گئی ساحل جو اپنے فون میں مصروف تھا۔۔۔ سب کو دیکھنے لگ گیا۔۔۔ سب باتوں میں مصروف تھے۔۔۔ اس نے مہر کو دیکھا اسی پل مہر نے بھی اس کی طرف دیکھا مہر کے چہرے پہ اداسی تھی آنکھیں محبت کا اظہار کر رہی تھی۔۔۔ ایک پل کو ساحل اسے دیکھتا رہا اور مہر جو سوچ رہی تھی وہ ساحل کو انگور کرے گی سب بھول گئی اور اس میں کھو گئی۔۔۔ مہر کی آنکھیں نم ہو گئی۔۔۔ ساحل نے نظریں جھکالی اور پھر ساحل وہاں نہیں بیٹھ سکا۔۔۔ مہر کی نظروں کی تپش بردشت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔ اٹھ کے گارڈن میں چلا گیا۔۔۔

،،تم خود پہ کنٹرول کیوں نہیں کرتی۔۔۔۔۔ اب وہ پھر تمہاری وجہ سے سردی میں چلا گیا۔۔۔ وہ اپنی بے وقوفی پہ خود کو کوس رہی تھی۔۔۔

،،کہاں جا رہی ہو۔۔۔ بیٹھو یہاں۔۔۔ مہر جانے لگی آہیل نے پکڑ کے اسے بٹھادیا۔۔۔

،، ابھی آتی ہوں آہیل۔۔۔،، وہ اپنا ہاتھ چھوڑوا کے گارڈن کی طرف چلی گئی۔۔۔ آہیل اسے جاتا دیکھتا رہ گیا۔۔۔

ساحل کرسی پہ سر ٹکائیے آنکھیں مندے بیٹھا تھا۔۔۔ وہ پاس پڑھی کرسی پہ بیٹھ گئی۔۔۔ مہر اور ساحل کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ تھا۔۔۔ وہ اسے دیکھنے لگ گئی ساحل نے آنکھیں نہیں کھولی۔۔۔

،، ساحل۔۔۔ پلیز مجھے معاف کر دیں میری غلطی تھی۔۔۔ ایم سوری۔۔۔،، مہر نے آنسوؤں میں ڈوبی آواز میں کہا۔۔۔ ساحل آنکھیں کھول کے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

،، ساحل آپ ایسے کیوں ہو گئیے ہو۔۔۔،، مہر نے آنسو صاف کرتے ہوئی بولی وہ ہر وقت ساحل کے بدلے ہوئیے ہوئیے بی ہیور کے بارے میں سوچتی رہتی تھی پر کچھ سمجھ نہیں آتا تھا۔۔۔

،، تمہیں کہا تھا نا میرے قریب نہ آیا کرو۔۔۔ تمہیں کس زبان میں سمجھاؤں۔۔۔،، ساحل جو اس کو دیکھ رہا تھا اٹھ کے کھڑا ہو گیا

اور مہر پہ چلانے لگا مہر اٹھ کے کھڑی ہو گئی۔۔۔

،، کیوں نہ آؤں۔۔۔ کیوں۔۔۔،، مہر اس کے سامنے کھڑی ہو کے پوچھنے لگی۔۔۔

،، آخر کیا پروبلم ہے۔۔۔ تمہیں مجھ سے۔۔۔،، مہر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئی بولی۔۔۔

،، تم انتہائی گری ہوئی لڑکی ہو۔۔۔ گھین آتی ہے مجھے تم سے۔۔۔،، ساحل اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئی بولا۔۔۔ اور اس کے پاس سے گزر گیا۔

اس کی فاسٹ ڈرائیو سے۔۔ اسد نے اس کی طرف چابی اچھالی آہیل نے کیچ کر لی اور گراج کی طرف بڑھ گیا۔۔

ساحل اپر کھڑا دیکھ رہا تھا۔۔ جب آہیل اور مہر باہر جا رہے تھے۔۔
،، مہر ہوا کیا ہے کچھ بتاؤ گی۔۔،، آہیل اس کی خاموشی سے اکتا کے بولا۔۔
،، گاڑی روکو۔۔،، مہر نے کہا۔۔

،، لیکن یہاں مہر پاگل ہو گیا۔۔ یہاں سنسان علاقہ ہے اس جگہ بہت سے حادثے ہوتے ہیں۔۔،، آہیل اس کو سمجھانے لگا پر وہ زد کرنے لگی گاڑی کے روکنے پہ وہ نکل کر باہر کھڑی ہو گئی۔۔ آہیل گاڑی روڈ سے اتار کے ایک سائیڈ پہ لگادی۔۔ اور اس کو دیکھنے لگا وہ روڈ پہ ہی ٹہل رہی تھی۔۔ آہیل گاڑی سے نکل کے کھڑا ہو گیا۔۔
،، آہیل تم چلیے جاؤ۔۔،، مہر نے انچی آواز میں اس کی طرف منہ کر کے کہا۔۔ کیوں کہ دونوں میں کچھ فاصلہ تھا۔

،، تم پاگل ہو گئی ہو کیا تم کو یہاں اکیلا چھوڑ کے کیسے چلا جاؤں
مہر اس کی طرف منہ کر کے الٹے پاؤں چل رہی تھی۔۔

،، م۔۔۔ م۔۔۔ مہر ہٹ جاؤ بس۔۔،، آہیل نے دور سے تیز رفتار میں آتی بس دیکھی تو ہوش اڑ گے۔۔ مہر کے پاؤں رک گئے وہ بس کو دیکھنے لگ گئی۔۔ پر وہاں سے ہلی نا۔۔ آہیل کو لگا جیسے اس کی سانس رک رہی ہو وہ بھاگ کھڑا ہوا۔۔ مہر نہ ہلی بس کی رفتار بہت تیز تھی۔۔ آہیل نے بڑی مشکل سے اپنے اور مہر کے درمیان فاصلے کو تہہ کیا تھا۔۔ اور اس کا ہاتھ کھینچ کے سڑک سے نیچے اتار دیا۔۔

،، پاگل ہو گئی ہو کیا۔۔۔ اگر بس کے نیچے آ جاتی تو۔۔۔،، آہیل اسے کندھوں سے تھام کے بولا
،، تو۔۔۔ مر جاتی۔۔۔۔۔ جینا بھی کون چاہتا ہے،، مہر نے پھکی سی مسکراہٹ کے ساتھ۔۔۔ کہا آہیل
دنگ رہ گیا اس کی بات سن کے
،، مہر مجھے اپنا بیسٹ فرینڈ مانتی ہو نہ۔۔۔ پلیز بتاؤ ہوا کیا ہے۔۔۔ ساحل اور تمہارے درمیان کیا چل رہا
ہے میں نے نوٹس کیا ہے۔۔۔ کچھ تو ہے۔۔۔،، آہیل اسکا ہاتھ پکڑ کے گاڑی کی طرف لاتا پوچھ رہا۔۔۔
،، میرا ہاتھ چھوڑو آہیل۔۔۔،، مہر نے کہا۔۔۔
،، کیوں چھوڑو۔۔۔ تم پھر بھاگ گئی تو۔۔۔،، آہیل نے اس کا ہاتھ اور مضبوطی سے تھام
لیا۔۔۔ مہر چپ کر گئی۔۔۔
،، اب بتاؤ کیا چل رہا ہے۔۔۔،، آہیل نے پھر پوچھا۔۔۔
،، کچھ نہیں تمہاری غلط فہمی ہے۔۔۔،، مہر نے دوسری طرف دیکھتے ہوئے بے کہا۔۔۔
،، خدا کرے میری غلط فہمی ہو اگر ایسا کچھ ہوا تو پتا نہیں کتنے گھر تباہ ہوں گے۔۔۔،، وہ مہر کا ہاتھ
چھوڑ کے گاڑی کی طرف بڑھ گاڑی سٹارٹ کرنے لگا۔۔۔ مہر اس کے اس ایک جھمکے کا مطلب سمجھنے
کی کوشش کرتی رہی پر سمجھ نہیں آیا۔۔۔ پھر گاڑی میں جا کے بیٹھ گئی۔۔۔

-10

اسد اور نادیا کی منگنی ہو گئی۔۔۔۔۔ اسد کی سٹیڈی کمپلیٹ ہونے کو تھی۔۔۔ اب وہ احمد صاحب
کے ساتھ آفس جاتا تھا احمد صاحب اس کو کام سکھا رہے تھے شعبی بھی نمان لوگوں کے ساتھ آفس

کے کاموں میں مصروف ہو گیا۔۔۔۔ اور ساحل اسے تو شروع سے ہی فیملی بزنس میں انٹرسٹ نہیں تھا۔۔۔

اور مہر وہ بھی ساحل کو بھولی تو نہیں پر اپنی زندگی میں مصروف ہو گئی اس کے امتحان نزدیک تھے عالیہ نے اس کی کو سمجھایا تو اس نے عالیہ کی بات مان لی۔۔۔۔۔

آج کل عالی اور نادی اس کو اکیلا نہیں چھوڑتی تھی کیوں کہ اگر وہ اکیلی رہتی تو پڑھتی نہیں تھی کافی بار مہر اور ساحل کا آنا سامنا ہوا پر اس حد سے کے بعد مہر نے اسے مخاطب کرنا چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔۔

آہیل کے دل میں مہر کے لیے محبت بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔ زندگی بہت مصروف جا رہی تھی۔۔۔۔۔ سب اپنی اپنی زندگی میں گھن ہو گئی تھے پر ایک بندہ جو ابھی بھی مہر کی محبت میں تڑپتا تھا۔۔۔۔۔ شادی اس کی قسمت میں ہی تڑپنا تھا۔۔۔۔۔ آج بھی وہ ہر رات مہر کی یاد کو جلا بیٹھتا۔۔۔۔۔ تھا جب آنسو اس دی گئی کو بھو جادیتے۔۔۔۔۔ تو سو جاتا

سب اگزامز سے فری ہوئی تھیں کہ شعبی سارہ کی اور صبا کی شادی فیکس ہو گئی پندرہ دن رہ گئی تھے ان کی شادی میں شاہ ہاؤس میں تیاریاں شروع ہو گئی آئیے دن چاچی تائی ی لوگ بازار کے چکر لگاتی تھی۔۔۔ عورتوں کو شوپنگ کروانے کا کام ساحل کے زمے تھا۔۔۔۔۔ آج بھی صبا لوگ بازار جا رہی تھی۔۔۔

،، جلدی کر لو یا رکھ کر رہی ہو تم لوگ۔۔،، صبا لوگ تیار ہو رہی تھی کہ ساحل روم میں آ کے
بول۔۔۔۔۔

،، بس آرہی ہیں تم گاڑی نکالو۔۔،، ثنا نے اپنا پرس اٹھاتے ہوئے کہا
،، دو منٹ میں ریڈی نہ ہوئی تو چھوڑ جاؤں گا پھر جاتے رہنا اکیلی۔۔۔ وہ ریٹ وینج دیکھتے ہوئے
بول۔۔ وہ لوگ جلدی جلدی تیاری مکمل کر کے۔۔ گاڑی میں بیٹھ گئی جا کے
،، دو منٹ اور لیٹ ہوتی تو میں اکیلا چلا جاتا عائندہ لٹ نہ ہونا۔۔،، ساحل نے ان کو لاسٹ وارنگ
دی۔۔۔۔۔

،، یہ کہاں لے جا رہے ہو گاڑی۔۔۔۔۔،، صبا نے گاڑی بازار کی بجائیے کہیں اور جاتے دیکھ
بولی۔۔۔۔۔

،، چاچی تم لوگوں کے ساتھ جائیے گی ان کو گھر سے لینا ہے،، ساحل گاڑی مڑتے ہوئے
بول۔۔ گاڑی ان کے گھر کے سامنے روک گئی۔۔ ساحل اتر کے گیا۔۔ دروازہ کھٹکھٹایا مہر نے
دروازہ کھولا۔۔۔ وہ پہلے تو روک گئی پھر سائیڈ پہ ہو گئی۔۔۔

،، چاچی چلیں۔۔۔ ریڈی ہیں کیا۔۔،، ساحل نے پوچھا۔۔۔

،، جی بیٹا۔۔۔،، سمرین نے ساحل کا ماتھا چوما۔۔۔

،، مہر ریڈی ہو؟۔۔،، سمرین نے مہر سے پوچھا۔۔۔

،، موم آپ جاؤ میں آہیل کو کال کر رہی ہوں وہ آجاتا ہے ہم اکٹھے آجائیں ہیں۔۔،، اس نے ساحل
پہ ایک نظر ڈال کے سیل کان سے لگا لیا۔۔

،، ایسے ہی پریشان مت کرو اسے ساحل آگیا ہے ہمارے ساتھ ہی چلو۔۔،،

،، ہیلو آہیل۔۔۔۔ کہاں ہو،، وہ سمرین کی بات سنے بغیر آہیل کو کال کرنے لگی۔۔۔
،، اوکے مارکیٹ جانا ہے آجاؤ۔۔،، وہ اس کی بات سن کے بولی۔۔۔۔
،، ابھی آؤ جلدی۔۔۔۔،، اس نے پتا نہیں کیا کہا تھا مہر نے اسے ورنگ دی۔۔۔۔ ویسا ہی ہوا پانچ مینٹ
بعد آہیل اس کے سامنے تھا۔۔۔
،، غلام حاضر ہے۔۔۔،
وہ ساحل کو گلے مل کے اس کے پاس آیا۔۔۔۔
،، موم اب آپ جائیں ہم آ جاتے ہیں۔۔۔۔،، وہ ساحل پہ ایک نظر ڈالتے ہوئے
بولی۔۔۔۔ ساحل اس کی طرف متوجہ نہیں تھا
،، ٹھیک ہے بیٹا۔۔۔،، ساحل سن گلاسز لگاتے ہوئے باہر بڑھ گیا۔۔
،، کیا بات ہے میڈم۔۔۔ سب کو بھیج دیا۔۔۔ خیریت۔۔۔،، آہیل مہر کو آئی نے میں دیکھتے ہوئے
شرارتی انداز میں بولا۔۔۔ دونوں کے سارا پیے آئی نے میں نظر آ رہے تھے۔۔۔
،، آہیل اگر ریڈی ہونا ہے تو اسد کے کمرے میں جا کے ہو جاؤ۔۔،، مہر اس کی بات کو انکور کرتے
ہوئے بولی۔۔۔
،، میں ریڈی ہوں۔۔۔۔،، آہیل بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے بولا۔۔۔
،، اوکے تو چلیں۔۔۔۔،، آہیل نے اس پہ گہری نظر ڈالی۔۔۔ برؤن کلر کی شرٹ اور بیلو کلر کی
پینٹ میں وہ بہت پیاری لگ رہی تھی آہیل نظر نہ ہٹا سکا۔۔
،، ایسے کیا گھور رہے ہو۔۔۔،، مہر اس کے سامنے آ کے کھڑی ہو گئی۔۔۔

،، یہ ہی کہ خدا نے کیتنا سوچ کے بنایا ہے تم کو میرے صنم۔۔۔،، آہیل اس کی آنکھوں میں دیکھ کے گنگنایا۔۔۔

،، غالب کے بچے۔۔۔۔۔ چلو دیر ہو رہی ہے۔۔۔،، مہر اس کے معنی کو انگور کر کے بولی۔۔۔۔۔ پھر وہ دونوں گاڑی میں بیٹھ گے۔۔۔۔۔

،، مہر۔۔۔،، آہیل گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے اسے دیکھنے لگا جی۔۔، اس نے جواب دیا۔۔۔

،، تم ساحل کے ساتھ کیوں نہیں گئی۔۔۔،، آہیل روڈ پہ نظریں جمائی پوچھ رہا تھا مہر اس کو دیکھنے لگی۔۔۔

،، بتاؤ کیوں نہیں گئی۔۔۔ مجھے کیوں بولا لیا۔۔۔،، آہیل سنجیدگی سے ڈرائیو کرتے ہوئے سوال کر رہا تھا۔۔۔

،، یوں ہی۔۔۔،، مہر نے مختصر سا جواب دیا۔۔۔۔۔

،، جہاں تک مجھے یاد ہے بچپن سے تم اور ساحل بیسٹ فرینڈ تھے۔۔۔۔۔ تو ان دو سالوں میں ایسا کیا۔۔۔،، آہیل کچھ اور بھی بولتا پر مہر اس کی بات کاٹتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

،، بہت کچھ بدل جاتا ہے بچپن اور جوانی میں بہت فرق ہے۔۔۔،، وہ باہر دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔ پر اتنی بھی کیا تبدیلی تم دونوں بات ہی نہیں کرتے...؟

،، مجھے اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔،، مہر بگڑ گئی اور ہاتھ سے روک دیا۔۔۔۔۔

آہیل ایک گہری نگاہ اس پہ ڈال کے رہ گیا۔۔۔۔۔ جب انسان کے دل و دماغ میں سوال گردش کرتے ہیں تو سکون تب تک نہیں ملتا جب تک ان سوالوں کے جواب نہ مل جائیں۔۔۔۔۔ اور مہر آہیل کی

یہ ہی حالت تھی۔۔۔ مہر کو ساحل کا بدلتا رویہ تکلف دیتا تھا۔۔۔ وہ اس کی وجہ جاننا چاہتی تھی۔۔۔ اور آہیل کو حیرانی تھی اتنے اچھے دوست۔۔۔ ایک دوسرے کے ساتھ ایسا بی ہیور کیوں کرتے ہیں۔۔۔۔۔ دونوں کے سوال ہی تھے جواب نہیں تھے۔۔۔۔۔

شوہنگ کے بعد مہر لوگ بھی شاہ ہاؤس چلے گئی۔۔۔۔۔
،، میں روم میں جا رہی ہوں تھک گئی ہوں۔،، وہ صوفے سے اٹھ کے اپر چلی گئی بہت دن بعد وہ شاہ ہاؤس آئی تھی۔۔۔۔۔
وہ اسی کمرے میں چلی گئی جہاں پہلے روکی تھی۔۔۔۔۔ کمرے میں جاتے ہی بہت سی یادیں تازہ ہو گئی۔۔۔۔۔

،، ساحل میرا کمرہ کون سا ہے۔۔۔۔۔،،
،، میرے کمرے کے سامنے جو ہے ہم ایک دوسرے کے سامنے رہیں گے تم کو کچھ بھی چاہی ہو تو آواز دینا میں آجایا کروں گا۔۔۔،، اسے یاد آیا جب وہ پہلی بار اپنے دادا کی وفات ہوئی تھی تب ساحل اس کا فرینڈ بن گیا تھا اور وہ کمرہ ساحل نے اس کے لیئے سیٹ کرویا تھا۔۔۔۔۔
،، ساحل مجھے اکیلے ڈر لگتا ہے اکیلے کبھی نہیں سوتی۔۔۔،، وہ کہہ رہی تھی۔۔۔۔۔
،، سب اپنے کاموں میں بیزی ہیں چاچی بھی چاچا اور باقی سب تم کو اکیلے سونا پڑھے گا۔۔۔ میں بھی تو سوتا ہوں نہ مجھے تو ڈر نہیں لگتا۔۔۔،، اس کے نزدیک وہ دونوں بچے کھڑے باتیں کر رہے تھے۔۔۔ مہر ان کو کھڑے دیکھ رہی تھی

،، ساحل۔۔۔ مجھے واقعی ہی ڈر لگتا ہے تم مت جاؤ نہ۔۔۔،، بچی نے ساحل کا ہاتھ پکڑا تھا۔۔۔

،، میں تمہارے سامنے والے کمرے میں ہوں تمہارے ساتھ ہی ہوں۔۔۔ ڈرنا بری بات ہوتی ہے۔۔، ساحل نے اس کو پیار سے سمجھایا۔۔ مہر جو ان بچوں کو دیکھ رہی تھی اگے بڑھی۔۔ تو وہ دونوں غائب ہو گئے۔۔

،، ساحل تم تو کہتے تھے تم میرے ساتھ ہو پھر کیوں تم نے ہی مجھے تنہا کر دیا۔۔۔۔،، مہر آہستہ آہستہ چلتی کھڑکی کے پاس آرکی اور پردا ہٹا دیا۔۔۔۔ ساحل کے کمرے کی کھڑکی نظر آرہی تھی ،، دیکھو اگر تم کو ڈر لگے تو میری کھڑکی کھولی ہے میں سامنے والے بیڈ پہ سو جاؤں گا پھر تو نہیں ڈر لگے گا۔۔۔۔،، وہ چھوٹا سا بچا اسے ایسے بولا تھا جیسے وہ بہت بڑا ہو۔۔۔ مہر نیچے بیٹھ گی اس بچے کو چھونے لگی پر پھر وہ غائب ہو گیا۔۔۔

،، کاش ساحل بچپن لوٹ آئیے اور میں جی بھر کے ان پلوں کو جی لوں جب تم میرے ساتھ تھے۔۔۔،، اس کے آنسو پھر بہے نکلے۔۔۔

،، پر کچھ تو ہے جو تم۔۔۔ مجھ سے نفرت کرتے ہو پر کیا۔۔۔،، وہ اٹھ کے آنسو صاف کرتے ہوئی خود سے بولی۔۔۔ وہ یاد کرنے لگی سارے وہ لمحے یاد کرنے لگی پر کچھ ایسا یاد نہ آیا جس وجہ سے ساحل کو اس سے اتنی نفرت ہو گئی اور وہ اس قدر بدل گیا۔۔۔ اسے یاد آرہا تھا کہ کبھی ساحل نے اس کے ساتھ انچی آواز میں بات نہیں کی تھی۔۔۔ پھر اچانک سے وہ دو سالوں میں بدل گیا۔۔۔

،، کچھ تو ہے جو مجھے پتا نہیں یا پتا ہو پر یاد نہیں۔۔۔،، وہ سوچتے ہوئی بولی۔۔۔ وہ اب ساحل سے بات نہیں کرتی تھی اس سے سو کیا ہزار میل دور رہتی تھی۔۔۔ تاکہ اس کو تکلیف نہ ہو۔۔۔

،، ساحل مجھے ابھی بھی یقین نہیں ہوتا کہ تم۔۔۔۔۔،، وہ سوچتے سوچتے روک گئی۔۔
،، پر مہر بندے کا بدلنے میں کون سا ٹائی م لگتا ہے۔۔،، اس نے خود کو ڈنٹا۔۔۔ اور واش میں چلی
گئی۔۔۔ باہر آئی ی ہاتھوں کو لوشن لگانے لگی۔۔۔ تو اس رات جو شخص رات کو آیا تھا وہ واقع یاد
آگیا تو اس کا ہاتھ رک گیا۔ اس کے دماغ میں دھندھلا واقع یاد آنے لگا
،، مہر کیا تم نے اپنے دماغ کو بنا لیا ہے۔۔۔ سٹوپ اٹ۔۔،، اس نے خود کو ٹوکا اور کھڑکی میں جا کے
کھڑی ہو گئی۔۔۔ ساحل کے لیئے اس کے دل میں محبت کم نہیں ہوئی۔۔۔
وہ اسی طرح اسے محبت کرتی تھی۔۔۔ پر شائی د بڑھ گئی تھی۔۔۔ وہ اسے مخاطب نہیں کرتی تھی
پر دل میں جو محبت کی چنگاری جل گئی تھی وہ اب آگ میں بدل گئی تھی۔۔

شعبی لوگوں کی شادی کو تین دن رہ گئی تھے۔۔۔ وہ جا کے مہر لوگوں کو لے آیا تھا۔۔۔ آہیل اور
زیدہ بھی آگئی تھی علی اور آہیل کا والد گھر پہ ہی تھی ان کی میٹنگز وغیرہ تھی ان دنوں میں
۔۔۔۔۔

،، مہر تم میرے والے کمرے میں چلی جاؤ میں نے اس میں اپنا سامان رکھوا دیا ہے،، مہر شدید صدمے
میں کچھ نہ بول سکی ثنا کی بات سن کے دنگ رہ گئی۔۔۔
،، ثنا پر بچپن سے یہ میرا روم ہے۔۔۔۔۔ میں یہاں سے نہیں جاؤں گی۔۔۔،، مہر درد میں ڈوبی ہوئی
آواز میں بولی

، مہر کوئی بات نہیں تم نے کون سا زیادہ دن یہاں رہنا ہے جب آیا کرو گی مجھ سے مانگ لیا کرنا میں دے دیا کروں گی۔۔۔،، ثنا بیڈ پہ بیٹھتے ہوئے ایسے بولی جیسے وہ خیرات میں کمرہ دے رہی ہو۔۔۔

،، مہر کیا ہوا۔۔۔،، صبا کمرے میں آئی تھی۔۔۔

،، کچھ نہیں۔۔۔،، مہر بہت سارے آنسو اپنے اندر اتارتے ہوئے باہر چلی گئی۔۔۔

،، ساحل کی ہر پسند نہ پسند پہ صرف میرا حق ہے۔۔۔،، انہ،، ثنا منہ سکڑتے ہوئے بولی۔۔۔

،، اس طرح نہ کیا کرو ثنا اس کے ساتھ۔۔۔،، سارہ نے دکھ سے کہا۔۔۔

سارہ کو واقع ہی دکھ ہوا تھا آخر خون تو خون ہوتا ہے۔۔۔۔۔

،، تم کو اس کی بہت فکر ہو رہی ہے اگر کل کو تمہارے شعبی کو اس نے پھنسا لیا تو۔۔۔،، ثنا بول

کے باہر چلی گئی۔۔۔ اور سارہ وہ وہاں کھڑی رہ گئی۔۔۔۔۔

،، ثنا کو آج کل کیا ہو گیا ہے۔۔۔،،؟؟

،، پاگل ہو گئی ہے۔۔۔،، ثنا نے حیرانگی سے پوچھا صبا بھی گم سم کھڑی تھی۔۔۔۔۔

ثنا ساحل کے پیار میں گر چکی تھی۔۔۔ کسی کا لحاظ نہیں کرتی تھی۔۔۔۔۔

مہر دوسرے کمرے میں جا کر بیڈ پہ ڈھے گئی۔۔۔

،، ساحل جس چیز پہ میرا حق ہو وہ مجھ سے اور کوئی کیوں لے۔۔۔،، وہ رونے لگ گئی۔۔۔۔۔

،، ہاں مانا کہ تم نے مجھے کوئی اختیار نہیں دیا۔۔۔ پر وہ کمرہ تو بچپن میں دے دیا تھا نہ۔۔۔۔۔ تو میں

نے کیسے دے دیا کسی اور کو۔۔۔،، وہ دونوں ہاتھ سے بالوں کو جکڑتے بولی۔۔۔

،،کاش میں یہاں نہ آتی۔۔۔ مجھے سکون نہیں ملتا اس حویلی میں۔۔۔ ہر جگہ تم نظر آتے ہو۔۔۔۔۔ پر
میرا وہم ہے کہ تم ہر جگہ ہو۔۔ تم کہہ ئی یں نہیں ہو۔۔۔۔۔،، مہر آنسو صاف کر کے بیٹھ
گئی۔۔۔۔۔ لمبے لمبے سانس لیئے اور خود کو ریکس کر کے باہر چلی گئی۔۔۔۔۔
،، مہری۔۔۔۔۔ ادھر آؤ۔۔،، آہیل اس کے کمرے میں ہی آرہا تھا اسے باہر آتے دیکھ بولا۔۔۔۔۔
،، کہاں لے جا رہے ہو مجھے۔۔۔۔۔،، وہ مہر کا ہاتھ پکڑ کے پچھلی سیڑیاں اترنے لگا مہر رک گئی۔۔۔۔۔
،، ڈر کیوں رہی ہو یقین نہیں ہے کیا مجھ پہ۔۔۔۔۔،، آہیل نے رک کے اسے گہری نظروں سے
دیکھا۔۔۔۔۔

،، آہیل تمہاری وائی ف کی بریک خراب ہو گئی ی۔ہا۔ہا۔ہا۔۔۔،، اسد کی بات پہ سب ہس پڑھے

،، چابی دے شعبی۔۔۔،، آہیل نے ہاتھ اپر کیا۔۔۔ شعبی نے پینٹ کی جیب سے چابی نکال کے آہیل کی طرف اچھالی۔۔۔

،، اللہ پوچھے تجھے اسد۔۔۔،، آہیل چابی پکڑتے ہوئے بولا

،، ہا۔۔۔۔۔ہا۔ہا۔ہا۔۔۔۔۔مہر بات سن پیسے ہیں تمہارے پاس۔۔۔،، اسد نے پوچھا

،، نہیں تم دے دو۔۔۔ ہم تو بھوکے ہیں۔۔۔ تمہارے پیسے پہ پل رہے ہیں چلو مہر۔۔۔،، آہیل کو غصہ آگیا

،، دھیان سے جانا ہماری گاڑی نہ ٹھوک دینا،

شعبی نے اس کی ٹانگ اور کھینچی۔۔۔

،، نہیں تم۔۔۔ رہنے دو میں۔۔۔ پیدل چلا جاؤں گا۔۔۔ رکھ لو اپنی چابی۔۔۔،، آہیل نے تپ کے کہا۔۔

،، آہیل ٹھیک ہے چابی واپس کر دو۔۔۔،، ساحل نے اور اسد نے ایک دوسرے کے ہاتھ پہ ہاتھ مارا

اور ہسنے لگ گے ان تینوں کو آہیل کو تنگ کر کے بہت مزا آ رہا تھا اور آہیل غصے سے تپ گیا۔۔

،، آہیل آیار چلیں۔۔۔ چھوڑ ان کو۔۔۔،، مہر اپنی ہسی دبا کے بولی۔۔۔

،، تم بھی مزاق اڑا لو میرا۔۔۔۔۔،، آہیل اس کی طرف منہ کر کے بولا

،، نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ میں کیوں اڑانا مزاق۔۔۔ہا۔ہا۔ہا۔۔۔،، مہر نے جو ہسی روک کے رکھی تھی وہ

چھوٹ گئی۔۔۔ آہیل چابی شعبی کے ہاتھ میں دے کے اندر چلا گیا۔۔۔

،، آگیا نہ غصہ اسے۔۔۔۔۔ ہا۔۔۔۔۔ ہا۔۔۔۔۔ آہیل۔۔۔۔۔ رک یار،، مہر نے اسے جاتا دیکھ بولی۔۔۔ اور اس کے پیچھے چلی گئی

،، منہ کیوں پھیلائیے بیٹھے ہو کڑوے کر لیے۔۔۔۔۔،، مہر اس کے پاس آ کے بیٹھ گئی

آہیل نے منہ دوسری طرف کر لیا۔۔

،، آہیل اب بس کرو نہ غصہ تھک دو۔۔،، مہر اٹھ کے اس کے سامنے آ گئی

،، انہوں۔۔۔،، آہیل کھڑا ہو گیا اور نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔۔

،، چلو نہ مانو مجھے کیا۔۔۔۔۔؛

،، رو کو چلو چلتے ہیں۔۔۔۔۔؛،، مہر کو پتا تھا کہ اس کی ناراضگی آہیل برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔

پھر وہ باہر چلے گئی۔۔۔۔۔

-11

آج مہندی تھی شعبی لوگوں کی۔۔ مہر کمرے میں کھڑی تیار ہو رہی تھی۔۔۔

،، انفنف قیامت برپا ہو گی آج تو۔۔۔۔۔ لڑکوں کی لاشیں گریں گی۔۔۔ کتنی بیوٹی فل لگ رہی ہو

مہر۔۔۔،، مہر ماتھے پہ بندیا لگا رہی تھی جب اس کی ایک کزن اندر آتے ہی چلائی۔۔۔

،، بس کرو زبی چھوٹی تعریف نہ کرو۔۔۔۔۔،، مہر نے بندیا ہٹاتے ہوئی بولی

،، نہیں یار واقع ہی بہت جو بصورت لگ رہی ہو۔۔۔۔۔،، وہ اس کو دیکھتے ہوئی بولی۔۔۔ مہر مسکرا کے

پھر سے بندیا لگانے لگی

،، چلو لڑکیو۔۔۔ کتنا آٹا لگاؤ گی۔۔۔۔۔؛

آہیل نے سب کو دیکھ کے کہا۔۔۔

،، یار ہماری مہر کہاں ہے۔۔۔،، آہیل کی نوٹنگی سٹارٹ کر دی۔۔۔

،، ادھر۔۔۔،، مہر نے اس کے کندھے پہ تھپک رسید کرتے ہوئے کہا۔۔۔

،، اوہ۔۔۔۔۔ چڑیل۔۔۔۔۔،، آہیل کہ کے بھاگ گیا۔۔۔

،، رک کڑوے کر لیے بتاتی ہوں تجھے۔۔۔،، مہر اپنا لہنگا سمبھالتے ہوئے اس کے پیچھے بھاگی۔۔۔

،، ہا۔۔۔ ہا۔۔۔ ہا۔۔۔ مہر بے وجہ کیوں بھاگ رہی ہو میں ہاتھ نہیں آؤں گا۔۔۔،، آہیل پیچھلی سیڑیاں

اترتے ہوئے بولا۔۔۔

،، ایک بار پکڑ لیا تو چھوڑوں گی نہیں۔۔۔،، مہر نے بھاگتے ہوئے وارنگ دی۔۔۔ پر اس وقت

لائٹ چلی گئی اور اس کا پاؤں لڑکھڑا گیا اور کسی نے اسے پکڑ لیا۔۔۔ پر کس نے یہ وہ نہیں جان

پائی۔۔۔

،، آہیل یہ تم ہو آہیل۔۔۔،، اس نے پکارا پر کوئی جواب نہیں ملا۔۔۔ اس شخص نے مہر کو اپنی

باہوں میں اٹھا لیا۔۔۔

،، کون ہو تم چھوڑو مجھے۔۔۔،، مہر نے کہا پر وہ شخص نہ بولا نہ ہی مہر کو چھوڑا سیڑیاں چڑھتا

رہا۔۔۔ اسے اس کے کمرے کے سامنے چھوڑ دیا

،، رکو کون ہو تم۔۔۔،، مہر اسے اندھرے میں ڈھونڈنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی پر نہ وہ نظر

آ رہا تھا نہ ہی وہ مل رہا تھا مہر اس کے پیروں کی چھاپ کے پیچھے بھاگی۔۔۔ پر اچانک وہ پیروں کی

آواز غائب ہو گئی۔۔۔۔۔ لائٹ بھی آگئی تھی۔۔۔

،، لائیٹ کو کیا ہوا تھا۔۔۔،، پاس سے نمان اور ساتھ ایک اور لڑکا گزر رہا تھا ان سے پوچھنے لگی
مہر۔۔۔

،، مین سوچ پر اٹھا دیا تھا کیسی نے۔۔۔،، نمان نے شاہانے اچکائی۔۔۔ وہ سر ہلا کے چلی گئی۔۔۔
،، وہ ابھی بھی ان ہاتھوں کا لہمس محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔
پر تھوڑی دیر بعد وہ بھول گئی
کچھ سوچ کے وہ آہیل کو ڈھونڈنے لگی۔۔۔

،، آہیل کو کہہ ئی دیکھا ہے۔۔۔،، کوئی ی کزن پاس سے گزر رہا تھا اس نے اسے روک کے پوچھا
پہلے اس نے مہر کو سر تا پاؤں تک دیکھا پھر نفی میں سر ہلا دیا۔۔۔
،، دیکھا تم نے سارہ۔۔۔،،

،، اب کیا ہو گیا۔۔۔،، ثنا کے کہنے پہ سارہ نے کہا

،، ہر کوئی ی اسے دیکھتا ہے۔۔۔ ہمیں تو کوئی ی دیکھتا ہی نہیں یار۔۔۔،، ثنا نے منہ بسور کے کہا۔۔۔
،، دیکھ لو کتنی آنکھیں اس پہ ٹکی ہوئی ی ہیں۔۔۔،، ثنا نے چاروں طرف دیکھ کے بولا۔۔۔
،، مہر کتنی پیاری لگ رہی ہے واقع ماشاء اللہ۔۔۔،، دو عورتوں نے مہر کی نظر اتاری۔۔۔ اس پہ ثنا اور
بھی جل گئی۔

،، یار سب اس مہر نے مٹی میں ملا دیا۔۔۔ اتنے پیسے لگائیے تیار ہوئی ی وہ بھی شہر کے مشہور پولر
سے اور یہ۔۔۔ خود تیار ہو کے اتنی تعریفیں بٹور رہی ہے۔۔۔،، ثنا کو مہر پہ غصہ آ رہا تھا۔۔۔
مہر اپنی کزنز کے ساتھ کھڑی ہس کے باتیں کر رہی تھی۔۔۔ جب سامنے سے ساحل آتے ہوئے
دیکھا۔۔۔

،، انفف میرا چاند نکل آیا۔۔۔۔،، وہ ساحل کو دیکھتے ہوئے سوچ کر مسکرا دی۔۔۔
،، ایکسیوز می۔۔۔،، اس کی نظریں ابھی ابھی ساحل پہ تھی اور ہونٹوں پہ مسکراہٹ مہر اس کی طرف
آہستہ آہستہ قدم اٹھا رہی تھی ساحل پہلی بار قنفیوز ہو گیا تھا۔۔۔ مہر اس کے پاس سے گزر گئی

اور مڑ کے دیکھا ساحل نے بھی اسے دیکھا مہر نے اسے آنکھ مار دی وہ چھپ کر منہ دوسری طرف
کر گیا۔۔

،، پاگل ہو گئی ہے کیا یہ۔۔۔۔،،

،، کس کو پاگل کر دیا تم نے اب شہزادے۔۔۔،، اسفند اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کے ہس کے
بولا۔۔۔

،، کسی کو نہیں۔۔۔ چلو شعبی کے پاس چلتے ہیں وہ ابھی تیار نہیں ہوا۔۔۔،،

،، ہائیے کیا کروں ساحل اس دل کا۔۔۔۔۔ تجھے دیکھ کے دھڑکن تیز ہو ہو جاتی ہے،، وہ دیوار کے
ساتھ لگ کے دل پہ ہاتھ رکھ کے آنکھیں بند کی ئیے کھڑی خود سے بول رہی تھی۔۔۔

،، یہ مسکرا نا یہ شرمانا۔۔۔۔۔ جان لو گی کیا میری۔۔۔،، وہ اپنے نزدیک آہیل کی آواز سن کے ڈر گئی
اور آنکھیں کھول دی۔۔۔۔۔ آہیل اس کے بہت نزدیک کھڑا تھا مہر کی سانس رک گئی

،، آ۔۔۔ آ۔۔۔ آہیل پیچھے ہٹو۔۔۔،، مہر کی زبان لڑکھڑا گئی۔۔۔ وہ جانے لگی پر آہیل نے اس
کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔

،، کہاں جا رہی ہو۔۔۔ تمہارے بنا ایک پل بھی دل نہیں لگتا۔۔۔،، وہ مہر کا ہاتھ پکڑ کے بولا مہر کے
چہرے پہ ڈر کی لہر اٹھ آئی۔۔۔

،،ہا۔۔ہا۔۔ہا۔۔مراق کر رہا ہوں۔۔۔یار سیریس کیوں ہو گئی۔۔،، آہیل اس کی کیفیت کو بھانپ گیا اور ہاتھ چھوڑ کے دوسری طرف منہ کر لیا۔۔۔وہ اپنے احساسات بیان کر کے بھی پچھتا تا تھا۔۔۔،، یہ بتاؤ تمہارے پاس پسل ہے۔۔۔۔،، مہر ڈوپٹا ایک طرف کرتے ہوئی بولی۔۔۔،، ک۔۔ک۔۔ک۔۔کیا۔ تم مجھے مارنا چاہتی ہو نہیں مہر تم ایسا کیسے کر سکتی اپنے اتنے ہنڈسم کزن کو مار دو گی۔۔۔اوہ نو۔۔،، آہیل نے رونے کی ایکٹنگ کی،، ڈرامے باز تم کو نہیں مارنا۔۔۔،، مہر نے آہیل کے سر میں تھپڑ رسید کیا۔۔۔،، تو کس کا قتل کرنا ہے۔۔۔،، آہیل نے بھنوںے اچکا کے پوچھا۔۔۔،، آہیل مراق نہیں کر رہی میں۔۔۔،، مہر نے اسے انگلی دیکھا کے کہا۔۔۔،، اوکے۔۔۔۔علی بھائی کی گاڑی میں ہو گی۔۔۔چلو،،،، تم جاؤ میں ویٹ کرتی ہوں۔۔۔۔یہاں ہی،، آہیل چلا گیا واپسی پہ اس کے ہاتھ میں پسل تھا۔۔۔،، اس میں گولیناں ہیں۔۔۔،، مہر پسل کو الٹ پلٹ کر کے دیکھنے لگی۔۔،، نہیں میں پاگل نہیں ہوا ابھی جو گولیوں سے بھرا پسل تمہارے ہاتھ میں دے دیتا۔۔۔،،،، مجھے گولیاں چاہئیے بھی نہیں تھی۔۔۔۔،،،، کس کی خیر نہیں آج شیرنی۔۔۔،،، بتاؤں گی۔۔۔،، وہ کہتی چلی گئی۔،، مہر آج کسی اور ہی ترنگ میں تھی اس کی مسکراہٹ بہت قتیلانہ تھی اور وہ ساحل کو دیکھتے ہی مسکرا دیتی۔۔۔۔اور وہ کنفیوز ہو کے گزر جاتا۔۔۔

،، ساحل شاہ اب بس بہت ہو گیا رونا دھونا اب تمہاری نفرت دور کرنی۔۔ اور اب مجھے جو بھی کرنا پڑھا کروں گی۔۔ وہ سیڑیوں سے اترتی اسے دیکھ کے مسکرا رہی تھی۔۔ وہ بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔
،، روکو۔۔ اس نے پاس سے گزرتے ہوئے بچے کو روکا۔۔
،، وہ تمہارا بھائی ہے نا،،

اس نے ساحل کی طرف ہاتھ کا اشارہ کیا۔۔ اسے بولو اپر بھائی نمان اپنے کمرے میں بلا رہا ہے جلدی آئی۔۔ جاؤ شاباش،، وہ بچے کو بول کے اپر چلی گئی۔۔
اس نے جا کے ساحل کو بولا ساحل بچے کے گال کو تھپتھپایا کے اور اسفند لوگوں کو ایکسیوز کر کے اپر چلا گیا۔۔

وہ نمان کے کمرے میں پہنچ گیا۔۔ کمرے میں اندھیرا تھا۔۔
،، لگتا ہے بھائی یہاں نہیں ہے۔۔ وہ بول کے جانے لگا تھا مہر جو اندھیرے میں چھپی کھڑی تھی اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔

،، کہاں جا رہے ہو شاہو۔۔ مہر نے لائیٹ جلا دی اور مسکراتی اس کے سامنے آگئی۔۔ ہر بار وہ ساحل کے پاس آ کے روتی تھی پہلی بار وہ ہنس رہی تھی ساحل نے اس کی مسکراہٹ دیکھی۔۔ اس کے ہونٹوں کے ساتھ ساتھ آنکھیں بھی مسکرا رہی تھی۔۔ وہ بچپن میں اس کو شاہو بولتی تھی اور آج وہ ساحل کی بجائے شاہو ہی بول رہی تھی۔۔

،، آج میں آپ سے کچھ نہیں پوچھوں گی کوئی سوال نہیں بس آج میں کچھ کہنا چاہتی ہوں شاہو اور آپ کو سنی پڑھے گی۔۔ اس نے ساحل کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔

،، تمہاری ہمت کیسے۔۔، اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور بولتا مہر نے ڈوپٹے کے پیچھے جو پوسٹل نکال کے ساحل پہ تان دیا۔

،، شاہو بیٹھ جاؤ نا پلیز۔، مہر کا دماغ ہل گیا تھا شائے جو شیر کے منہ میں پھر سے ہاتھ دے رہی تھی۔
،، بیٹھ جاؤ۔۔ ورنہ چلا دوں گی جانتے تو ہو نا مجھے بچپن سے ہی پاگل ہوں تم ہی تو بولتے تھے نا بہت پاگل ہو۔۔۔ وہ اسے بچپن یاد کروا رہی تھی پر وہ دیوار کو گھور رہا تھا۔۔۔ وہ کبھی اسے تم اور کبھی آپ بول رہی تھی

،، آپ مجھ سے نفرت کرتے ہیں نا تو شوق سے کریں پر میں۔۔۔۔ اپنے شاہو سے بہت محبت کرتی ہوں اور مرتے دم تک کرتی رہوں گی۔۔۔، وہ ساحل کے پاس کھڑی اپنی محبت کا اظہار کر رہی تھی ساحل نے چونک کے اسے دیکھا۔۔۔

،، تم اپنی حد۔۔۔، ساحل کھڑا ہو گیا مہر نے اس کی کان پٹی پہ پوسٹل رکھ دیا۔ ساحل چپ ہو گیا
،، بیٹھ جاؤ نا بار بار کیوں کھڑے ہو جاتے ہو۔۔۔ مجھے میری بات تو مکمل کرنے دو شاہو۔۔۔، ساحل گم سم ہو کے بیٹھ گیا۔

،، شاہو یاد ہے تم بچپن کی وہ باتیں وہ لمحے کاش وہ لوٹ آئیں تو میں جی بھر کے جی لوں تمہارے ساتھ۔۔۔، وہ ایک پل کو رکو

،، پر میرا جی کہاں بھرتا ہے تم سے۔۔۔۔۔ ہا۔۔۔ ہا۔۔۔ ہا، آخری جملے پہ ساحل نے اس کو دیکھا
،، شاہو میں انتظار کروں گی۔۔۔ جب تمہاری بے وجہ کی نفرت ختم ہو گی اور آپ میرے پاس آئیں گے۔۔۔، مہر کی آنکھوں میں محبتوں کا سمندر تھا ساحل اس پہ نظر ڈال کے واپس نا موڑ پایا اور دیکھتا گیا جیسے مہر نے اس کو فریز کر دیا ہو۔ جب ہوش آئی تو بولنے لگا

،، تم۔۔ کو کتنی۔۔ بار۔۔،،

،، شش۔۔ پہلے بولا تھا نا کہ آج میں بولوں گی شاہو۔۔،، ساحل بولنے لگا تھا کہ اس نے ساحل کے ہونٹوں پہ انگلی رکھ دی اور وہ چپ ہو گیا

،، شاہو۔۔ تم مجھ سے نفرت کرتے رہو میں تم سے محبت کرتی رہتی ہوں۔۔ دیکھتے ہیں تمہاری نفرت جیتی ہے یا میری محبت۔۔،، وہ ساحل کے ہاتھ میں پسٹول دیتے ہوئے بولی۔۔

،، اور ہاں اس میں گولیاں نہیں ہیں تم کو لگتا ہے کیا کہ میں تم کو مار سکتی ہوں۔۔ جینے کی وجہ کو کون مارتا ہے بھلا۔۔ پاگل۔،، وہ ساحل کے بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے بولی۔۔،، مہر جاچکی تھی اور ساحل حقا بقا بیٹھا رہ گیا۔۔

،، مہر بڑی خوش لگ رہی ہو خیریت۔۔،، ثنا پر آرہی تھی مہر کو گنگناتے نیچے اترتا دیکھ روک گئی۔،، کچھ مل گیا مجھے۔،، وہ ثنا کو آنکھ مارتے ہوئے بولی۔۔ ساحل بھی سیڑیوں پہ آرکا مہر اور اس میں ایک سیڑھی کا فاصلہ تھا مہر نے اسکو دیکھا اور سمائل اس کی طرف اچھالی۔۔ ساحل نے نظر جھکالی۔۔ مہر ہستی ہوئی نیچے چلی گئی۔۔

،، تو مہر تم نے میرے ساحل پہ ڈورے ڈالنے شروع کر دیئے نہیں تم میرے ساحل کو مجھ سے چھین نہیں سکتی مہر۔۔،، ثنا اسکا ہستا چہرا دیکھ جل بھیج گئی تھی

مہندی کا فنکشن شروع ہو گیا

سب ادھر متوجہ ہو گئے۔۔ پر مہر ساحل پہ نظریں جمائے ہوئے تھی ساحل اس کو دیکھتا تو وہ مسکرا دیتی اور ساحل اس کی تو بری حالت ہو رہی تھی۔۔

،، ساحل کتنا ہنڈسم ہے نا میں تو امی کو بول دینا ساحل کے علاوہ کسی سے شادی نہیں کروں گی۔۔۔ مہر کے کانوں میں کسی لڑکی کی آواز پڑھی

مہر نے مڑ کے دیکھا اس کی کوئی ی کزن تھی۔۔ مہر نے اسے غصے سے گھورا تو وہ ڈر کے چپ ہو گئی۔۔ مہر نے ساحل کو دیکھا وہ واقع ہی بہت ہنڈسم لگ رہا تھا کڑتا پجامہ پہنے وہ شہزادوں دے کم نہیں لگ رہا تھا

،، میرا کڑو شاہو۔۔ اللہ نظر بد سے بچائیے آپ کو۔۔،، وہ نظر بھر کے ساحل کو دیکھ رہی تھی جو اس وقت شعبی کے ساتھ بیٹھا سیل فی لے رہا تھا۔۔

-12

بارات ہوٹل میں آنی تھی صبا کی۔۔ سب ریڈی ہو رہے تھے مہرا بھی اٹھی نہیں تھی۔۔

،، اٹھ جاؤ میری جان۔۔ سب ریڈی ہو گئیے ہیں۔ تم کو یہاں ہی چھوڑ جائیں گے،، اس کی ایک کزن نے اس کے اپر سے کمبل ہٹا کے اسے جگایا۔ وہ آنکھیں ملتی اٹھ کے بیٹھ گئی

،، ٹائی م دیکھ مہر تم اب اٹھ رہی ہو۔۔۔ طبعیت تو ٹھیک ہے نا بیٹا۔۔،، سمرین اس کے پاس بیٹھتے ہوئیے بولی ان کو ہر وقت مہر کی فکر لگی رہتی تھی آخر ماں تھی۔۔

،، جی موم۔۔ آپ فکر نہ کریں اور نیچے جائیں میں ریڈی ہولوں،، وہ اٹھ کے واش روم چلی گئی۔۔

وہ پانچ مینٹ میں ریڈی ہو گئی گولڈن میکسی پہنے وہ کانچ کی گڑیا لگ رہی تھی۔۔۔

،، ماشاہ اللہ کتنی پیاری لگ رہی ہو۔۔۔،، ایک آنٹی نے اسے دیکھ کے بولا۔ وہ تھینک یو بول کے آگے گزر گئی۔۔۔

،، شاہو کہاں ہو تم،، اس نے مسکراتے ہوئے خود سے بات کی۔۔ آج کل وہ ساحل کو دیکھ کے ہستی رہتی تھی۔۔ آج بھی وہ اسے ڈھونڈ رہی تھی کہ سامنے سے آہیل آگیا۔۔
،، آہیل شاہو کو دیکھا تم نے۔۔،، مہر آہیل کو نہیں دیکھ رہی تھی اس کی آنکھیں ساحل کو ہی ڈھونڈ رہی تھی۔

آہیل نے حیران ہو کے اس کی مسکراہٹ دیکھی اور پھر اس کی آنکھیں جو پورے ہال میں ساحل کو ڈھونڈ رہی تھی اس کو مہر کی مسکراہٹ نارمل نہیں لگی۔۔
،، ن۔۔ ن۔۔ ن۔۔ نہیں وہ ریڈی ہو رہا ہو گا۔،، مہر نے آہیل پہ ایک نظر تک نہ ڈالی اور پیچھے بھاگ گئی اب اس کا رخ اپر کی طرف تھا آہیل اسے جاتا دیکھتا رہ گیا۔۔
،، شاہو جلدی کرو نا آپ سے کام ہے مجھے۔،، مہر نے اس کے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹایا۔۔ دروازہ اندر سے بند تھا
،، شاہو کھول بھی دو دروازہ۔،، مہر نے پھر دروازہ کھٹکھٹایا اس بار ساحل نے زور سے دروازہ کھول دیا۔
،، کیا پروبلم ہے تمہاری۔۔،، وہ دروازہ کھولتے ہی دھاڑا۔۔
،، اففف کتنے ہنڈسم لگ رہے ہو شاہو اللہ نظر بد سے بچائیے۔۔،، وہ اس کا غوصہ اگنور کر کے بولی۔

،، کیوں آئی ہو یہاں۔،،
،، اپنے شاہو کو دیکھنے۔،، مہر کے لہجے میں سے پیار جھلک رہا تھا
،، تم آخر چاہتی کیا۔۔،، اس سے پہلے کہ وہ بات مکمل کرتا مہر بول پڑھی۔
،، صرف تمہیں چاہتی ہوں اور کچھ نہیں چاہتی۔

،، کتنی بار بولا دور رہا کرو مجھ سے دماغ میں بات نہیں گھوستی کیا۔۔،، وہ مہر کو دیوار کے ساتھ لگا کے ایک سائی ڈپہ ہاتھ رکھتے ہوئے بولا۔۔

،، کیا کروں شاہو آپ سے دور رہا نہیں جاتا۔،، وہ اس کے شدید غوصے کو اگنور کرتے ہوئے بولی ساحل کو اور غوصہ آگیا اس نے دیوار میں مکا مار دیا ،، چلی جاؤ یہاں سے پلیز چلی جاؤ۔۔،، ساحل دوسری طرف منہ کر کے بولا۔۔ اس کی آواز بھرا گئی تھی۔۔

،، شاہو تم مجھ سے بات کرو بتاؤ مجھے ہوا کیا ہے تم ایسا بی ہیو میرے ساتھ کیوں کرتے ہو۔۔۔ پلیز ایک بار بتا دو۔۔،، وہ ساحل کے سامنے جا کھڑی ہوئی ،، بولا نا جاؤ۔۔،، ساحل نے اسے کندھوں سے پکڑ کے پیچھے کو دھکا دیا۔ ،، میں تم سے نفرت کرتا ہوں صرف نفرت۔،، ساحل نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے کہا۔۔

،، ہا۔۔۔ ہا۔۔ ہا چھوٹ۔،، مہر ہستے ہستے رونے لگ گئی ،، شاہ۔۔ ہو تم چھوٹ بول لو جتنا بولنا ہے پر جس دن تم سچ بولنا چاہو تو میرے پاس آ جانا میں انتظار کروں گی۔۔،، مہر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بہت یقین سے بولتی چلی گئی۔۔ ،، وہ دروازہ بند کر کے بیڈ پہ بیٹھ گیا۔۔ اسے مہر کی سمجھ نہیں آتی تھی کبھی ہسنے لگ جاتی تھی کبھی رونے لگ جاتی تھی۔۔

بارات ہوٹل میں آچکی تھی۔۔ مہر ایک طرف سر پکڑے بیٹھی تھی شور کی وجہ سے اس کے سر میں درد ہو رہی تھی۔۔ اکثر شور کی وجہ سے اس کے سر میں درد ہوتی تھی۔۔

،، مہر بیٹا کیا ہوا آپ ٹھیک تو ہونا۔۔،، پاس سے گزرتی تائی نے پوچھا۔۔

،، نہیں تائی جان سر بہت درد کر رہا ہے۔۔،، اس نے سر کو دباتے ہوئے کہا۔۔،،

،، ماں صدقے جائیے۔۔ بیٹا جاؤ پیچھے کمرے ہیں وہاں جا کے ریسٹ کرو

،، جی تائی موم کو یا اسد کو پھینچنا پلیز۔۔،، وہ اپنا پرس اور سیل اٹھا کے کھڑی ہو گئی۔۔ کمرے میں جا کے لیٹ گئی

،، مہر کیا ہوا ت۔۔۔ ت۔۔۔ تم ٹھیک تو ہونا۔۔،، آہیل بھاگتا ہوا آیا تھا۔۔

،، اوہ ہو پاگل لڑکے سر میں ہی درد ہے کیوں خامخا فکر کری جا رہے ہو۔۔،، مہر نے سر کو نفی میں ہلایا۔۔

،، اچھا تم ریسٹ کرو۔۔ میں میڈیسن دیتا ہوں تم کو اسد بھائی کے ساتھ بیٹھا تھا تو میں نے تمہیں ادھر آتے دیکھا تو آگیا۔۔،، آہیل نے تفصیل سے بتادیا۔۔

،، اچھا تو اتنے پریشان کیوں ہو سر میں ہی درد ہے نا۔۔،، مہر نے اس کا چہرا دیکھنا چاہا پر آہیل نے منہ دوسری طرف کر لیا۔۔

،، میں آنٹی سے میڈیسن لے کے آتا ہوں۔۔،،

،، رک آہیل۔۔ مجھے پتا ہے تم کیوں پریشان ہو،، مہر اس کا ہاتھ پکڑ کے سامنے آگئی۔۔

،، یار سو میں سے دس لوگ تو بچ ہی جاتے ہوں گے نا اگر مر بھی گئی۔۔،، وہ کچھ اور بولتی آہیل نے اس کے منہ پہ انگلی رکھ دی۔۔

،، مرنے کی بات بھی مت کرنا۔۔۔ او۔۔۔ اور ت۔۔۔ ت۔ تم کو کس نے بتایا۔۔۔،، وہ انگلی ہٹاتے ہوئے بولا۔۔۔

،، پایا بات کر رہے تھے۔

مہندی والی رات۔۔۔ ہا۔۔۔ ہا،، مہر ہس رہی تھی۔ آہیل کا ایک آنسو اس کی پلکوں کی باڑ توڑ کے باہر آگیا اس نے منہ دوسری طرف کر کے آنسو صاف کیا۔۔

،، تم ہستی رہا کرو بہت اچھی لگتی ہو۔۔،، آہیل نے بھری ہوئی آواز میں کہا مہر کھکھلا کے ہس دی۔۔

،، ایسے کہو نا کہ برین ٹیو مر ہے کیا پتا کب مر جاؤ ہستی رہا کرو۔۔،، مہر کی آنکھیں آنسو سے بھر گئی تھی۔۔ آہیل نے اسے اپنی باہوں میں لے لیا اور رونے لگ گیا۔

،، چپ کرو یا کیوں مجھے بھی رولا رہی ہو کچھ نہیں ہو گا تمہیں۔۔،، وہ مہر کو دلا سہ دے رہا تھا یا خود کو یہ وہ بھی نہیں سمجھ سکا۔۔

،، رولا تو تم رہے ہو۔۔،، مہر ہس رہی تھی پر اس کی آنکھیں رو رہی تھی۔ آہیل نے درد کے مارے آنکھیں بند کر لی

اسی پل ساحل کمرے کے دروازے میں آ کے رک گیا۔ آہیل کا دروازے کی طرف منہ تھا پیروں کی چھاپ پہ اس نے آنکھیں کھولی اور مہر کو الگ کیا۔ مہر نے مڑ کے دیکھا تو ساحل کی آنکھوں میں غصہ، حیرانگی۔ اور پتا نہیں کیا کیا تھا مہر اگے بڑھی۔۔

،، شاہو۔۔،، مہر کچھ اور بولتی ساحل نے ہاتھ اٹھا کے رک دیا۔۔

،، یہ ہے تمہاری محبت کبھی کسی کی باہوں میں جا کے گر جاتی ہو کبھی کسی کی ۔۔ انہ۔۔۔ ساحل نے دانت پیس کے کہا

،، انتہائی گری ہوئی لڑکی ہو۔۔۔

،، نہیں شاہو ایسا کچھ نہیں ہے۔۔ مہر نے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔۔

،، اپنی گندی زبان سے میرا نام مت لینا۔۔ اس نے مہر کے ہاتھ کو چھٹک دیا۔۔

،، م۔ م۔ میری بات تو سن۔۔ ساحل مہر کی بات پوری ہونے سے پہلے بول اٹھا۔۔

،، بے حیائی کی حد بھی تم پار کر چکی۔۔ اس سے پہلے کہ ساحل کچھ اور کہتا آہیل جو گم سم کھڑا

سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا اس نے ساحل کے منہ پہ زور کا تھپڑ رسید کر دیا۔۔

،، آئی ندہ مہری کے کریکٹر پہ انگلی اٹھانے سے پہلے سوچ لینا۔۔ آہیل چیخ کے بولا

مہر ہاتھ منہ پہ رکھ کے کھڑی ہو گئی۔۔ ساحل کچھ نہ بولا واپس چلا گیا۔۔

،، آہیل تم نے یہ کیا کیا۔۔ مہر کے آنسو بہنے لگے۔۔

،، مہری وہ اسی لائی ک تھا۔ اس نے تم پہ انگلی کیوں اٹھائی ہمت کیسے ہوئی آئی ندہ۔۔ آئی ندہ

اس نے ایسا کچھ کیا تو۔۔ میں اس کی جان نکال دوں گا بھول جاؤں گا کہ وہ میرا کزن ہے یا

دوست۔۔

آہیل نے ہاتھ اٹھا کے کہا اور چلا گیا۔۔

مہر نے دروازہ بند کر لیا۔۔

،، میری قسمت میں خوشی کیوں نہیں میرے اللہ۔۔ وہ دروازے کے ساتھ لگ کے بیٹھتی گئی۔۔

ابھی کل ہی تو اس نے ہنسنا شروع کیا تھا ساحل کے دل میں محبت جگانے کی کوشش کی تھی۔۔۔ پر ایک پل میں سب ختم ہو گیا تھا سب بکھر گیا ساحل اور آہیل کی دوستی بھی بکھر گئی تھی۔۔۔ اور ساحل مہر سے اور دور ہو گیا تھا۔۔۔

کل جب اس نے احمد کو ڈاکٹر سے بات کرتے سنا تھا تو پہلے تو کانپ گئی تھی پھر اس نے مسکراہٹ کو اپنا سہارا بنا لیا۔۔۔ پر اب پھر وہ پہلے کی طرح تڑپ کے رہ گئی۔۔۔

،، کاش تم مجھ سے محبت کرتی ہوتی کاش ماہی تمہار آنکھوں میں میرے لیئے کچھ جزبات ہوتے کاش ،، وہ بلیک رنگ کے کپڑوں میں ملبوس زمین پہ بیٹھا مہر کی تصویر دیکھ رہا تھا ،، دل کرتا ہے شراب پیوں نشے میں دھت ہو جاؤں۔۔۔ پر پھر سوچتا ہوں اس درد کو کیسے محسوس کروں گا جو تم نے مجھے دے دیا ہے۔۔۔ ساری زندگی اس درد نے میرا پیچھا نہیں چھوڑنا۔۔۔ نامر سکتا ہوں ناجیا جا رہا ہے کیا کروں ماہی۔۔۔

وہ آنسو صاف کرتے ہوئے اٹھ کے باہر چلا گیا۔۔۔ ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا سناٹا چھایا ہوا تھارات کا پتا نہیں کون سا پہر تھا اور وہ مہر کے کمرے کی طرف جا رہا تھا۔۔۔ دروازہ بند تھا اس نے کھڑکی دیکھی وہ کھولی تھی۔۔۔ وہ کھڑکی سے اند چلا آیا۔۔۔ مہر سوئی ہوئی تھی وہ بیڈ کے پاس نیچے گٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔ مہر کا چہرہ اسے نظر نہیں آ رہا تھا ،، ماہی یک طرفہ محبت کر کے میں تھک گیا ہوں کاش تم مجھے اپنی محبت سے آزاد کر دو۔۔۔ مجھے سکون مل جائیے گا۔۔۔ وہ سرگوشی کر رہا تھا مہر بے خبر سو رہی تھی۔۔۔

،، اور تمہیں میں کچھ نہیں ہونے دوں گا۔۔۔ وہ جانے لگا مہر نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔

،، کہاں جا رہے ہو۔۔۔،، مہر نے اس کا نام پکارا وہ بھاگنے لگا پر کوشش ناکام تھی مہر نے اس کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا۔ مہر نے لمپ جلا دیا ساحل کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔۔

،، میں تو تم سے محبت کرتی ہوں شاہو پر تم نے کبھی سمجھی ہی نہیں۔۔،، وہ اس کے سامنے آکھڑی ہوئی ساحل نے نظریں جھکا لی اس کی چوری پکڑی گئی تھی۔۔ وہ پکڑا گیا تھا ،، تم نے ہمیشہ مجھے گریادھکے مارے پھینکا پر میری محبت وہاں ہی رہی رتی برابر کم نہیں ہوئی،، وہ بھگے لہجے کے ساتھ بولی۔۔

،، شاہو تم نے اندھروں کا انتخاب کیا مجھ تک پہنچنے کے لیئے پر میں دن کے اجالے میں تمہارے پاس آتی تھی۔۔،، وہ بول رہی تھی اور آج واقع ہی ساحل سن رہا تھا۔۔۔

،، شاہو تم سوچ رہے ہو گے مجھے کیسے پتا چلا۔۔۔ تمہارا کمرہ تمہارے کمرے نے ہی تمہارا یہ راز فاش کیا۔۔

ساحل اس کو سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا۔

،، مہندی والی رات جب میں تمہارے پاس آئی تھی تو یہ ملا تھا مجھے۔۔،، وہ پھٹی ہوئی ڈائری کا ورقہ اس کے سامنے کرتے ہوئے بولی۔۔۔ ساحل نے پکڑا نہیں کیوں کہ وہ جانتا تھا کہ کیا لکھا ہوا ہو گا۔۔

،، میری ماہی۔۔۔ میں جانتا ہوں تم سرخ رنگ میں بہت خوبصورت لگتی ہو پر میری محبت کا رنگ تو کالا ہے مجھے تو اندھرے ملے ہیں۔ جو تم نے مجھے دے دیئے ہیں۔۔

تمہارا شاہو۔۔،،

مہر نے کاغذ پہ لکھی ہوئی تحریر پڑھی۔۔

،، اور یہ ڈریس کے ساتھ دینا تھا تم نے پر دیا کیوں نہیں۔۔۔،، مہر نے اسے دیکھا پر وہ اپنی سرخ آنکھیں جھکا گیا۔۔

،، شاہو بیٹھ جاؤ۔۔،، اس نے ساحل کا ہاتھ پکڑ کے بیڈ پہ بٹھا دیا۔۔

ساحل بھی ریمونڈ کی طرح وہ کرتا جا رہا تھا جو وہ کہتی تھی۔۔ وہ اس کو بٹھا کے اس کے پاس نیچے بیٹھ کے دیکھنے لگی۔۔۔ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔۔ ساحل کی آنکھیں سرخ تھی آنسوؤں پلکوں میں لٹکے ہوئے تھے مہر نے اس دیوانے کو آنکھیں بھر کے دیکھا۔

،، شاہو آپ کو تو چھوٹ بھی بولنا نہیں آتا۔۔ تم زبان سے نفرت اگلتے رہے پر آنکھوں میں محبت لے کے میرے سامنے آتے تھے۔۔ ہر بار میں نے تمہاری محبت کو محسوس کیا پر ہر بار تم نے نفرت کا لباس پہن لیا۔۔،، مہر اس کی آنکھوں میں دیکھ کے بولی۔۔۔

،، تم نے مجھے بہت دکھ دیا شاہو مجھے بہت تڑپیا۔۔ جتنا چاہا رولا یا اور میں روئی بھی۔۔۔ بغیر کسی وجہ کے جانے۔۔،، وہ اپنے آنسوؤں صاف کرتے ہوئے بولی۔۔ ساحل نظریں جھکائی کسی مجرم کی طرح بیٹھا تھا اور تھا بھی وہ مجرم تھا مہر کا مجرم جس کو تڑپاتا تھا اور جیسے ٹوٹ کے چاہتا بھی تھا۔۔

،، شاہو یہ وہ ہی واچ ہے نا جو میں نے تمہارے لیڈے پسند کی تھی۔۔،، ساحل نے بے ساختہ ہاں میں سر ہلا دیا۔۔ آج وہ دن تھا جب ساحل بے بس تھا سارے انکشاف ہو گئے تھے۔۔

،، اور آج تم نے مجھے اپنی باہوں میں اٹھایا تھا نا۔۔،، مہر اسے دیکھتے ہوئے بولی۔۔

،، یہ مجھے تب پتا چلا جب میں تمہارے کمرے میں گئی تم سے بالکل وہ ہی خوشبو آرہی تھی جو اس شخص سے آرہی تھی تو میں سمجھ گئی کہ میرا شاہو ہی ہے۔۔،، ساحل نے اس کی طرف دیکھا وہ اتنے سکون سے سارے راز کھولتی جا رہی تھی وہ چپ کر کے اسے دیکھ رہا تھا۔

،،کیسا ہے یہ عشق تمہارا شاہو مجھے تڑپتے تھے اور خود۔۔،، وہ رکی ساحل کی آنکھوں میں دیکھا جہاں درد ہی درد تھا۔۔۔ وہ کچھ نہیں بولا تھا

،،خود بھی تڑپتے تھے اتنی دیوانگی۔۔ اور مجھے اس قابل نہیں سمجھا کیا واقع ہی تمہاری محبت کے قابل نہیں کیا مجھ سے اچھی تنہائی یاں تھی۔ شاہو،، مہر کے آنسوؤں گالوں کو چھو کے نیچے گر گئی۔ ساحل نے نفی میں سر ہلا دیا۔۔

،،تم کو تو نفرت بھی کرنی نہیں آتی شاہو۔۔ خود تو رکے رہے پر اپنی آنکھوں کو نہیں رک سکے جب بھی ہم ٹکرائیے تمہاری آنکھیں مجھے کچھ کہتی تھی اور تم کچھ اور۔۔،، وہ ابھی بھی اس کو پکڑ کے اس کے سامنے بیٹھی تھی اس ڈر سے کہ کہہ لیں وہ بھاگ نہ جائیے پر آج ساحل شاہ بھاگ نہیں سکتا تھا مہر کی محبت میں جکڑا گیا تھا۔۔

،،ت۔۔۔ت۔۔۔تم نے جتنی بار گرایا میں گر گئی شاہو ہر بار سوچتی تمہارے پاس نہ آؤں پر میرا دل میرا ساتھ نہیں دیتا تھا۔ محبت کے ہاتھوں مجبور تھی میں۔۔،، وہ ساحل کا ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی۔۔

،،اور تم مجھے اتنی محبت کے بعد بھی کیوں ہرٹ کرتے رہے شاہو۔۔،، آخری لفظ کے ساتھ ہی وہ پھٹ پھٹ کے رونے لگی اور اس نے ساحل کے ہاتھوں کو آنکھوں سے لگالیا۔۔

،،م۔۔م۔۔ماہی۔۔،، ساحل نے بڑی مشکل سے اس کا نام پکارا۔ مہر نے چونک کے اسے دیکھا۔۔،، جو کل میں نے دیکھا۔۔،، ساحل بات پوری کرتی مہر نے بات کاٹ دی۔۔

،، شاہو جس طرح تم سوچ رہے ہو ویسا کچھ نہیں ہے تم مجھ سے جہاں مرضی قسم لے لو میں تیار ہوں قسم دینے کو آہیل اور میرے درمیان کبھی ایسا کچھ نہ تھا نا ہے نا ہو گا۔۔ ماہی صرف شاہو کی ہے۔۔۔،، مہر نے اس کے بہتے آنسو صاف کئیے ساحل نے آنکھیں بند کر لی۔۔۔

،، شاہو میں اللہ کو حاضر مان کے قسم کھاتی ہوں آہیل اور میرے درمیان کچھ نہیں وہ میرا اچھا دوست ہے اور کزن بس اس سے بڑھ کے کچھ نہیں۔۔۔،، مہر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئی بولی ساحل اس کے بہتے آنسو دیکھ رہا تھا۔۔

،، شاہو اگر میں نے چھوٹ بولا ہو تو مجھے موت۔۔،، مہر کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی ساحل نے اس کے ہونٹوں پہ ہاتھ رکھ دیا اور اس کو کندھوں سے پکڑ کے کھڑا کیا۔۔

،، ماہی میں آپ سے محبت کرتا ہوں مجھے معاف کر دو پلیز۔۔،، ساحل نے ہاتھ جوڑ دیئے اور مہر کے قدموں پہ گر گیا

مہر کے ذہن میں وہ جیال نمودار ہوا جو اس نے دیکھا تھا۔

مہر نیچے بیٹھ گئی اس نے نفی میں سر ہلا دیا اور ساحل کے ہاتھ پکڑ لیئے۔۔ اس بار ساحل غائب نہیں ہونے والا تھا کیوں کہ وہ اس کے پاس تھا غائب تو وہ ہوتے ہیں جو پاس نہ ہوں۔۔

ساحل نے اسے اپنے بازو کی گرفت میں قید کر لیا مہر نے سکون کو اپنے اندر اتارا۔۔۔۔۔

،، میرے مجنوں اب جاؤ کوئی آگیا تو۔۔،، مہر نے منصوی خوفگی کا اظہار کیا

،، بابا بابا۔۔ چھوڑو گی تو جاؤں گا نہ۔۔،، ساحل نے بازو کی گرفت مضبوط کرتے ہوئی کہا۔۔

،، اتنی مشکل تو پکڑ میں آئیے ہو کیسے چھوڑ دوں شاہو۔۔ کتنا ترپایا مجھے تم نے،، مہر اس سے دور ہو کے کھڑی ہو گئی

،، ماہی معاف کر دو نا پلیز میں معافی کے قابل نہیں پر پھر بھی پلیز معاف کر دو مجھے۔۔،، ساحل کی آنکھیں رونے کی وجہ سے بہت سرخ تھی اور اب پھر اس کا لہجہ بھر گیا تھا۔۔ مہر کا دل تڑپ گیا۔۔ اس نے ساحل کے ہاتھ کھولے

،، آئی ندہ تم مجھے خود سے جدا نہیں کرو گے نا شاہو وعدہ کرو۔۔،، مہر نے ہاتھ آگے بڑھایا ،، کبھی نہیں ماہی۔۔،، ساحل نے مہر کا ہاتھ تھام لیا۔

،، آئی ندہ پھر یہ رونا دھونا نہیں۔۔ اوکے،، وہ ساحل کی آنکھوں کی طرف اشارہ کر کے بولی۔ ،، اور جو تم روتی ہو جب بھی آئی ی میرے پاس رونے ہی لگ گئی۔۔،، ساحل نے اس کی نقل اتاری۔۔

،، تو اور کیا کرتی شاہو مجھ سے تمہارا بدلا ہوا روپ دیکھا نہیں جاتا تھا جان نکل جاتی تھی دل کے ہاتھوں مجبور تھی،، وہ بیڈ پہ بیٹھ کے بولی۔۔

،، آئی ندہ میں اپنی ماہی کو کبھی آنسو نہیں دوں گا وعدہ کرتا ہے تمہارا شاہو۔۔،، وہ مہر کے رخسار پہ ہاتھ رکھتے ہوئی بولا۔۔ مہر کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ آگئی بہت جان دار ساحل بھی مسکرا دیا۔۔ ،، اب مجھے جانا ہو گا صبح ہونے والی ہے۔۔،، وہ اپنی ریسٹ وائچ کو دیکھتے ہوئی بولا

،، ایک مینٹ کہاں جا رہے ہو ایک بات تو بتاتے جاؤ۔۔،، مہر نے اس کو روکا ،، تم نے یہ تو بتایا نہیں کہ تم میرے ساتھ ایسے کیوں کرتے تھے۔،،

مہر کے سوال پہ ساحل کا رنگ اڑ گیا۔۔

،،ماہی۔۔ تم ریٹ کرو بعد میں اس بارے میں بات کرتے ہیں اور پاگل میں تم سے نفرت نہیں کرتا تھا۔۔ میں تو تمہارا دیوانہ تھا ہوں اور رہوں گا۔،، آخری جملہ ساحل نے شرارتی انداز میں کہا مہر شرما گئی۔۔

وہ مہر کے ماتھے پہ بوسہ دے کے چلا گیا مہر کافی دیر اس لے ہونٹوں کا لمہس محسوس کرتی رہی۔۔

آج کا سورج تو پہلے کی طرح نکلا تھا پر مہر اور ساحل کے لیئے ایک نئی صبح تھی۔ محبت کی جیت ہوئی تھی اور نفرت۔۔۔ وہ تو تھی ہی نہیں بس ساحل نے نفرت کا لباس اڑھا ہوا تھا کیوں یہ ابھی مہر نہیں جان سکی تھی۔۔

محبت کہاں چھوپی رہتی ہے دونوں آج بہت خوش تھے ساحل نے ساری ڈائریاں۔ چھپا دی تھی جن میں کچھ راز دفن تھے۔۔۔ وہ مہر پہ وہ راز کھولنے نہیں دے سکتا تھا۔۔

شعبی لوگوں کا والیمہ تھا آج اور اس کا حویلی میں آخری دن۔۔

،،گڈ مارنگ۔۔،، وہ ساحل کے کمرے میں کھڑی تھی۔۔ اس نے ساحل کے کان میں آہستہ سے بولا۔۔ ساحل نے مسکرا کے دوسری طرف منہ کر لیا۔۔

،،ارے۔۔۔ ارے یہ کیا۔۔،، مہر نے اسے دوسری طرف منہ کرتے دیکھ بولی۔۔

،،شاہو اٹھ جاؤ نادیکھو آٹھ بج گے ہیں ہوٹل نہیں جانا کیا۔،، وہ اس کے اپر سے کمبل کھینچ کے بولی۔۔

،،ماہی شاہ آپ شرم کریں جوان لڑکے کے کمرے میں آ کے اسے یوں جگا رہی ہیں خدا کا خوف کر لڑکی کوئی آگیا تو۔،، ساحل نے اٹھ کے بیٹھتے ہوئے خوفگی کا اظہار کیا۔۔

،، تو آجائے میرا شاہو میں کسی سے ڈرتی ہوں کیا جب پیار کیا تو ڈرنا کیا۔۔،، مہر نے ساحل کو آنکھ ماری۔۔

،، اللہ۔۔ بچائیے تمہارے وار سے۔۔ ویسے مس ماہی آپ میری وائی ف نہیں ہیں ابھی۔۔،، ساحل نے ہسی دباتے ہوئیے کہا۔

،، شاہ جی۔ وائی ف تو میں آپ کی ہی بنو گی۔،، مر اس کے پاس ہو کے بولی۔۔ ساحل پکڑنے لگا پر وہ باہر کو بھاگی۔۔ ساحل اس کی شرارتوں پہ پیار آ رہا تھا وہ مسکراتا ہوا واش میں چلا گیا وہ تیار ہو کے نیچے آچکا تھا۔۔ اس کی نظریں مہر کو ڈھونڈ رہی تھی۔۔ ایسا پہلی بار نہیں ہوا تھا ہر بار ہوا تھا پر آج اس کے چہرے پہ مسکراہٹ تھی

،، ہمارا شہزدا تو آج ہیرو لگ رہا ہے۔۔،، اسفند لوگ اس کا جائی زالیٹے ہوئیے بولے۔۔
،، آج کچھ الگ الگ چیز نظر آ رہی ہے مجھے۔۔،، اسفند ساحل کے گرد چکر لگا کے سامنے کھڑا ہو گیا۔۔ ساحل مسکرا رہا تھا اپنے دوست کی اس حرکت پہ۔۔
،، ہاں یہ قتیلانہ مسکراہٹ۔۔،، اسفند کی بات پہ سب ہس دیئیے۔۔

،، ماہی تم کہاں ہو نیچے آ بھی جاؤ۔۔،، آخر ساحل سے نہ رہا گیا تو اس نے مہر کو کال ملا لی۔۔
،، اپر آ جاؤ اگر اتنے بے چین ہو تو۔۔،، مہر نے بھی اگے سے اچھا جواب دیا۔ ساحل کال کاٹ کے سیل پینٹ کی جیب میں ڈال کے سیڑیاں چڑھنے لگا پر بھی لوگ آ جا رہے تھے وہ سارے کمروں چیک کرنے لگا۔ وہ نہیں ملی۔ تو وہ بالکنی کی طرف چلا گیا وہاں رکھی کرسی پہ مہر اس کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھی تھی۔۔

،،ماہی۔۔،، ساحل کے لہجے میں دنیا جہاں کی محبت تھی۔۔ مہر اٹھ کے کھڑی ہو گئی۔۔ پر منہ اس کی طرف نہیں کیا۔۔ مہر کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی اس کی آواز سن کے ،،ماہی ادھر منہ کیجائی پلیر۔۔،، مہر نے اپنے ڈوپٹے سے گھونگٹ کر لیا۔۔ ،،یہ کیا۔۔ ماہی تنا بھی نہ تڑپاؤ یار۔۔،، ساحل نے اس کو التجا کی۔۔ ،،تم بہت ہنڈسم لگ رہے ہو شاہو۔۔،، وہ اس کی بات کا جواب دینے کی بجائیے ساحل کی تعریف کر رہی تھی۔۔

دونوں کے ڈریسرز ایک کلر کے تھے۔۔ ساحل نے وائیٹ پینٹ کوٹ پہنا ہوا تھا اور مہر نے فرائی پہنی ہوئی تھی۔۔ آج پھر ثنا کی ہڈیوں تک جلنے والی تھی۔۔ ،،ماہی اتنا مت ترساؤ۔۔،، ساحل آگے بڑھ کے ڈوپٹا ہٹانے لگا مہر پیچھے ہٹ گئی۔۔ ،،انہ۔۔۔ ایسے نہیں شاہو۔۔ پہلے آنکھیں بند کرو۔۔،، اس نے نفی میں سر ہلایا۔۔ ،،ماہی۔۔،، ساحل نے بے تابی سے اس کا نام پکارا وہ اس کی یہ کیفیت انجوائے کر رہی تھی۔۔ ،،کرو نہیں تو میں فیس نہیں دیکھاؤں گی۔۔،، ساحل نے اس کا ہاتھ پکڑ کے اپنی طرف کھینچ لیا اور ڈوپٹا پیچھے ہٹا دیا۔۔

،،مجھے گوارا نہیں میری ماہی کو میرے سوا کوئی اور چھوئیے۔۔،، وہ مہر کی گال پہ آتے بال اپنے ہاتھ سے پیچھے کرتے ہوئی بولا مہر مسکرا کے آنکھیں مند لی۔۔ تھوڑی دیر وہ وہاں کرسیوں پہ بیٹھے رہے پھر ساحل کو ایک کزن کی کال آگئی وہ نیچے چلا گیا اور مہر بھی ثنا لوگوں کے پاس جا کھڑی ہوئی۔ وہ لوگ تیار ہو رہی تھی۔۔

،، مہر تم ریڈی ہو گئی۔۔،، ثنائی نے اس کے سراپے پہ نظر ڈالی۔۔ مہر نے ہلکا ہلکا میک اپ کیا ہوا تھا ہونٹوں کی مسکراہٹ ہی اسکی خوبصورتی میں اضافہ کر رہی تھی۔ اس نے ہاں میں سر ہلا دیا۔۔،، لڑکیو جلدی کر لو تمہارا تایا غصہ کر رہا ہے۔۔،، ثنائی کمرے میں داخل ہوتے ہوئی بولی۔۔،، ثنائی بدبلا لگاؤ گی منہ پہ بس کر دو مہر کو دیکھو کتنی پیاری لگ رہی ہے۔۔۔ سب ریڈی کھڑے ہیں اور تم ابھی یہاں ہی کھڑی ہو۔۔،، مہر کی تعریف سن کے ثنائی کو غصہ آ گیا۔ اس نے بلش اون اٹھا کے پھینک دیا۔۔

،، بہت اچھے تمیز تو ہے ہی نہیں،، ثنائی اور کچھ بولتی مہران کو پکڑ کے باہر لے گئی اور ثنائی کو اشارہ کیا جلدی تیار ہونے کا۔۔

وہ سمرین بیگم کے پاس جا رکی جب اسد اور آہیل اس کے پاس کھڑے ہو گئی۔۔ اسد کو نادہ کی کال آ گئی

،، او ہو۔۔۔ ہونے والی بیگم کی کال آ رہی ہے سنو سنو۔۔،، مہر نے اس کی ٹانگ کھینچی۔۔

،، ہا ہا ہا۔۔ یہاں شور بہت ہے میں کال سن کے آتا ہوں۔۔،، وہ کہتا ہوا پیچھلی سائیڈ پہ چلا گیا۔

،، آہیل تم نے ساحل کو دیکھا ہے کیا۔۔،، مہر ادھر ادھر اسے ڈھونڈ رہی تھی۔۔

،، مہر میں نے بولا تھا نہ اس سے دور رہنا۔۔ بھول گئی وہ جملے جو اس نے تمہارے لیئے انتخاب کیئے۔۔۔ پر میں نہیں بھولا۔۔،، آہیل نے غصے سے کہا

،، وہ ویسا نہیں ہے اس نے صرف بولا ہی تھا دل میں اس کے ایسا کچھ نہیں تھا اور مجھ سے سوری بول چکا ہے وہ۔۔،، اس نے ساحل کو دیکھ لیا تھا وہ اس کو دیکھ کے مسکرایا۔

،، چلو میرے ساتھ۔۔،، مہر آہیل کا ہاتھ پکڑ کے اسے لے جاتے ہوئی بولی۔۔

،، پر کہاں۔۔،، آہیل حیران ہو گیا۔ ساحل ہاتھ باندھے کھڑا تھا ہونٹوں پہ مسکراہٹ تھی۔۔ مہر نے ساحل کے پاس پہنچ کے آہیل کا ہاتھ چھوڑ دیا

،، آہیل تم شاہو سے ابھی معافی مانگو گے۔۔،، مہر نے ساحل پہ نظریں جمائیے ہوئیے کہا آہیل حیران ہو کے مہر کو دیکھنے لگا اور ساحل نور مل تھا۔۔

،، پر میں کیوں سوری کروں۔۔،، آہیل نے پہلے ساحل کو اور پھر مہر کو دیکھا۔۔

،، کیوں کہ کل تم نے شاہو پہ ہاتھ اٹھایا ہے۔۔،، مہر آہیل کو دیکھ کے بولی۔ آہیل

،، اور اس نے جو کیا۔۔،، آہیل نے سوالیہ انداز میں پوچھا۔

،، اس کے لیئے شاہو مجھ سے معافی مانگ چکا ہے ہمارے درمیان سب ٹھیک ہو گیا ہے۔۔،، مہر نے ساحل پہ محبت بھری نظر ڈالی اس نے ہاں میں سر ہلا دیا۔۔

،، میں نہیں چاہتی تم اور ساحل میری وجہ سے دوستی توڑ دو۔۔،،

،، ایم سوری۔۔،، آہیل مہر کی بات کمپلیٹ ہونے سے پہلے سوری بول کے جانے لگا۔

،، آہیل یہ کیابد تمیزی ہے۔۔ ایسے بولتے ہیں کیا۔۔،، مہر نے اسے رکا۔

،، ہا۔۔ ہا۔۔ ہا۔۔ تم اوہ تو میں تمیز سے بولوں اور جب یہ پتا نہیں کیا کیا بول رہا تھا تب تم کو یاد نہیں آیا

تمیز بھی کوئی چیز ہے۔۔،، آہیل دانت پیستے ہوئیے بولا۔۔ مہر مہرا سے دیکھ کر رہ رہ گئی

،، آہیل ایم سوری یار مجھے ایسے نہیں بولنا چاہئیے تھا آئی ندہ میری وجہ سے کبھی ماہی کو تکلیف نہیں ملے گی۔۔،، ساحل اس کا غصہ دیکھ کے بول دیا مہر مسکرا کے ساحل کو دیکھنے لگی۔۔

،، آہیل اب تو تم بھی مانگ لو میرا شاہو اتنا بھی برا نہیں ہے۔۔،، مہر کی اور ساحل کی نظریں ایک دوسرے پہ ٹک گئی تھی

آہیل نے چونک کے دیکھا۔۔۔م۔۔م۔میرا شاہو، آہیل نے دل میں اس کے جملے کو دہرایا آہیل کو ایسا لگا جیسے اس کے ہلق پہ کسی نے پیر رکھ دیا ہو۔۔

،،م۔م۔م۔مہر کیا مطلب میرا شاہو۔۔،،اس نے ان دونوں کو اپنی طرف متوجہ کیا مہر کو ساحل نے اشارہ کیا کہا بھی کچھ بھی نہیں بتانا۔۔

،،میرا مطلب تھا ہم پھر سے فرینڈ بن گے ہیں۔۔،،آہیل کی جان میں جان آئی وہ سوری بول کے چلا گیا۔۔

مہر اور ساحل باتیں کرنے لگ گئی۔۔

،،اب آپ بھی جائیں لوگ دیکھ رہے ہیں۔۔،،مہر نے کہا ساحل نے مسکرا کے سر ہلا دیا اور پیچھے مڑ گیا۔۔

سب اپنی اپنی گاڑی سمبھال چکے تھے اور نکل گئی تھیں حویلی میں کچھ مہمان اور ساحل۔۔نمان۔ مہر شائع تھے

،،چلو چلو جلدی کرو،،نمان نے ڈرائی یونگ سیٹ سمبھالتے ہوئے کہا سب بیٹھ گئی مہر اور ساحل کی جگہ نہیں تھی

،،ہم کہاں بیٹھیں گے۔۔،،ساحل اندر سے باہر آ کے اس کے پاس رکا تو مہر نے سوالیہ نظروں سے دیکھ کے پوچھا

،،ساحل بات سن۔۔،،نمان نے سائیڈ مرر سے دیکھ کے اسے آواز دی وہ اپنا فون سمبھالتے ہوئے گاڑی کے پاس گیا۔۔

،،تم مہر دوسری گاڑی میں آ جاؤ یہاں جگہ نہیں ہے تم دونوں کی۔،،ساحل سر ہلا کے چلا دیا۔۔

،، ساحل ساحل رکو میں بھی تم لوگوں کے ساتھ آؤں گی۔،، ثنا کو اس کی پلینگ خراب ہوتی محسوس ہوئی ساحل رک گیا

،، تم بیٹھی رہو۔،، نمان نے کہا

،، بھائی میں بور ہو جاؤں گی پلیز جانے دیں۔،، ثنا نے التجا کی پر نمان نے گاڑی سٹارٹ کر لی ثنا سرپیٹ کے رہ گئی۔

،، آپ رکو میں گاڑی نکال لوں۔،، مہر نے سر ہلا دیا۔ وہ گاڑی لے کے آگیا اس نے مہر کے لیئے فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولا۔ مہر بیٹھ گئی۔

،، ایسے کیا دیکھ رہی ہو ماہی۔،، ساحل نے مہر کو مسلسل دیکھتے پا کر پوچھا

،، پتا نہیں میری زندگی کی ڈور کب ٹوٹ جائیے۔۔ کب میں تم سے دور اندھیری قبر میں چلی جاؤں۔۔ اسی لیئے دیکھ رہی ہوں۔،، مہر کی آواز بھرا گئی تھی۔۔ ساحل نے اس کی طرف بے بسی سے دیکھا۔

،، ماہی تم کو کچھ نہیں ہو گا اوپریشن کامیاب ہو گا۔،، مہر نے سوالیہ نظروں سے دیکھا جیسے پوچھ رہی ہو اس کو کیسے پتا ،، مجھے پتا ہے۔۔

ساحل نے سانس لے کے کہا مہر باہر دیکھنے لگی وہ اپنے آنسوؤں چھوہ رہی تھی۔۔ ساحل بھی اسی جدوجہد میں تھا۔۔ چھ ہمنے بعد مہر کا اوپریشن تھا۔ زندگی موت تو اللہ کے ہاتھ میں ہے اس نے یہ سوچ کے خود کو ریلکس کیا اور ساحل جو پریشان سا گاڑی چلا رہا تھا اس کی طرف متوجہ ہو گئی دونوں ایک دوسرے کے دیوانے تھے تو ان کا ساتھ محبت نے بھی دیا تھا آج ان کے درمیان کوئی

نفرت کی دیوار نہیں تھی صرف محبت ہی محبت تھی۔۔۔ ہوٹل کے سامنے گاڑی رکی ساحل نے باہر آ کے اس کی طرف کا دروازہ کھول کے ہاتھ آگے بڑھا دیا مہر اسے دیکھنے لگی وہ مسکرایا مہر نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔۔۔ وہ اس کا ہاتھ پکڑے ہی چل رہا تھا مہر اسے ہی دیکھ رہی تھی کیوں کہ آگے کا راستہ تو اس کا ہاتھ پکڑ کے تہہ ہونا تھا۔۔۔۔

ہوٹل کے اندر جانے سے پہلے ساحل نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا تھاپر آہیل نے دیکھ لیا تھا وہ ان کی طرف بڑھ گیا۔۔

،، مہر چلو آئی بلا رہی ہے۔۔،، آہیل مہر کا ہاتھ پکڑ کے لیے جانے لگا مہر نے ہاتھ چھوڑوا لیا۔۔ آہیل نے مہر کو دیکھا پھر ساحل کو دونوں کے چہرے پہ سہمی ل تھی۔

،، میں آتی ہوں۔۔،، وہ ساحل کو بول کے چل پڑھی۔۔

،، مہر کیا چل رہا ہے۔۔ تم کو یاد ہے نہ اس نے تمہارے ساتھ بد تمیزی کی تھی۔،، آہیل اس کے ساتھ چلتا جا رہا تھا اور بول رہا تھا

،، ہاں یاد ہے۔۔۔ پر اب سب ٹھیک ہو گیا ہے نایو ڈونٹ وری،، وہ آہیل کے کندھے پہ تھپک کے بولی آہیل نے اسے دیکھا۔۔

،، مہر تم کیوں نہیں سمجھتی یار میری محبت کی کوئی قدر نہیں کیا۔۔ مہر تم صرف میری ہو،، وہ اسے دیکھتے ہوئے بول رہا تھا مہر سمرین ک بات سن کے جا کے ثنا کے پاس بیٹھ گئی۔۔ سارہ اور شعبی سٹیج پہ بیٹھے تھے صبا اپنے سسرال تھی ثنا کیلی بیٹھی تھی مہر کے اتے ہی ثنا اٹھ گئی۔۔ مہر شانے اچکا کے رہ گئی

ان چند دنوں میں مہر اور ساحل کی زندگی ایک نئی سرے سے شروع ہوئی تھی ساحل کی زندگی سے سارے اندھرمٹا دیئے تھے مہر نے اور مہر کو اس کا شاہو مل گیا تھا۔۔۔
ان کی دیونگی جیت گئی تھی غلط فہمیاں ان کی محبت کو ہرا نہیں سکی تھی۔۔۔ ان کی محبت حد سے بڑھ چکی تھی۔۔۔

دن میں ایک دوسرے کو نہ دیکھتے تو دونوں بے چین رہتے۔۔۔ اب ساحل احمد کے گھر زیادہ آنے جانے لگا تھا ساحل اور آہیل کی دوستی ویسی نہیں رہی تھی اس واقع کے بعد ساحل ہر بار مہر سے معافی منگتا تھا اس نے جو کیا تھا وہ مہر کے علاوہ کسی اور کے ساتھ ہوتا تو شاید وہ ساحل کو دیکھنا بھی پسند نہ کرتی پر مہر کو تو پتا تھا اس کا شاہو۔۔۔ اس کا ہی ہے اس سے ہی محبت کرتا ہے وہ اس کو درد نہیں دے سکتی ساحل غلط فہمیوں کا شکار تھا پر کس نے کیا تھا مہر نے بہت بار پوچھا پر وہ بات تبدیل کر جاتا مہر نے بھی پوچھنا چھوڑ دیا تھا۔۔۔ زندگی بہت اچھی جا رہی تھی۔
پر آہیل وہ تڑپتا تھا مہر کو ساحل کے ساتھ دیکھ کے اس کے دل میں درد اٹھتا تھا کچھ دن پہلے مہر نے آہیل کو بتایا تھا کہ وہ ساحل سے محبت کرتی ہے تب آہیل کو یوں لگا جیسے اس کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی ہو پر اس نے ہس کے مہر کی بات سنی تھی پھر رات کو وہ گاڑی لے کے نکل گیا آوارہ پھرتا رہا پر سکون نہیں ملا کیوں کہ اس سے زیادہ آوارہ اس کا دل تھا جو مہر کو دور جاتا دیکھ بے چین تھا۔۔۔

مہر بیڈ پہ لیٹی ہوئی تھی ساحل سے بات کر رہی تھی رات کا پتا نہیں کون سا پہر تھا پر ان کو نیند کہاں آتی تھی وہ دیر تک بات کرتے رہتے تھے۔۔۔

،، شاہو مجھے ابھی تم کو دیکھنا ہے۔۔ تم ابھی آ جاؤ نا۔۔،، مہر اٹھ کے بیٹھتے ہوئی بولی۔۔
،، ارے ارے پاگل لڑکی دو بج رہا ہے اور تم بول رہی ہو میں نہیں آنے والا چپ کر کے سو
جاؤ۔۔،، ساحل بیڈ پہ لیٹتے ہوئی خوفگی سے بولا۔۔
،، تو۔۔ اچھا یہ بتاؤ کل پھر آؤ گے نا۔۔،، مہر نے روہنسی ہو کے کہا۔۔
ساحل نے ہاں بول کے اس کو سونے کا بول کے کال کاٹ دی۔۔
مہر بیڈ پہ لیٹ گئی اور اس کو سوچ کے مسکرانے لگی۔۔ پھر پلو کو اپنے ایک طرف رکھ کے سو
گئی۔۔

اور ادھر آہیل جس کے دل میں آگ لگی ہوئی تھی وہ کون بھوجا سکتا تھا یا کون جانتا تھا وہ پلنگ پہ
لیٹا کروٹیں بدلتا رہا پھر جب سکون نہ ملتا تو اٹھ کے ٹیرس پہ ٹہلنے لگ جاتا۔۔۔۔ ایسا ہی ہوتا تھا کبھی تو
وہ ساری ساری رات ٹیرس پہ گزار دیتا۔
دن کا سورج معمول کے مطابق نکلا

،، ساحل صاحب اٹھ جائیں۔۔ کتنا سونا ہے۔۔،، شعبی اس کے کمرے میں آیا تھا اسے سوتا دیکھ
بولا۔۔ ساحل نے آنکھیں کھولی سامنے مہر کھڑی تھی۔۔ وہ اٹھ کے اس کے پاس آ گیا اسے گلے لگا
لیا۔۔

،، کیا ہوا ساحل۔۔،، شعبی نے اسے ایک طرف کرتے ہوئی کہا وہ حیران ہو کے دیکھنے لگ گیا وہ
جیسے مہر سمجھ رہا تھا وہ شعبی تھا اس نے اپنے سر میں تھپڑ مارا اور سر نفی میں ہلا کے واش میں چلا
گیا۔۔ ریڈی ہو کے نیچے آ گیا۔۔ سب کے ساتھ کھانا کھایا باتیں وغیرہ کرتا رہا۔۔
،، کہاں جا رہے ہو۔۔،، ساحل کو اٹھتے دیکھ تائی نے پوچھا۔۔

،، باہر جا رہا ہوں۔۔،، وہ مختصر جواب دے کے جانے لگا۔

،، اب یہ آوارہ گردی چھوڑ دو بھائی یوں کے ساتھ آفیس جانا شروع کرو۔ سٹیڈی تو مکمل ہونے ہی والی ہے اپنے پیروں پہ کھڑے ہو جاؤ شادی بھی کرنی۔۔،،

،، میری فکر کرنے کی ضرورت نہیں اور رہی شادی کی بات تو مجھے ابھی شادی کرنی نہیں جب کرنی ہوئی بتادوں گا۔،، وہ تایا کی بات کاٹتے ہوئے تلخ لہجے میں بولا۔

،، ساحل باپ سے ایسے بات کرتے ہیں۔۔،،

،، اور ہاں میری شادی کی فکر نہ کرنا میں نے اریخ میرج نہیں کرنی،، ساحل اپنی ماں کی بات انگور کرتے ہوئے بولا سب اسے دیکھتے رہ گئے اور وہ باہر چلا گیا۔ اس نے شروع سے ہی یہ علان کر دیا ہوا تھا۔ پر حویلی والے بھول گئے تھے آج اس نے سب کو یاد دلایا۔

،، چاچی یہ سب مہر کی وجہ سے ہوتا ہے وہ ہی اس کے کان بھرتی ہے جیسی ماں ویسی بیٹی۔۔،،

،، میں نے بتایا تھا نہ کہ مہر شعبی بھائی کی شادی میں ساحل پہ ڈورے ڈالتی رہی ہے۔،، ثنائے ساحل کی ماں کے کان بھرنے شروع کر دیئے۔۔ ساحل آج مہر کے پاس جا رہا تھا تو کوئی بھی روکتا تو وہ نہ رکتا۔

-13

وہ دونوں بہت دور تھے اپنے شہر سے سارے شور سے دور تھے وہاں کوئی اور نہیں تھا۔ گاڑی کے ساتھ نیچے بیٹھے تھے وہ دونوں۔

،، شاہو۔۔،، مہر نے اس کے کندھے سے سر اٹھا کے ساحل کو دیکھا

،،جی۔۔،، ساحل بہت نرم لہجے سے بولا۔

،،میں نے سنا ہے تم امریکہ جا رہے ہو مجھے چھوڑ کے چلے جاؤ گے کیا میں کیا کروں گی تمہارے بغیر دل نہیں لگتا،، وہ ساحل کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولی۔۔ ساحل اس کی طرف دیکھ کے مسکرانے لگ گیا۔۔

،،ایسے کیوں دیکھ رہے ہو۔۔،،

،،زندگی کتنی خوبصورت ہو گئی ہے اتنی محبت کرنے والی لائف پائٹر مل گئی ہے،،،، ساحل نے اس کی رخسار پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

،،میں نے کیا پوچھا ہے تم سے اور تم کیا بات کر رہے ہو۔۔،، وہ ساحل کو کہنی مار کے اٹھ کھڑی ہوئی۔ ساحل بھی اس کے پیچھے جا کھڑا ہوا۔

،،ابھی نہیں جا رہا پگلی۔۔ شادی کر کے اپنی ماہی کو ساتھ لے کے جاؤں گا۔،، وہ ہاتھ پیچھے باندھ کے آگے کوچھک کے مہر کے کان میں سرگوشی کی مہر شرما کے نظر جھکا گئی۔

،،تم کو سردی نہیں لگ رہی۔۔،، مہر نے شرارتی انداز میں ساحل سے پوچھا۔

،،میڈم سردی۔۔۔ ہا ہا ہا۔۔ بخار تو نہیں ہے تم کو یا کوئی دماغ کا پیچ ڈھیلا تو نہیں ہو گیا۔۔ گرمی میں سردی کس کو لگتی ہے،، مہر اس کی بے وقوفی پہ سرپیٹ کر رہ گئی۔

،،زرا بھی رومینٹک نہیں ہو تم۔۔ سائی ڈپہ ہو جاؤ۔۔،، وہ ساحل کو سائی ڈپہ کرتے ہوئے بولی۔

،،ہا ہا ہا۔۔ ماہی۔۔ سنو نا۔۔،، وہ مہر کے پیچھے آیا اور اسے اپنی باہوں میں لے لیا۔۔ مہر شرما کے آنکھیں مند گئی۔ اتنے میں ساحل کے فون کی بیل بجی۔

،،اففف۔۔۔ اب کون ہے یار۔۔،، ساحل مہر کو دور کرتے ہوئے بولا مہر اس کی حالت پہ ہنس دی

سیل پہ جس کا نمبر جگمگا رہا تھا اس کو وہ خوب اچھے سے جانتا تھا۔ وہ مہر سے تھوڑا دور جا کھڑا ہو گیا۔
،، تم نے آئی نہ کال کرنے کی کوشش کی تو۔۔،، ساحل کی بات کاٹ دی گئی تھی۔۔
،، ہو لو جیتنا خوش ہونا ہے پر یہ خوشی بہت کم ٹائی م کی ہے الٹی گنتی گنتی شروع کر دو۔۔،، کال کاٹ
دی گئی تھی۔۔ ساحل نے مہر کو دیکھا وہ اپنے فون پہ لگی ہوئی تھی۔۔
ساحل لمبا سانس لے کے اس کے پاس آ بیٹھا۔۔

آج سنڈے تھا سب گھر تھے
حویلی میں ایک ہنگامہ برپا تھا ساحل نے لُنج پہ کہہ دیا تھا کہ وہ مہر سے شادی کرنا چاہتا ہے تب
سے ساحل کی ماں نے گھر سر پہ اٹھایا ہوا تھا۔۔
اور ثنا الگ رو رہی تھی صبا سارہ اسے سمجھال کے بیٹھی تھی کمرے میں۔۔۔
،، آپ لوگ اگر نہیں کرو گے تو میں یہ گھر چھوڑ دوں گا مہر کے علاوہ میں کسی سے شادی نہیں کروں
گا۔۔،، اس نے ماں کو وارنگ دی۔۔ وہ شروع سے ہی ایسا تھا جو چاہتا تھا کر گزرتا تھا اور اس بار بھی وہ
ڈٹ گیا تھا۔۔ آخر اس کی محبت کا سوال تھا۔ سب مان گے تھے بس ساحل کی ماں نے شور مچایا ہوا تھا
رات تک وہ بولتی رہی ساحل نے بہت سمجھایا وہ نہ سمجھی تو ساحل گھر سے نکل گیا اور اپنے والد سے
کہ گیا کہ جب شور شرابا ختم ہو جائے تو مجھے بلا لینا۔۔ پر اس کو کیا پتا تھا پیچھے سے مہر کی خیر
نہیں۔۔

مہر ساحل کو سپرائز دینے کے لئے حویلی میں جا پہنچی۔۔

،،ہیلو ایوری ون۔۔،، وہ ماحول کو سمجھے بغیر بولی۔۔ ساحل کی ماں نے بغیر کچھ سوچے سمجھے مہر کی گال پہ تھپڑ رسید کر دیا۔۔

،،منہ اٹھا کے کیوں آگئی ہو۔۔ میرے بیٹے کو پھنسا لیا تم نے۔۔ لوگ ٹھیک کہتے ہیں جیسی ماں ویسی بیٹی۔۔ تمہاری وجہ سے آج میرا بیٹا گھر سے چلا گیا ہے۔۔،، مہر بے یقینی کے عالم میں اپنی رخسار پہ ہاتھ رکھ کے کھڑی رہی اور تائی کے منہ میں جو آیا بولتی رہی۔۔ وہ ساحل کو سپرائی ز دینے آئی تھی

اس کو ہی سپرائی ز مل گیا تھا۔۔

،،دفعہ ہو جاؤ یہاں سے اور کبھی اس حویلی میں قدم نہ رکھنا۔،، تائی نے چینخ کے کہا شعبی روکنے کے لیئے آگے بڑھا سارہ نے ہاتھ پکڑ لیا وہ اس کو بے یقینی میں دیکھنے لگا۔۔

،،اگر شاہو ہوتا تو آج مجھے اس زلت کا سامنہ نا کرنا پڑھتا۔،، مہر حویلی سے باہر نکل آئی۔۔ آنسوؤں آنکھوں کی باڑ توڑ کے نکل آئی۔ موسم پہلے ہی خراب تھا وہ نکلی تو طوفان شروع ہو گیا ساتھ ہی بارش آنے لگ گئی۔۔

،،شاہوت۔۔ تم۔ کہاں ہو آئی مس یو۔۔،، وہ پیدل چلتی بہت دور نکل آئی تھی۔۔

اسد چھوڑ کے سارم کے گھر چلا گیا تھا آتے وقت اس نے مہر کو پک کرنا تھا۔۔

مہر نے ساحل کو کال کی اس کا نمبر بند جا رہا تھا۔۔ وہ ہاتھ سینے پہ لپیٹے چل رہی تھی۔۔ آنسوؤں تھے کے رک نہیں رہے تھے۔۔

،،اتنی تنہائی میں نے کبھی محسوس نہیں کی۔۔ شاہو پلیز آ جاؤ،، وہ اب ایک پارک میں رکھے بیچ پہ جا بیٹھی

،، میں کہاں جاؤں یا اللہ شاہو دیا تو اس تک جانے کا راستہ بند کر دیا۔۔،، بارش اس کو بری طرح بھگا رہی تھی۔۔

اس کا سر پھٹنے لگا وہ سر کو گٹنوں میں دے کے بیٹھ گئی۔۔ بارش کی شدت بڑھتی جا رہی تھی اور اس کے درد کی بھی۔۔۔

شعبی نے اپنے فرینڈز کو کال کس کے پاس بھی ساحل نہیں تھا پھر اس نے اسفند کو کال کی تو ساحل وہاں تھا۔۔

،، ساحل جلدی گھر آ جاؤ۔۔ مہر گھر آئی۔۔،، شعبی کی بات کاٹ کے وہ بولا۔

،، شعبی مہر کو میرے کمرے میں بیٹھنے کو کہو میں ابھی آ رہا ہوں۔۔،، اس نے کال کاٹ دی اور کار کی چابی اٹھا کر حویل پہنچ گیا۔۔

،، ماہی۔۔۔ ماہی۔۔ کہاں ہو تم۔۔،، ساحل حویلی میں داخل ہوتے ہی پاگلوں کی طرح مہر کو پکارنے لگا۔۔ سب چپ کھڑے رہے۔۔

،، شعبی مہر میرے کمرے میں نہیں ہے کہاں ہے وہ۔۔،، ساحل اپر سے نیچے آتے ہوئے بولا۔۔

،، ساحل وہ۔۔۔ چاچی۔۔،،

،، میں نے اسے بھیج دیا اس کی اس گھر میں جگہ نہیں ہے تو یہاں رہ کے کیا کرتی۔۔،، تائی نے بڑے سکون سے شعبی کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ ساحل کے چہرے پہ جو سمائل تھی وہ غائب ہو گئی۔۔۔

،،نوموم۔۔۔آپ ایسا کیسے کر سکتی ہیں۔۔۔شعبی کیا ہوا تھا مجھے ابھی ساری بات بتاؤ نوموم نے
م۔۔۔م۔۔۔ماہی کو۔۔۔،،ساحل کی زبان لڑکھڑائی شعبی نے ساری بات ساحل کو سنا دی۔۔۔
،،نوموم اگر میری مہر کو کچھ ہوا تو۔۔۔تو۔۔۔،،اس نے غصے میں ماں کو وارنگ دی
،،ماہی کال اٹھاؤ پلیز۔۔۔،،وہ مہر کو کال پہ کال کر رہا تھا پر وہ اٹینڈ نہیں کر رہی تھی۔۔۔وہ چابی اٹھا
کے باہر چلا گیا۔۔۔سب اس کی دیوانگی دیکھ کے دنگ رہ گئی۔۔۔شناکھڑکی پکڑ کے کھڑی تھی۔۔۔
،،ساحل اس میں ایسا کیا ہے جو مجھ میں نہیں ہے،،شنااسے جاتا دیکھ سوچ رہی تھی
ساحل مہر کو جگہ جگہ تلاش کر رہا تھا۔۔۔

،،ماہی۔۔۔کہاں ہو تم ماہی،،وہ گاڑی سے اتر کے بھاگ رہا تھا انچی انچی اس کو پکار رہا تھا پارک کے
گیٹ کو کراس کر گیا لیکن واپس آیا تو وہ گیٹ پہ جا کے رک گیا اس کو لگا اس کیے سینے میں کسی نے
خنجر گاڑ دیا ہو مہر گری پڑھی تھی وہ بھاگ کے اس کے پاس گیا۔۔۔مہر کاسر گودی میں رکھ لیا۔۔۔
،،ماہی پلیز اوپن یو آر آئی ز پلیز اٹھ جاؤ،،وہ اس کا منہ تھپتھپانے لگا پر مہر نہ اٹھی۔۔۔
،،ماہی دیکھو اپنے شاہو کو یوں نہ تڑپاؤ۔۔۔،،ساحل اسے سینے سے لگا کے رونے لگا۔۔۔پھر کانپتا ہاتھ مہر کی
شہرہ رگ پہ رکھا اس نے مہر کو اٹھا لیا اور گاڑی میں پچھلی سیٹ پہ لٹا کے ڈرائی ونگ کرنے لگا
بارش میں وہ دونوں بھگ چکے تھا ساحل کی بریک شرٹ کے دو بٹن کھول گئی تھے بال بکھر
گئی تھے۔۔۔جن میں سے اگہ ئی بگا ہے پانی کی بوندے گر رہی تھی پروہ لا پرواہی سے گاڑی
چلا رہا تھا

ہو سپیٹل کے سامنے گاڑی روک دی اور اسے اٹھا کے اندر لے گیا تھوڑی دیر تک مہر کو ہوش آ گیا
ساحل بھاگ کے اس کے پاس گیا۔۔۔

،، ماہی۔۔۔ لیٹی رہو۔۔۔ اب کیسی ہو تم،، وہ مہر کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولا۔۔
،، تم سے تو ٹھیک ہوں یہ کیا مجنوں والا حولیہ بنایا ہوا ہے۔۔،، مہر ساحل کے بالوں میں ہاتھ
چلاتے ہوئے مصنوعی مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔۔
،، مجھے معاف کر دو میں تمہاری حفاظت نہیں کر پایا۔۔،، ساحل نے اس کے منہ پہ آتے بال پیچھے کرتے
ہوئے کہا۔۔۔

،، نہیں شاہو۔۔۔ آپ کی غلطی نہیں ہے

مجھے پسند نہیں کرتی تو وہ اس رشتے کی منظوری نہیں دیں گی۔۔،،

،، مجھے کوئی فرق نہیں پڑھتا وہ اس رشتے کو ایکسیپٹ کریں یا نہ کریں میں نے وہاں نہیں رہنا۔۔،،

،، پر شاہو مجھے کوئی شوق نہیں ایک بیٹے کو ماں سے دور کرنے کا۔۔،،

،، میں اس موضوع پہ کوئی بحس نہیں چاہتا تم بس میری ہونے کی تیاری کرو۔۔،، وہ مہر کے ہاتھ پہ

ہونٹ رکھتے ہوئے بولا۔۔

،، شاہو میں اس دنیا میں کچھ دنوں کی مہمان ہوں پھر میں چلی جاؤں،،،

،، بولا تھا نا ماہی جانے کی بات نہ کرنا کیوں نہیں سمجھتی تم۔۔،، مہر اپنی بات پوری کرتی ساحل نے اس

کے منہ پہ ہاتھ رکھ دیا۔۔

،، تمہارا اپریشن کامیاب ہو گا تم ٹھیک ہو جاؤ گی۔۔،، ساحل نے اس کو سمجھایا

،، مہری۔۔۔ ت۔۔۔ ت۔۔۔ تم ٹھیک ہو نہ۔۔،، پتا نہیں کہاں سے آہیل آگیا تھا۔۔

مہر اور ساحل حیران ہو گئیے آہیل بھگا ہوا تھا مہر اور ساحل کی نصبت زیادہ بے حال لگ رہا تھا

--

،،ہوں میں ٹھیک ہوں کڑوے کریلے۔۔،، مہر نے مسکرا کے کہا۔

،،تھینک گوڈ۔ میں باہر جا رہا تھا ساحل تم کو گاڑی میں ڈال رہا تھا میں نے دیکھ کے آواز بھی دی پر بارش کا بہت شور تھا تو شائی د اس نے سنی نہیں۔ تو میں پیچھے آگیا۔۔،، وہ ایک سائی ڈ پہ کھڑا بتا رہا تھا ساحل اٹھنے لگا پر مہر کے ہاتھ میں ہاتھ تھا مہر نے سرنفی میں ہلادیا۔۔ وہ پھر بیٹھ گیا آہیل کا دل جیسے کسی نے نکال لیا تھا

،،ہ۔۔ ہوا کیا تھا۔ تم پارک میں کیا کر رہی تھی۔،، آہیل نے بڑی مشکل سے پوچھا ساحل اور مہر نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

،،مجھ سے ناراض ہو گئی تھی تو وہاں جا کے بیٹھ گئی پاگل۔۔،، ساحل نے چھوٹ بول کے اصلی بات چھپائی ساحل کو باتیں چھپانے کا بہت ہنر تھا اب بھی اس نے اصلی بات چھپائی کیوں کہ وہ مہر کی توہین بردشت نہیں کر سکتا تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ آہیل کو بھی پتا چلے پر راز کب تک راز رہتے ہیں ایک دن تو کھول جاتے ہیں۔۔۔

،،اگر اس کو کچھ ہو جاتا تو میں کیا کرتا۔۔ مجھے ماہی کے بغیر اندھیرا ہی اندھیرا نظر آتا ہے،،

،،ساحل چاچی نہیں مان رہی اب کیا کرو گے تم۔۔،، شعبی نے سنجیدگی سے سوال کیا۔۔ ہر روز ٹیبل پہ یہ ہی بات ہوتی تھی اور ساحل کھانا چھوڑ کے اٹھ جاتا تھا آج بھی اس کی ماں نے سمرین اور مہر کے قصدے پڑھنے شروع کر دیئے تھے تو ساحل کرسی کو ٹانگ مار کے آگیا تھا۔۔،، شعبی مجھے نہیں پتا کیسے پر میں ماہی کے علاوہ کسی سے شادی نہیں کروں گا صرف اس سے۔۔،

،، اور اگر چاچی نے کوئی ی طوفان برپا کر دیا ،،

،، مجھے فکر نہیں اس بات کی ویسے بھی میں نے یہاں نہیں رہنا امریکہ چلے جانا ہے تو ان کو میری شادی سے کیوں پرولم ہے کیوں میری محبت کو سمجھ نہیں رہی ماہی مجھے ہمیشہ یہ ہی کہتی ہے کہ میں اس کی پروہ نہ کروں ارے کیسے نہ کروں یار۔۔۔ اس سے محبت کرتا ہوں۔ اور اس کو۔۔۔ ساحل کا بولتے بولتے لہجہ بھگ گیا۔۔۔ شعبی اسے دیکھنے لگ گیا اس نے کبھی اس کو اس حالت میں نہیں دیکھا تھا آج پہلی دفعہ وہ اس کو اس حال میں دیکھ کے ڈر گیا تھا۔

،، اور اس کو۔۔۔ کیا۔۔۔ شعبی نے سوالیہ انداز میں پوچھا۔ ساحل اس کو دیکھ کے بیڈ پہ بیٹھ گیا۔۔۔ برین ٹیومر ہے۔۔۔ شعبی حیرانی کی کیفیت میں کھڑا دیکھتا رہا

،، شعبی تم جاؤ یہاں سے لیومی پلیر، ساحل نے شعبی سے التجا کی۔۔۔ وہ چلا گیا۔۔۔

،، ماہی میں کچھ نہیں کرپا رہا مجھے سمجھ نہیں آ رہا کیا ہو گا۔۔۔ وہ سر اپنے ہاتھوں میں گراتے ہوئے بولا۔ مہر اس کے پاس نہیں تھی۔۔۔ پر وہ ہر وقت اس کے دل میں دھڑکن کی طرح دھڑکتی تھی۔۔۔ ساحل دروازہ کھولو چاچی بات کرنا چاہتی ہیں تم سے۔۔۔ شعبی نے پتا نہیں نیچے جا کے کیا کہا تھا کہ صغہ اس کے پاس آئی تھی ساحل نے دروازہ کھول دیا۔۔۔

،، تم مہر سے شادی کرنا چاہتے ہو نا۔۔۔ وہ ساحل کو دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔ ساحل نے ہاں میں سر ہلا دیا۔۔۔

،، میری ایک شرت ہے مانو گے۔

ساحل نے ہاں میں سر ہلا دیا۔۔۔

،، اسی ہفتے میں منگنی ہو گی اور ایک سال کے اندر اندر شادی منضور ہے،، ساحل بے یقینی کے عالم میں ماں کو دیکھنے لگا پھر یقین آنے پہ وہ صغره کے گلے لگ گیا۔۔

،، میں ماہی کو بتا کے آتا ہوں۔۔۔،، وہ گاڑی کی چابی اٹھاتے ہوئی بولا۔۔ صغره نے مسکرا کے ہاں میں سر ہلا دیا۔ اس نے یہ تک جاننے کی کوشش نہ کی کہ اچانک یوں وہ کیسے مان گئی اس کو کیا لینا دینا تھا اس کو تو اس کی ماہی مل گئی تھی۔۔

پہلے وہ سب کے سامنے اس کو ماہی نہیں بولتا تھا پر آج کل وہ بولتا ہی ماہی تھا۔ وہ جاچکا تھا ،، چاچی آپ کو پتا تھا نہ کہ ثنا ساحل کو پسند کرتی ہے پھر کیوں آپ نے اس رشتے کے لیے ہاں کی اور وہ جیسی ہے آپ کو۔۔،،

،، مجھے میرے بیٹے سے کچھ پیارا نہیں ہے۔۔۔،، وہ صبا کو ہاتھ کے اشارے سے رک کے چلی گئی۔۔۔

ثنا اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔

،، ماہی۔ اسد ماہی کہاں ہے۔۔،، ساحل نے اسد کو دیکھتے ہی پوچھا۔۔

وہ اس کے گھر پہنچ گیا تھا اب مہر کو ڈھونڈ رہا تھا آہیل بھی ٹی وی لونچ میں صوفے پہ بیٹھا تھا جو ساحل کی خوش بھری آواز سن کے چونک گیا سوالیہ نظروں سے اسکو دیکھنے لگ گیا پر ساحل اس کی طرف متوجہ نہیں تھا نہیں تھے۔۔ احمد آفس گئے ہوئی تھے سمرین بھی مارکیٹ گئی ہوئی تھی

،، کیا ہوا ساحل خیریت۔۔ اسد نے پوچھا

،، ماہی ہے کہاں۔۔۔،، اس نے پھر بے تابی سے پوچھا اسد نے بھی اس کی بے تابی بھنپ لی تھی۔۔

،، شاہو۔۔ پر آجاؤ۔۔،، مہر پر اپنے کمرے میں بیٹھی تھی اس کی آواز سن کے باہر آئی تھی۔۔ ساحل تیزی سے سیڑھیاں چڑھنے لگا۔۔
،، میں چلتا ہوں اسد۔۔،، آہیل اٹھتے ہوئے بولا۔۔
،، بیٹھو تم یار ابھی تو آئیے ہو۔۔،،

،، اب مجھ سے یہاں اور ایک منٹ بھی رکا نہیں جائیے گا اگر رکا تو شادی کچھ غلط ہو جائیے
میرے ہاتھوں جو میں نہیں چاہتا میں ماہیکی خوشیاں نہیں خراب کرنا چاہتا بہت محبت کرتا ہوں اس
سے،، وہ پر کمرے میں جاتے ساحل اور مہر کو دیکھ سوچ رہا تھا۔۔

،، تو مس ماہی۔۔ اب مسز شاہ بننے کی تیاری کریں آج رات ماما لوگ آئیے گے۔۔ اسی ایک ہفتے
میں ہماری منگنی ہوگی پھر میں امریکہ چلا جاؤں گا ایک سال بعد شادی ہوگی۔۔ پھر میں تمہیں اپنے
ساتھ لے جاؤں گا۔۔ ساحل نے ایک سانس میں ساری پلیننگ بتادی۔۔
،، ش۔۔ ش۔۔ شاہو تم چلے جاؤ گے۔۔ میں تمہارے بغیر کیسے رہوں گی اکیلی یہاں۔۔،، مہر کی سوئی
اس کا امریکہ جانے پہ اٹک گئی۔۔
،، میری پگلی ماہی۔۔ تم کو لے جاؤں گا پہلے وہاں سیٹل ہو لوں۔ اور ہم ہر روز بات کیا کریں گے نا ویڈیو
کال پہ۔۔،، وہ مہر کے آنسو صاف کرتے ہوئے بولا۔۔
،، م۔۔ م۔۔ میں نہیں جانے دوں گی آپ کو شاہو نہیں جانے دوں گی۔۔،، مہر کو ایسے لگا جیسے اس
کی روح کسی نے کھینچ لی ہو پتا نہیں اس کے دل میں کیا چل رہا تھا۔ پر وہ اتنی چھوٹی سی بات پہ رو
رہی تھی۔

،، ماہی ارے پاگل رو کیوں رہی ہو میں کون سا ہمیشہ کے لیئی۔۔،، ساحل بات پوری کرتا مہر نے اس کی بات کاٹ دی

،، نہیں شاہو۔۔ ایسا بولنا بھی مت پلیز۔ تمہاری ماہی تمہارے بغیر مر جائی گی۔۔،، وہ گڑ گڑائی ساحل نے اس کو بیڈ پہ بٹھایا اور اس کے پاس نیچے بیٹھ گیا۔۔

،، ماہی ایک بات بتاؤ تم رو کیوں رہی یار تم کو تو خوش ہونا چاہئیے ہماری انگلیجمنٹ ہو رہی ہے پاگل۔۔،، وہ اس کے آنسو صاف کرتے ہوئی بولا

،، شاہو مجھے نہیں پتا پ۔۔ پ۔۔ پر جب تم جانے کی بات بات کرتے ہو تو دل ڈر جاتا ہے ایسے لگتا ہے بہت کچھ غلط ہو جائیے گا بہت کچھ بدل جائیے گا شاہو مجھے ڈر لگتا ہے پلیز مت جانا۔۔،، مہر روتے ہوئی بولی۔

،، اچھا ٹھک ہے نہیں جاؤں گا اب چپ کر جاؤ میرا دل گھبراتا ہے تمہیں یوں روتا دیکھ،، ساحل مہر کی دیوانگی کے آگے ہاتھیار ڈال چکا تھا۔ مہر اپنے آنسو صاف کر کے مسکرا دی۔۔

،، آئی نہ رونا نہیں اوکے۔۔،، ساحل نے مہر کو انگلی دیکھائی مہر مسکرا کے سر ہلا دیا۔۔

،، کیا چل رہا ہے یہاں۔۔،، اسد کمرے میں آیا ساحل کو مہر کے پاس نیچے بیٹھا دیکھ حیران ہو کے بولا۔۔

،، کچھ نہیں۔ ہمیں کیا ہونا سالے صاحب۔۔،، ساحل اٹھتے ہوئی اپنی ہسی دبا کے بولا۔۔

،، کیا مطلب تمہارا۔۔،، اسد سینے پہ بازو باندھ کے مصنوعی غصے سے بولا کیوں کہ وہ ان کی باتیں سن چکا تھا۔

،،مطلب۔۔۔ سمجھ دار تم خود ہو تیاریاں کرو اپنی ماہی کو میرا بنانے کی۔۔،، ساحل نے چمک کے کہا مہر کی ہسی چھوٹ گئی اور اٹھ کے باہر بھاگ گئی۔۔

،،ایک شرط پہ ماہی تم کو ملے گی۔۔،، اسد نے بیٹھتے ہوئے کہا۔

،،لو جی اب آپ بھی شرط رکھ لو چلو بولو کیا شرط ہے۔۔،، ساحل نے معصومیت سے کہا۔۔

،،میری ماہی بہت پیاری ہے ہمیں کبھی اس کی آنکھ میں ایک آنسو بھی آیا تو تمہاری خیر نہیں پھر۔۔،،

،،ارے ارے سالے صاحب اتنا غصہ مجھے ماہی تم سے بھی زیادہ پیاری ہے جان سے بھی زیادہ چاہتا ہوں آپ فکر نہ کریں میں ماہی کو کبھی کوئی کمی محسوس نہیں ہونے دوں گا اور آنسو تو کبھی نہیں۔۔،، ساحل نے اسد کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھتے ہوئے وعدہ کیا۔ اتنے میں ساحل کا فون کی بل بجی وہ اسد سے ایکسیوز کر کے باہر چلا گیا اسد نے سکون کا سانس لیا کہ اس کی بہن کو ایسا جیون ساتھی ملنے والا ہے جو اس سے محبت کرتا ہے ۔

،،کیا پروہلم ہے۔۔۔ اب کیا مثلہ ہے تم کو،، ساحل کال اٹینڈ کرتے ہی دھاڑا اگلے بندے نے پتا نہیں کیا کہا ساحل نے

کال کاٹ دی۔۔

،،کیا ہوا۔۔،، ساحل خوفگی کی کیفیت میں ٹی وی لونچ میں کھڑا تھا مہر نے پیچھے سے آ کے اس کو بلایا وہ چونک کے اسے دیکھنے لگا۔۔

،،کیا ہوا شاہو۔۔،، مہر نے اس کے چہرے پہ نظر ڈالی جہاں ڈر تھا یا کچھ اور مہر سمجھ نہیں پائی۔۔

،،ک۔۔ک۔۔ کچھ نہیں م۔۔ میں اب چلتا ہوں۔۔،،

،، روکو۔۔ مجھے عالیہ کے پاس جانا ہے مجھے لیتے جاؤ۔۔،، ساحل جانے لگا جب مہر نے اسے روکا وہ رک گیا۔ مہر اپنے کمرے کی طرف چلی گئی

،، نہیں مہر کو کچھ پتا نہیں چلنا چاہئیے اس بارے میں۔۔،، وہ لمبا سانس لے کے خود کو ریلکس کرنے لگا۔۔ مہر آگئی تھی اب وہ دونوں اکٹھے باہر جا رہے تھے۔۔

،، شاہو وہاں چلیں جہاں ہم بچپن میں اکثر جاتے تھے تایا کے ساتھ۔۔،، مہر ساحل کو دیکھتے ہوئی بولی

،، مہر باغ یہاں سے پچیس کلومیٹر دور ہے تم نے عالیہ کے پاس بھی جانا ہے،،
،، نہیں مجھے تمہارے ساتھ ٹائی م گزارنا ہے۔۔،، وہ ساحل کو پیار سے دیکھتے ہوئی بولی۔۔ ساحل اس کے پاگل پن پہ مسکرا دیا اور گاڑی مڑ لی۔۔

،، تم کو یاد ہے شاہو۔ تم صرف میرے ساتھ کھیلتے تھے اور آم بھی مجھے توڑ کے دیا کرتے تھے۔ ہاہاہا۔۔،، مہر سر گاڑی کی سیٹ پہ سر ٹیکتے ہوئی بولی۔۔

،، ہاں۔۔ اور تمہارے چکروں میں مجھے ڈانٹ پڑھ جاتی تھی تایا سے بھی اور نمان بھائی سے بھی۔۔،،
،، ہاہاہا۔ تم بھی تو صرف میرے ساتھ کھیلا کرتے تھے ثنا لوگ روتی رہ جاتی تھی۔۔،،

مہر نے اس کی طرف منہ مڑ کے کہا۔ ساحل مسکرانے لگا بہت دیر تک وہ اپنا بچپن یاد کرتے رہے
،، شاہو حویلی میں اتنی پابندیاں کیوں ہیں۔۔۔،، مہر نے سنجیدگی سے سوال کیا

،، پتا نہیں۔۔ اسی لیئے تو میں وہاں سے جانا چاہتا ہوں۔۔ میں وہاں رہنا نہیں چاہتا ہم شادی کے بعد امریکہ چلے جائیں گے۔۔،،

،، نہیں شاہو۔۔ میں نہیں چاہتی کہ تم اپنی فیملی سے دور ہو جاؤ۔۔ میرے ماما پاپا نے بھی فرار کا راستہ چنا تھا اگر وہ وہاں رہتے تو آج۔۔۔،، مہر کہتی کہتی رک گئی۔۔ ساحل نے مہر کی طرف بے بسی سے دیکھا۔

،، تو آج شائ د ہمارے رشتے کو اکسیپٹ کرنے میں تائی کی کو اتنی۔۔،،
،، میں نے کہا تھا نا کہ وہ کیا چاہتی ہیں مجھے فرق نہیں پڑھتا ماہی پھر تم کو کیوں پڑھتا ہے۔۔،، ساحل
سنجیدگی سے ڈرائی ونگ کرتے ہوئی بولا مہر بے بسی سے اسے دیکھنے لگی۔۔ وہ کچھ نہیں
بولی۔۔ کیوں کہ وہ جانتی تھی ساحل اپنی بات پہ اٹک جائے تو کسی کی نہیں سنتا
،، اچھا یار یہ آہیل کو پتا نہیں کیا ہوا ہے،، مہر نے بات کا سرا تبدیل کیا۔۔
،، کیا ہوا ہے۔۔،، ساحل نے الٹا سوال کیا۔۔

،، پتا نہیں عجیب بی ہیور ہو گیا ہے اس کا۔۔،، مہر نے شہانے اچکائی
،، آفس جوائن کر لیا ہے اس لیئیے مزاج میں تبدیلی آگئی ہے۔۔،، ساحل نے لا پرواہی سے
کہا۔۔

وہ لوگ باغ میں پہنچ گئے تھے باغ کے ساتھ مین روڈ تھا ساحل گاڑی سڑک سے نیچے لگا کے مہر کو
اتارا۔۔

،، تم سائیڈ پہ ہو جاؤ میں گاڑی وہاں کھڑی کر کے آتا ہوں،، وہ ہاتھ کے اشارے سے مہر کو جگہ
دیکھانے لگا

،، شاہو۔۔ میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں۔۔،، مہر نے تھوڑا پیچھے ہٹتے ہوئی بایں پھلا کے زور
سے کہا ساحل اسے دیکھنے لگ گیا۔

،، اور تمہارا شاہو بھی تم سے بہت محبت کرتا ہے۔،، وہ بول کے گاڑی سٹارٹ کرنے لگا۔
مہر باغ میں جانے لگی جب اس کو گولی چلنے کی آواز سنائی دی اور ساتھ ہی ایک عجیب سا شور
سنائی دیا۔ مڑ کے دیکھا تو اس کی سانس رک گئی پتھر کی مورت بن گئی دل کی دھڑکن رک
گئی

ساحل کی گاڑی بہت بڑے درخت میں جا لگی تھی وہ وحشت سے دیکھنے لگی۔ آنکھوں کے آگے
اندھیرا آ گیا۔

،، شاہو۔۔،، وہ بے اختیار گاڑی کی طرف بھاگی۔

،، ش۔۔ ش۔ شاہو اٹھو۔۔ شاہو،، وہ گاڑی میں بیٹھ کے اس کا منہ تھپتھپا رہی تھی۔ ساحل نے نم
غشی کی حالت میں آنکھیں کھولی۔

،، م۔ م۔ ماہی میں ٹھیک ہوں تم چپ کرو اور بھائی کو کال کرو۔،، ساحل نے بڑی مشکل سے بولا
،، ر۔ رونا بند کرو ماہی۔ بھائی کو کال کرو گولی لگی ہے مجھے۔،،

،، گ۔ گولی۔،، مہر نے ساحل کو حیران ہو کے دیکھا۔ وہ آنکھیں بند کر چکا تھا۔ مہر نے اسے
اٹھانے کی کوشش نہیں کی کیوں کہ وہ نہیں اٹھنے والا تھا مہر رونا چاہتی تھی پر آنسو ہلق میں اٹل
گے تھے

،، ش۔۔ شاہ۔ وک۔ کچھ نہیں ہو گا تم کو۔ میں بھائی کو کال کرتی ہوں۔،، مہر کو لگ رہا تھا اس
کے گلے میں کچھ اٹک گیا ہے ساحل اس کے سامنے بے خبر لیٹا ہوا تھا۔ مہر کے ہاتھ کانپ رہے تھے
ساحل کو سینے میں گولی لگی تھی۔ تیز رفتار آتی کار سے کسی نے اس کو گولی ماری اور جس سپیڈ سے کار
آئی تھی اسی تیزی سے چلی گئی۔ اور ساحل گولی لگنے کی وجہ سے گاڑی نہ سمجھا سکا۔۔

مہر نے پتا نہیں کس کو کال کی تھی۔۔۔ پر نمان لوگ ایمبولینس لے کے وہاں پہنچ گئے۔۔۔
،، شعبی ہم ساحل کے ساتھ جاتے ہیں تم گاڑی لے جاؤ۔،، شعبی نے سر ہلادیا ایمبولینس تیز رفتاری سے چلی گئی مہر جہاں کھڑی تھی وہاں گر گئی۔۔۔
،، اور تمہارا شاہو بھی تم سے بہت محبت کرتا ہے۔۔۔،، مہر کے نزدیک کسی نے سرگوشی کی۔۔۔
،، اچھا چپ کر جاؤ نہیں جاؤں گا میرا دل گھبراتا ہے تمہیں یوں روتا دیکھ کے؛، مہر کانوں پہ ہاتھ رکھ کے چیخنے لگی۔۔۔ آنسو بہنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔ شعبی جو سکتے میں کھڑا تھا ہوش میں آیا۔۔۔
اور تیزی سے مہر کی طرف بڑھا۔ وہ جانتا تھا ان دونوں کی محبت کی کوئی حد نہیں ساحل مہر کتنی دیوانگی کی حد تک ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے
،، مہر چپ کرو رونے سے کیا ہو گا۔۔۔۔۔ تم دعا کرو ساحل ٹھیک ہو جائیے گا چلو اٹھو گاڑی میں بیٹھو
۔۔۔،، شعبی اس کے پاس کھڑا اسے دلا سے دے رہا تھا۔۔۔
،، ش۔۔۔ شاہو کو کچھ نہیں ہو گا اسے پتا ہے اس کی ماہی اس کے بنا رہ نہیں سکتی۔۔۔ وہ مجھے چھوڑ کے نہیں جائیے گا۔۔۔۔۔ اس نے و۔ وعدہ کیا تھا۔،، مہر خود کلامی کر رہی تھی۔۔۔ شعبی کچھ نہیں بولا
مہر کے ہاتھوں پہ ابھی بھی خون لگا ہوا تھا۔۔۔ وہ ساحل کے خون کو دیکھے جارہی تھی۔۔۔
،، شعبی مجھے شاہو کے پاس جانا ہے پلیز مجھے اس کے پاس لے چلو۔،، شعبی نے اسے بے بسی سے دیکھا۔۔۔ وہ جانتا تھا مہر کو ٹینشن نہیں دینی پر وہ کیا کر سکتا تھا وہ بغیر کچھ بولے گاڑی چلاتا
رہا۔۔۔ ہو سپتیل میں سب موجود تھے تایا چاچا چاچی احمد صاحب
،، میری بچی تم ٹھیک ہو۔۔۔،، مہر کو

دیکھتے ہی سمرین اس کی طرف لپکی۔۔ مہر مرے مرے قدم اٹھ رہی تھی جب ایک زور کے جھٹکے کے ساتھ اس کو کسی نے روکا اور منہ پہ تھپڑ مار دیا۔۔ مہر ویسے ہی کھڑی رہی
،، منحوس لڑکی۔۔ میرے بیٹے کو نگلنے پہ کیوں تل گئی ہو۔۔،، صغره کے تھپڑ کی آواز اتنی بلند تھی
سب چپ ہو گئی تھیں۔

،، صغره زبان سمجھال کے بات کرو میری بیٹی کا کو کچھ مت بولنا نہیں تو۔۔،،
،، نہیں تو کیا سمرین۔۔ تمہاری بیٹی تم پہ گئی ہے لگام کسو اس کی۔۔،، تائی ی بھی شروع ہو
گئی۔۔

،، لے جاؤ اس مہنوس کو یہاں سے اگر میرے بیٹے کو کچھ ہوا تو کسی کو منہ دیکھانے کے قابل نہیں
چھوڑوں گی۔۔،، وہ لوگ لڑنے لگ گئی۔۔

،، ارے چپ کرو میں اب ایک لفظ نہیں سنانا چاہتا۔۔،، تایا جو چپ کھڑا تھا غصے سے بولا۔
،، احمد تم اپنی فیملی کو لے جاؤ یہاں سے۔۔ میں ساحل کی خیریت سے آگاہ کرتا رہوں گا۔۔،،
،، پر بھائی جان۔۔،، تایا نے ہاتھ اٹھا کے رک دیا۔۔

،، چلو مہر۔۔،، سمرین نے کہا۔۔

،، ن۔۔۔ ن۔۔ نہیں موم میں ساحل کو اکیلا چھوڑ کے نہیں جاؤں گی پلیز مجھے یہاں سے نہیں جانا۔۔،،
،، تمہارے ہونے یا نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑھتا چلی جاؤ۔۔،، صغره نے ہاتھ سینے پہ باندھتے
ہوئی کہا۔۔

تایا لوگ ڈاکٹر کے پاس چلے گئے تھے ساحل کو اپریشن تیڑ میں لے جایا جا رہا تھا۔۔ مہر آگے
بڑھنے لگی صغره نے اسے دھکا دے دیا۔۔

،، اگر ساحل ٹھیک ہوتا تو آپ کی ایسی ہمت نہیں ہوتی چاچی۔،، شعبی بے بسی سے سوچ رہا تھا اسے ساحل بہت پیارا تھا اور ساحل مہر سے کس قد محبت کرتا تھا وہ یہ بھی جانتا تھا پر آج مہر کو پورے ہو سپیٹل کے سامنے ذلیل ہوتا دیکھ رہا تھا وہ روکنا چاہتا تھا پر نہیں روک سکا۔۔

،، پلیز ماں مجھے چھوڑو مجھے شاہو کے پاس رہنا ہے۔۔،، سمرین مہر کو کھینچتے ہوئی لے جا رہی تھی

،، مہر جہاں عزت نہ ہو وہاں رکنے کا کوئی ی فائی دہ نہیں۔،، وہ مہر کو گاڑی میں بٹھاتے ہوئی بولی۔۔

،، باپ کو گاڑی میں دیکھ مہر چپ کر گئی۔۔

ساحل شاہ کا اپریشن ہو رہا تھا پر ڈاکٹرز نے کہا تھا سینیے میں گولی لگی ہے جان کو خطرہ ہے سب دعائیں مانگ رہے تھے۔۔

مہر گھر آتے ہی اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔ اور وضو کر کے سر پہ ڈوپٹا اڑ کے سجدے میں گر گئی۔۔

اسکی آنکھوں کے سامنے ساحل کا چہرا آ رہا تھا۔۔

،، اے میرے اللہ میرے شاہو کو کچھ نہ کرنا اسے بچالے میرے اللہ،، وہ سجدے میں گری روتی رہی۔۔

،، مہر ساحل ٹھیک ہے اس کی جان کو خطرہ نہیں ہے اب خطرے سے باہر ہے ابھی بے ہوش ہے۔۔۔

،، اسد تم سچ کہہ رہے ہو۔۔،، مہر سجدے سے اٹھ کے بے تابی سے بولی۔۔۔

،،ہاں میری جان۔۔ تمہارے شاہو کو کچھ نہیں ہوا تمہاری دعا اللہ نے سن لی ،،وہ مہر کے سر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بولا۔۔ مہر پھوٹ پھوٹ کے رونے لگ گئی اسد نے مہر کو سینے سے لگا لیا۔۔
،،ارے پاگل اب وہ ٹھیک ہے چلو میں تم کو اس کے پاس لے جاتا ہوں اپنی آنکھوں سے دیکھ لینا۔۔،، اسد اسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولا
،،اسد مہر نہیں جائے گی۔۔،، سمرین بیگم پتا نہیں کہاں سے آگئی تھی۔۔ مہر نے بے بسی سے ماں کو دیکھا

،،پر ماں اس میں ان دونوں کی کیا غلطی ہے۔۔،، سمرین نے ہاتھ اٹھا کے رک دیا۔۔
،،بس ایک بار جو کہ دیا سمجھ نہیں آیا۔۔ مہر نہیں جائے گی۔۔،، اسد غصے میں باہر نکل گیا مہر بیڈ پہ گر گئی۔۔۔
،،مجھے اس وقت شاہو کے پاس ہونا چاہئیے تھا پر۔۔،،وہ سرہانے میں منہ دے کے رونے لگی۔۔۔

ساحل کو جب ہوش آئی تو اس نے مہر کے بارے میں پوچھا سب ایک دوسرے کو دیکھنے لگ گئی۔۔
،،میں نے کچھ پوچھا ہے۔۔۔ وہ آئی تھی اور وہ یہاں ہونی چاہئیے تھی۔۔ پر وہ نہیں ہے میں میری ماہی کو جانتا ہوں وہ آئی تھی۔۔ کہاں ہے ماہی۔۔،، ساحل چیخ کے بولا۔۔ صغره نے نظر جھکالی۔۔

،،ماما۔۔ آپ نے پھر سے کچھ۔
نوماما۔۔ پھر سے نہیں ،، ساحل ماں کا جھکا سر دیکھ کے سمجھ گیا۔۔

،، ساحل وہ لوگ نہیں آئیے ابھی۔۔،، صغره نے چھوٹ بولا بتایا اس کو حیران ہو کے دیکھنے لگ گیا۔۔ سب چپ کھڑے تھے۔

،، نہیں ماما چھوٹ میں نہیں مانتا میری ماہی آئی تھی۔۔،، ساحل بیڈ پہ لیٹا ہوا تھا ابھی اپریشن ہوا تھا اس کا۔۔ آنکھ کھولتے ہی مہر کو ڈھونڈا پر وہ نہیں تھی۔۔

،، شعبی۔۔ ماہی آئی تھی نا چھوٹ مت بولنا۔۔،، شعبی نے سر اٹھا کے اسے دیکھا۔۔ چاچی نے اسے نابتانے کا اشارہ کیا

،، نہیں ساحل تم ریٹ کرو میں اسے لے کے آتا ہوں۔۔،، شعبی نے چھوٹ بولا۔۔ ساحل اسے بے یقینی سے دیکھا۔۔

،، نہیں میرا دل نہیں مانتا۔۔ تم سب چھوٹ بول رہے ہو۔۔،، ساحل نے آنکھیں مندلی۔۔ شعبی باہر چلا گیا۔۔،، مہر نہیں جائے گی شعبی۔۔ تم چلے جاؤ۔۔،، شعبی نے سمرین کو التجا کی مہر کو ساتھ لے جانے کی پر وہ مان نہیں رہی تھی احمد کو آفس سے فون آگیا تھا وہ چلا گیا تھا۔۔

،، موم پلینز۔۔ پلینز مجھے جانے دیں شاہ میرا انتظار کر رہا ہے پلینز مجھے جانے دیں،، مہر روتے ہوئے ہاتھ جوڑ دیئے سمرین بیگم اپنی بیٹی کو اس حالت میں دیکھ کے سن ہو گئی۔۔

،، جاؤ مہری۔۔ شعبی لے جاؤ اسے۔۔،، آہیل اسی ٹائی م آیا تھا

،، آہیل پر۔۔،، سمرین کچھ بولنے لگی آہیل بول دیا۔۔

،، آنٹی ہمیں مہر سے اپر کچھ نہیں مہر کی حالت دیکھ رہی ہیں آپ مہری جاؤ تم،،

،، تھنک یو آہیل۔۔،، مہر آنسو صاف کرتے ہوئے بولی آہیل نے پھکی سی سہائی ل کی۔ مہر اور شعبی نکل گئی۔۔

،، مہر تم سے ساحل اگر پوچھے کہ پہلے آئی تھی تو تم کہ دینا کہ نہیں۔۔ وجہ مت پوچھنا، مہر نے شعبی کو دیکھا وہ سنجیدگی سے گاڑی چلا رہا تھا مہر نے سر ہلا دیا۔۔ گاڑی ہو سپٹل کے سامنے رکی مہر گاڑی سے نکل کے بھاگی۔۔

،، شاہو۔۔،، مہر اس کے پاس پہنچ کے پھولی ہوئی سانس سے اس کو پکارہ ساحل نے آنکھیں کھولی۔۔ ،، لیٹے رہو شاہو۔۔ اب تم ٹھیک ہونا، ساحل اٹھنے کی کوشش کرنے لگا مہر نے رک دیا۔۔ ،، ادھر آؤ مہر۔۔،، ساحل نے اس کو اپنے پاس رکھی کرسی کی طرف اشارہ کیا۔۔

،، ماہی تم کہاں چلی گئی تھی تم آئی تھی نہ کیا ہوا تھا ماہی میرا دل کہتا ہے تم آئی تھی پر یہ لوگ کہتے ہیں نہیں آئی۔۔ تم آئی تھی نا۔۔،، ساحل مہر کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کے بولا مہر نے نظریں اٹھائی پھر جھکا کے نفی میں سر ہلا دیا۔۔،،

،، کوئی بات نہیں اب تو آگئی ہو نا اور تم ٹھیک ہو نا۔۔،، ساحل نے اس کے چہرے پہ کچھ تلاش کرتے ہوئے پوچھا مہر نے سر جھکائیے ہاں میں سر ہلا دیا۔

،، روئی کیوں ہو۔۔ ادھر میری طرف دیکھو ماہی،، ساحل نے کہا مہر کی آنکھیں سو جی ہوئی تھی چند آنسوؤں پلکوں میں اٹکے ہوئے تھے اور بال بے ترتیبی سے بکھرے ہوئے تھے ڈوپٹا غائب تھا پر جب وہ ساحل کے ساتھ باہر گئی تھی شلوار قمیض پہنی تھی ایک کندھے پہ ڈوپٹا ڈالا ہوا تھا پر اب وہ خود سے بھی بیگانی لگ رہی تھی۔

،، مہر تمہیں اللہ پہ یقین ہے کیا۔۔،، مہر نے ہاں میں سر ہلا دیا۔۔

،، تو یہ حالت کیوں بنائی ہوئی ہے پگی۔۔ میں تمہیں چھوڑ کے نہیں جاتا، مہر اس کا ہاتھ آنکھوں سے لگا کے رونے لگ گئی۔۔

،،مہر چلو چاچی کی کال آئی ہے۔۔۔۔،،

،،ماہی نہیں جائے گی میرے پاس رہے گی۔۔ان کو بول دو۔۔،،ساحل نے مہر کی آنکھوں کی بے بسی بھانپ کے بولا

،،اور ہاں گھر والوں سے کہ دو چلے جائیں میری ماہی میرے پاس ہے۔۔،،وہ مہر کو نظر بھر کے دیکھتے ہوئے بولا۔۔مہر نے نظریں جھکا لی۔۔

،،دیکھو محبت کی منزل اتنی آسانی سے نہیں مل جاتی ماہی۔۔بہت سی مشکلوں کا سامنہ کرنا پڑھتا ہے ہارمت ماننا ماما کچھ بھی کہیں بردشت کر لینا میں تمہارے ساتھ ہوں اور ہمیشہ رہوں گا۔۔،،

،،شاہو تمہارے لیئے میں کچھ بھی کر سکتی ہوں تم فکر نہ کرو میری محبت کم نہیں ہوگی۔۔،،مہر نے ساحل کی رخسار پہ ہاتھ رکھ دیا

ساحل نے آنکھیں بند کر کے کھول دی۔۔

،،پتا نہیں شاہو اب آگے کیا کیا ہونے والا ہے میرے دل کو سکون نہیں ہے شاہو میں آئی تھی شاہو پر چاچی نے مجھے دنیا کے سامنے بے عزت کیا میری ماں کو بھی۔۔مجھے ڈر لگ رہا ہے کہ میں ہمارے نصیب میں۔۔،،وہ اس سے آگے نہیں سوچ سکی۔۔وہ ساحل سے جدا ہونے کے بارے میں سوچ ہی نہیں سکتی تھی۔۔ساحل اس کا ہاتھ پکڑے ہی سو گیا مہر اسے تکتی رہی دن سے رات ہو گئی جب صغہ بیگم نے آ کے پھر مہر کو ساحل سے دور کر دیا مہر باہر جا کے کھڑی ہو گئی۔۔ہو سپٹل میں صغہ وہ اور نمان ہی تھے۔۔باقی سب جا چکے تھے۔۔

اور وہ اب باہر ٹہل رہی تھی بار بار آنکھیں بھر آتی تو وہ آنکھوں کو رگڑ دیتی۔ ساحل کی ماں بار بار اس کی بے عزتی کر رہی تھی۔۔۔ پروہ چپ چاپ سن لیتی اس نے پورے دن سے کچھ کھایا پیا نہیں تھا دل کہاں کر رہا تھا اس اس کا شاہو اس حالت میں پڑھا تھا۔۔۔

،،پر گولی کہاں سے آئی اور شاہو سے کسی کی کیا دشمنی۔۔، وہ ہو سپیٹل کے بیچ پہ بیٹھی تھی جب اس کا دماغ کام کرنے لگا تھا۔۔ اس کے ذہن میں باغ والا سارا منظر آیا۔۔

،،پر جب وہاں س ہم رکے تھے تو جگہ سنسنان تھی پھر اچانک سے گولی کہاں سے آگئی اور شاہو کو کیوں ماری گئی۔۔، اس نے خود سے سوال کیا۔۔،

،،نمان بھائی آپ نے پولیس کو خبر کی۔۔، وہ اٹھ کے نمان کے پاس جا کھڑی ہوئی۔۔

،،ہاں پر کوئی ثبوت نہیں ملے صرف وہ گولی ہی ہے جو ساحل کی بوڈی سے نکلی پر وہ کافی نہیں ہے مجرم کو پکڑنے کے لیئے۔۔، نمان نے سنجیدگی سے جواب دیا

،،نمان بھائی جہاں ہم لوگ روکے تھے وہاں سے شائی کوئی ی پروف مل جائے۔۔ نمان بھائی اس مجرم کو سزا ضرور دلوائے گا۔۔ میرے شاہو۔۔، وہ بولتے بولتے رک گئی نمان اس کو دیکھ رہا تھا مہر نے نظر جھکالی اور ایک آنسو اس کی رخسار سے ہو کے فرش پہ جا گرا۔۔

،،مہر بیٹا ساحل اب

ٹھیک ہے آپ فکر نہ کریں۔۔، نمان نے مہر کے سر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔ مہر پھر سے بیچ پہ بیٹھ گئی۔ وہ ساحل کے پاس جانا چاہتی تھی پر چاچی نے اس کو اندر جانے سے رک دیا تھا تو وہ باہر ٹہلتی رہی رات کا آخری پہر تھا جب چاچی نے اس کو ناگواری سے اندر آنے کو کہا وہ جھجکتے ہوئے

اند چلی گئی ساحل جاگ چکا تھا۔۔ مہر ساحل کے پاس کھڑی ہو گئی اور اسے دیکھنے لگ گئی

،، تم باہر کیوں بیٹھی تھی ،، ساحل نے اس سے سوال کیا مہر نے صغہ کو دیکھا ان کے چہرے پہ بے سکونی تھی کہ مہر ان کی شکایت نہ کر دے۔۔۔

،، یہاں دم گھٹ رہا تھا تو باہر چلی گئی تائی جان آپ کے پاس بیٹھی تو تھی نا۔،، مہر نے بے پرواہی سے جواب دیا

،، تم سوئی کیوں نہیں۔۔۔،، ایک اور سوال کیا گیا

،، مجھے نیند نہیں آئی ی تم ریٹ کرو۔۔،، مہر نے سر جھکا کے وہاں کھڑے کھڑے جواب دیا کیوں کہ صغہ نے اس کو ساحل کے پاس جانے سے رکا تھا وہ ڈر رہی تھی کہ کہیئیں ایک بار پھر توہین نہ ہو جائے۔۔ ساحل اس کو کرسی پہ بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔ وہ وہاں ہی بیٹھ گئی اور ساحل کو دیکھنے لگی۔۔۔ صغہ بیگم اٹھ کے چلی گئی۔۔

،، ش۔ش۔ شاہو آپ میری روح میں بس چکے ہیں مجھے خود سے دور مت کرنا جی نہیں سکوں گی۔۔ مجھے بہت ڈر لگتا ہے اگر تم نے مجھے۔۔۔،، سوچتے سوچتے مہر کی آنکھیں بھر آئی ی اس نے آنکھوں پہ ہاتھ رکھ لیا جب سے اس کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا مہر ساحل کو دیکھتے ہی رو دیتی تھی وہ اپنی اس کیفیت کو جان نہیں پارہی تھی۔۔ ساحل نے آنکھیں کھول کے مہر کو دیکھا وہ بھی اسی کو دیکھ رہی تھی چاچی باہر چلی گئی

،، ماہی کیا ہو گیا ہے یار۔۔۔،، وہ پریشان ہو گیا تھا مہر کی آنکھوں میں آنسوؤں دیلھ کے مہر نے نفی میں سر ہلایا۔۔

،، شاہو چاچی مان جائیں گی نا ہمارے۔۔۔،، وہ اپنی بات ادھوری چھوڑ کے اٹھ کے ساحل کے پاس والی کرسی پہ آ بیٹھی

،، ماہی تم پھر سے

سے وہ ہی بات لے کے بیٹھ گئی۔۔ آج اگر میں ٹھیک ہوتا تو اب ہماری انگیجمنٹ ہو چکی ہوتی۔۔ پر قسمت میں کچھ اور لکھا تھا۔۔۔،، ساحل نے آنکھیں بند کر کے کھولی۔

،، شاہو آپ کی کسی سے دشمنی ہے کیا۔۔ کوئی ی آپ پہ گولی کیوں چلائیے گا۔۔،، مہر کے سوال پہ ساحل کے چہرے پہ حیرانگی کی لہر اٹھی۔

،، نہیں ماہی مجھ سے کسی کو کیا لینا دینا اور مجھ سے دو دشمنی کس کو ہو سکتی ہے۔۔۔ شائ د گولی جان بوجھ کے نہیں ماری گئی۔۔۔،، ساحل نے سکون سے جواب دیا۔۔۔ ساحل نے مہر کے آگے ہاتھ کیا مہر نے اپنا ہاتھ ساحل کے ہاتھ میں دے دیا۔۔

،، ہونے والی وائی ف جی اتنی فکر نہ کرو۔،، ساحل نے شرارتی انداز میں کہا مہر نہ چاہتے ہوئیے بھی ہس دی۔۔۔ مہر کے دل کو تو ہول پڑھ رہے تھے اس کو تو ایسے لگ رہا تھا جیسے دل پہ کسی نے پتھر رکھ دیا ہو۔ صبح جو ہوا تھا معمولی نہیں تھا۔۔۔۔۔ بار بار اس کے ذہن میں یہ ہی بات آرہی تھی ،، اب کیا ہو گا،، پر جواب نہیں تھا۔۔

ساحل نے مہر کا ہاتھ پکڑ کر پھر سے آنکھیں بند کر لی تھی مہر اسے تنگتی گئی۔۔

،، شاہو شائ د میں یوں تمہیں آخری بار دیکھوں۔۔۔ شائ د اب سب بگڑ جائیے۔۔،، مہر کو صبح والا واقع یاد آ گیا۔ مہر کے آنسو بہنے لگے اس نے آنکھوں کو بے رحمی سے رگڑ دیا۔۔۔

-14

،، احمد صاحب میں اپنی بیٹی ساحل کو نہیں دوں گی۔۔۔ جہاں عزت نہ ہو وہاں۔۔۔،، سمرین بیگم کی بات کاٹ کے اسد بولا۔۔

،، موم۔۔ آپ اتنی سنگ دل کیسے ہو سکتی ہیں۔۔ وہ محبت کرتی ہے ساحل سے۔۔ آپ نے اور پاپا نے بھی تو کی تھی لومیرج۔۔،،

،، تم ان کاموں میں دخل اندازی نہ کرو۔۔۔ جاؤ یہاں سے۔۔،، احمد نے اسے ڈانٹ دیا۔۔

،، آپ لوگ بہت پچھتاؤ گے اگر مہر کی شادی ساحل سے نہ کی تو بہت برا ہو گا۔۔،، وہ کہہ کے چلا گیا مہر اپر کھڑی سن رہی تھی۔۔ اس کو جس بات کا ڈر تھا وہ ہی ہو رہا تھا۔۔

،، اب کیا ہو گا۔۔،،

اس نے آنکھیں بند کر لی آنکھوں میں جلن ہو رہی تھی آنسوؤں تھے کہ آنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔ وہ جا کے بیڈ پہ بیٹھ گئی۔۔

ساحل کو ڈسپارچ کر دیا گیا تھا اب وہ شاہ ہاؤس میں تھا اور مہر نے ضد کی شاہ ہاؤس جانے کی پر جانے کسی نے نہیں دیا۔۔

اس کو پتا تھا اپنی ماں کا کہ وہ کسی کی بات بردشت نہیں کرتی پھر تائی ی نے تو کیا کیا سنا دیا

تھی۔۔ اور ساحل وہ بے خبر تھا اس سے تو چھوٹ بولا گیا تھا اب کیا بتاتی مہر۔۔۔

،، مہری تم یہاں کیوں بیٹھی ہو چلو ساحل کے پاس چلتے ہیں،، آہیل اس کے کمرے میں آیا تھا

شائی د اس کو اسد نے بتایا تھا۔۔

،، آہیل موم نہیں مان رہی۔۔۔،، مہر کی آواز بہت مدھم تھی۔۔ آہیل اس کو غور سے دیکھنے لگا

،،، محبت نے کس موڈ پہ لاکے چھوڑا ہے نا مہری۔۔۔ تم اس کے لیئیے تڑپتی ہو اور میں تمہارے لیئیے۔۔۔ آہیل سوچ کے خود ہی ہنس دیا۔
،،، تم چلو ان کی فکر نہ کرو میں سمجھا لوں گا۔۔۔ وہ مہر کا ہاتھ پکڑتے ہوئیے نیچے چلا گیا۔
،،، کہاں جا رہے ہو۔۔۔ سمرین نے غصے سے پوچھا۔۔۔

،،، ساحل کے پاس، آہیل بغیر روکے بول کے چلا گیا۔۔۔
،،، سمرین بیگم ہماری بیٹی کی خوشی عزز ہے آج کل جدید دور ہے زبردستی کی تو بچوں نے غلط قدم اٹھالیا پھر کون روکے گا ان کو، احمد کہ کے چلا گیا سمرین سوچ میں پڑھ گئی۔۔۔
،،، کیا سوچ رہی ہو۔۔۔ مہر مسلسل اپنے ہاتھوں میں کچھ ڈھونڈ رہی تھی جب آہیل نے سنجیدگی سے پوچھا

،،، یہ ہی کہ شاہو میری لکیروں میں اللہ نے لکھا ہے یا نہیں۔۔۔ آہیل نے بے یقینی سے اسے دیکھا
۔۔۔ مہر کا چہرہ مرجھایا ہوا تھا۔ آہیل اس کو اس حالت میں کبھی دیکھنا ہی نہیں چاہتا تھا پر وہ کیا کر سکتا تھا۔۔۔

،،، مہری کاش میں تمہارے سارے دکھ لے لیتا اور اپنی ساری خوشیاں تمہیں دے دیتا۔۔۔ پر۔۔۔ اس نے سوچتے ہوئیے مہر کو دیکھا جو باہر دیکھ رہی تھی کھوئی ی کھوئی ی سی اس کے دل میں خنجر کی طرح چب رہی تھی مہر کی خاموشی۔۔۔

،،، پر میرے پاس خوشیاں کہاں ہیں مہری۔۔۔ میرے پاس تو تم بھی نہیں ہو تمہارے پاس تو ساحل ہے پر میری مہری تو میرے پاس نہیں ہے۔۔۔

،،، آہیل ت۔۔۔ ت۔۔۔ تم سمو کنگ۔۔۔ مہر کی بات کاٹ کے آہیل نے کہا

،، ہاں کرتا ہوں۔۔۔،، مہر اس کے ہاتھ میں سگرٹ دیکھ دنگ رہ گئی۔۔
،، پہلے تو نہیں کرتے تھے۔،،

،، پہلے اور اب میں بہت فرق ہے۔۔ مہر شاہ۔۔۔ اوہ سوری مسز شاہ۔۔،، آہیل لائی ٹر سے سگرٹ جلا
کے کش لینے لگا تھا۔۔ اس کے لہجے میں بے روخی تھی جو مہر نے محسوس کی تھی۔۔۔
،، ت۔۔ ت۔۔ تم اسے باہر پھینک دیا مجھے یہاں ہی اتار دو۔۔،، مہر نے غصے سے کہا آہیل نے سگرٹ باہر
پھینک دی۔۔۔

،، کیا کیا کرواؤ گی مسز شاہ۔۔۔ حق تو مجھ پہ ایسے جماتی ہو جیسے میں تمہارا۔۔۔،، اس نے مہر پہ نظر
ڈالی۔۔ وہ اسے حیرانی سے دیکھ رہی تھی کچھ تھا آہیل کے لہجے میں پر وہ سمجھ نہیں پائی۔۔۔
،، مہری وقت اور اظہارے محبت دونوں بڑی بری چیزیں ہیں۔۔ محبت کا اظہار وقت پہ ناکیا جائے تو
محبت روٹھ جاتی ہے اور وقت کی پابندی نہ کی جائے تو بہت نقصان ہوتا ہے۔۔۔،، آہیل پہلی بار
فلاسفی جھاڑ رہا تھا اور مہر کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا۔
،، آہیل ان کچھ مہنوں میں کتنا کچھ بدل گیا ہے۔۔۔ اور تم بھی بدل گے ہو آہیل۔۔ پتا نہیں کیا ہو
گیا ہے تم کو،، مہر اس کو سگرٹ پتا دیکھ چکرا گئی تھی آہیل کو تو نشے کے نام سے ہی نفرت تھی
پھر اب اچانک وہ سموکنگ کرنے لگ گیا۔۔۔

،، جی بلکل مسز شاہ۔۔۔ تم بھی تو مس مہر احمد شاہ سے مسز ساحل شاہ بننے جا رہی ہو نا۔۔،،
آہیل کو لگا وہ جیسے خود کو خنجر مار رہا ہے بار بار اس کو ایسے مخاطب کر کے۔۔۔
،، مہری تم کو میں الزام نہیں دوں گا۔ کیوں کہ غلطی میری ہے میں تو بھول بیٹھا تھا کہ کوئی ماہی
تھی جو صرف شاہو کی تھی۔۔۔ مجھے تو میری مہری ہر وقت نظر آتی تھی نا کہ ساحل کی ماہی۔۔،، آہیل

روڈ پہ دیکھتے ہوئے گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔۔۔ بہت سی یادیں جو دماغ کے پردے پہ کسی فلم کی طرح چلنے لگی۔۔۔ اسے اب ان یادوں کے سہارے جینا تھا۔۔۔ اور وہ جی بھی رہا تھا۔۔۔ گاڑی شاہ ہاؤس کے سامنے آرکی۔۔۔

،، مہر چلو۔،، مہر گاڑی سے نہیں نکلی تھی اس کو چاچی کی بات یاد آگئی تھی۔۔۔ انہوں نے اسے وارنگ دی تھی آئی اندہ حویلی میں نا آنے کی۔۔۔ مہر تھکے ہوئے قدموں سے چلتی ہوئی حویلی کی چوکھٹ پہ پاؤں رکھ دیا۔۔۔ ساحل کی محبت اسے وہاں تک کھینچ لائی تھی۔۔۔ جہاں اس کی بے عزتی ہوئی تھی

،، السلام علیکم!،، آہیل نے سلام کیا سب خواتین بیٹھی تھی۔۔۔ ساحل کے چھوٹے بھائی تھے جو ہوٹل سے آئی ہوئے تھے۔۔۔

مہر کو سمجھ نہیں آیا وہ کیا بولے اس لیئی وہ سر جھکا کے کھڑی رہی۔۔۔ ،، ہم ساحل کے لیئی آئی ہیں۔۔۔ کہاں ہے وہ۔،، آہیل نے پوچھا۔ ،، اپر اپنے کمرے میں ہے۔،، بھابھی نے کہا وہ دونوں اپر چلے گئی۔۔۔ ساحل بیڈ پہ لیٹا ہوا تھا آنکھیں بند کئی ہوئے تھا مہر آہستہ سے دروازہ کھول کے اندر چلی گئی۔۔۔ آہیل بھی اس کے پیچھے بڑھا۔۔۔

شائی د وہ سو رہا تھا مہر نے آہیل کو چپ رہنے کا اشارہ کیا اور خود جا کے اس کے سر کے پاس بیٹھ گئی آہیل صوفے پہ بیٹھ کے اس کو دیکھنے لگا۔۔۔ مہر ساحل کے بالوں میں ہاتھ چلانے لگی۔۔۔

،، ماہی جگ رہی ہو یا سلا رہی ہو۔۔۔،، ساحل نے بند آنکھوں سے مسکرا کے پوچھا۔۔۔

،، پر تم کو کیسے پتا چلا کہ میں ہوں۔۔،، مہر نے معصومیت سے سوال کیا۔۔
،، میری پگلی۔۔ ماہی۔۔۔۔ دل کی دھڑکن کی جگہ تم دھڑکتی ہو۔۔،، ساحل اس کے پاس سیدھا ہو
کے بیٹھ گیا اس کو آہیل کی موجودگی کا علم نہیں تھا۔۔ مہر ساحل کی سانس کو اپنے چہرے پہ مہسوس
کر رہی تھی۔۔ ساحل شرارتی سی مسکراہٹ کے ساتھ مہر کو دیکھ رہا تھا۔۔ مہر دیکھتے دیکھتے اس کے سینے
سے لگ گئی۔

،، ماہی۔۔،، ساحل اس کے بالوں سے کھیلتے ہوئے بولا۔۔

آہیل چپ چاپ بیٹھا تھا۔۔

،، جی۔۔،، مہر پیچھے ہو کے

بیٹھ گئی۔۔ اس سے پہلے ساحل کچھ کہتا آہیل بول گیا۔۔

،، لیلا مجنوں میں بھی یہاں موجود ہوں۔۔۔ کچھ تو شرم کرو۔۔،

،، ارے ماہی باڈی گاڈ ساتھ لے کے آئی ہو۔۔ ہا۔۔ ہا۔۔،، ساحل سیدھا ہو کے بیٹھتے ہوئے
بولا۔۔

،، کیا کریں شاہ صاحب آپ کی اس حویلی میں مہری محفوظ نہیں ہے نا تو باڈی گاڈ کو تو آنا ہی
پڑھا۔۔،، آہیل نے چبتے ہوئے انداز سے کہا۔

؛ کیا مطلب۔۔،، ساحل نے نا سمجھی سے سوال کیا۔۔

،، مہری کو غور سے دیکھو کیا یہ تم کو ٹھیک لگ رہی ہے۔۔،، آہیل اٹھ کے کھڑا ہو گیا۔ مہر نے نفی
میں سر ہلایا کہ کچھ نا بولنا پر آہیل نے اسے دیکھا نہیں۔۔۔

،، تم محبت کے دعوے تو بہت کرتے ہو ساحل پھر مہر کی کیفیت کو کیوں نہیں بھانپ سکے۔۔۔ وہ پریشان ہے۔۔۔ وجہ نہیں پتا تم کو۔ کیسی محبت ہے تمہاری تم اس کو محفوظ نہں رکھ سکتے۔۔۔ آہیل ان کی طرف پیٹھ کر کے کھڑا ہو گیا۔۔۔

،، ماہی کیا ہوا۔ تم پریشان کیوں ہو۔۔۔ ساحل نے مہر سے پوچھا۔ مہر نے نفی میں سر ہلا دیا۔،، میں بتاتا ہوں مہری تم کچھ نہیں بولو گی۔۔۔ مسٹر ساحل شاہ جس دن تمہارا ایکسڈنٹ ہوا تھا اس دن مہر اور اس کی فیملی کو بے عزت کر کے ہوسپٹل سے بھیج دیا تھا۔۔۔ مہر تڑپتی رہی تھی پر۔۔۔،، آہیل چپ کرو ش۔۔۔ ش۔ شاہو ایسا کچھ نہیں ہے۔،، مہرے آہیل کی بات کاٹ کر کہا۔،، آہیل بولو تم۔۔۔ پھر کیا ہوا تھا۔،، ساحل سکتے میں آ گیا تھا۔۔۔

،، پھر یہ ہوا کہ آنٹی اب نہیں مانیں گی۔۔۔ پہلے تمہاری ماں نہیں منظوری دے رہی تھی اور اب آنٹی۔۔۔ اور ہاں آج تک مہر کو کسی نے پھول نہیں مارا اور آپ کی ماما مہر کو تھپڑ تک مار چکی ہیں۔۔۔ اب تم ہی بتاؤ ساحل شاہ باڈی گاڈ کی ضرورت تو ہے مہری کو۔۔۔ تم جب اس کو محفوظ نہیں رکھ سکتے تو مجھے ہی باڈی گاڈ بننا پڑھا۔،، آہیل اپنی بات کے اختتام پر کمرے سے باہر چلا گیا ساحل حقا بقا بیٹھا رہ گیا۔ مہر کو کچھ سمجھ نہیں آیا کہ وہ کیا بولے اسی لیے وہ چپ رہی۔۔۔،، آپ نے مجھ سے چھوٹ کیوں بولا۔۔۔ ساحل یوار کو دیکھتے ہوئی بولا۔ مہر نے اسے بے بسی سے دیکھا پر وہ مہر کو نہیں دیکھ رہا تھا۔۔۔

،، ماہی میں کچھ پوچھ رہا ہوں۔۔۔ کیوں چھوٹ بولا۔۔۔ ساحل تقریباً چیخ کے بولا۔ مہر ڈر گئی۔۔۔

،،ش۔۔ش۔شاہو مجھے جیسا بولنے کو کہا گیا میں نے ویسا بولا پلیز اب ک۔۔کوئی سوال نا کرنا۔۔پلیز۔۔یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے شاہو۔۔،،مہر نے اس سے التجا کی پر آج وہ کوئی اور ہی ساحل لگ رہا تھا۔۔شدید غصے میں اس کی کان پٹیاں بھی لال ہو رہی تھی ،،شاہو کہاں جا رہے ہو۔۔،،ساحل بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا مہر بھی بجلی کی سی پھرتی سے اس کے سامنے آگئی۔۔

،،ماہی سامنے سے ہٹ جاؤ۔۔،،ساحل نے ماتھے پہ بال ڈال کے کہا۔۔،،ش۔۔ش۔شاہو۔۔تم نے ہی کہا تھا نا کہ محبت کے راستے میں بہت مشکلیں آتی ہیں اور تم میرے ساتھ ہو۔۔،،مہر نے ساحل کا ہاتھ پکڑ کے روک لیا ،،ہاں ماہی۔۔میں تمہارا ساتھ ہی تو دے رہا ہوں کوئی میری ماہی کو کچھ بولے ہی کیوں۔۔۔۔وہ میری ماما ہیں میں نے ان پہ یقین کیا پر۔۔،،ساحل نے مہر کو دیکھا مہر نے نفی میں سر ہلا دیا۔۔ساحل مرے مرے قدموں سے واپس بیڈ پہ بیٹھ گیا۔۔،،شاہو۔۔موم۔۔بہت غصے میں ہیں وہ۔ک۔ک۔کبھی بھی نہیں مانے گی شاہو اب کیا ہو گا۔۔،،مہر کرسی کھینچ کے اس کے سامنے آ بیٹھی۔

،،ماہی۔۔تم ٹینشن مت لو میں ویسا کچھ نہیں ہونے دوں گا جس کا تم کو ڈر ہے یقین ہے نا تم کو اپنے شاہو پہ۔،،ساحل مہر کا ہاتھ پکڑ کے اسے یقین دلوانے لگا۔مہر نے سر ہاں میں ہلا دیا۔۔،،گڈ بس تم دعا کرو۔۔،،مہر کے دل کو سکون نہیں ملا تھا پر پھر بھی اس نے سر ہلا دیا۔۔

مہر کا آج اپریشن تھا ساحل صبح سے اس کے پاس تھا۔۔۔ سمرین نے بہت باتیں سنائی تھی پر ساحل پہ ذرا بھی اثر نہیں ہوا تھا۔۔۔
،، ساحل ایک بات کہوں۔۔۔،
وہ لوگ ہو سٹیٹل پہنچ گئی تھے۔۔۔

،، شاہو اگر میں مر جاؤں۔۔۔، ساحل نے اس کی طرف بے بسی سے دیکھا۔
،، اگر میں مر جاؤں تو مجھے بھول جانارونا مت تمہیں روتا دیکھ میری روح تڑپے گی۔۔۔، مہر نے مسکرا کے کہا
،، ماہی پلیز۔۔۔، ساحل کی آنکھیں بھر آئی۔۔۔

،، لو تم تو ابھی۔۔۔ شروع ہو گے مرنے تو دو۔ ہا ہا ہا۔، مہر کھکھلا کے ہنس دی۔۔۔
، ایسی باتیں نا کرو۔۔۔، ساحل نے انگلی اٹھا کے کہا۔
،، مہر۔۔۔ وہ دونوں باتیں کر رہے تھے کہ آہیل آ گیا۔۔۔

،، بیٹھو۔۔۔، مہر نے پاس رکھی کرسی کی طرف اشارہ کیا۔۔۔ آہیل نیچے نظریں جھکا کے بیٹھ گیا
،، آہیل کیا ہوا،، مہر نے اس کا چہرہ دیکھا جہاں اداسی ہی اداسی چھائی تھی... آہیل نے ان دونوں کو دیکھا ان کے درمیان کوئی فاصلہ نہیں تھا بس ایک کرسی کا بازو ان کے درمیان تھا۔۔۔ پر آہیل کو وہ فاصلہ نہیں لگا۔۔۔

،، کچھ نہیں۔۔۔، آہیل نے تھکی ہوئی آواز میں کہا۔ اور اٹھ کے چلا گیا اسے گھوٹن محسوس ہونے لگی تھی۔۔۔ وہ گاڑی میں جا کے بیٹھ گیا۔

،، یا اللہ مہری کو کچھ نہ کرنا اس کو لمبی عمر عطا کر میرے رب۔۔،، آہیل نے سٹیرنگ پہ سر ٹکالیا۔۔ آنسوؤں بہنے لگ گئی۔۔

مہر کے اپریشن میں ایک گھنٹہ باقی تھا اسد مہر کے کہنے پہ نادی لوگوں کو لے آیا تھا حویلی میں جب اس بات کا پتا چلا تو ایک منٹ کو تو سب سکتے میں آگئی تھے۔۔ تایا لوگ ہو سپیٹل پہنچ گئی۔ صغره بیگم بھی آئی تھی۔ ساحل مہر پہ سے ایک منٹ بھی نظر نہیں جھکا رہا تھا۔

،، مہر اللہ کرے تم مر جاؤ۔۔،، ثنابار بار اس کی مرنے کی دعا کر رہی تھی۔۔

،، چاچی جان۔ مجھے معاف کر دیجئیے گا میں نے بہت غلطیاں کی ہاں اگر زندہ رہ گئی تو بے شک معاف نہ کرنا۔۔ ہا ہا ہا۔،، مہر اٹھ کے صغره کے پاس جا بیٹھی۔۔

،، اللہ تمہیں لمبی عمر دے۔۔،، صغره نے مہر کو سینے سے لگالیا اب صغره کے دل میں کیا چل رہا تھا یہ کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔ سب دیکھتے ہی رہ گئی۔ ثنابار کو لگ رہا تھا اب مہر اور ساحل ایک نہیں ہوں گے۔ اب ایک منٹ میں بازی پلٹ گئی تھی۔۔

،، کیوں اللہ میرے ساتھ ہی کیوں مہر کو اپنے پاس بلا لو پلیز میرا ساحل مجھے لٹا دو۔،، ثنابار دل میں مہر کو بددعائیاں دیں دیں جارہی تھی۔۔۔

،، ساحل تم نے صبح سے کچھ نہیں کھایا بیٹا کچھ کھا لو۔،، صغره نے کہا۔۔

،، مجھے بھوک نہیں ماما۔،، ساحل نے بوجھے دل سے جواب دیا۔ احمد لوگ ساری فور میڈیکل پوری کر رہے تھے بار بار ان کی آنکھیں بھر آتی تھی۔۔ تایا نے بڑے بڑے ڈاکٹرز سے رابطہ کیا تھا سب ٹائی م پہ پہنچ گئی تھے تینوں بھائی احمد صاحب کے ساتھ کھڑے تھے۔ احمد بار بار نڈھال ہو کے بیٹھ جاتے تو بھائی سہارا دے کے اٹھاتے۔۔۔

،، اٹھو۔۔ چلو میرے ساتھ۔۔،، مہر نے ساحل کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔ ساحل چپ چاپ اس کے ساتھ چلتا گیا۔۔

،، شاہو۔۔ اگر تم ایسے بھوکے رہو گے تو کیسے چلیے گا۔۔،، مہر چلتے ہوئی بولی۔۔

،، ماہی میں ساری زندگی تمہارے ساتھ یوں ہی چلنا چاہتا ہوں۔۔،،

،، اور میں بھی آپ کا ہاتھ پکڑ کے دنیا گھومنا چاہتی ہوں بلکل ایسے۔۔،، مہر نے جس ہاتھ میں ساحل کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا وہ اپراٹھا کے کہا ساحل مہر کو دیکھنے لگا۔

،، شاہو ہماری قسمت میں درد ہی کیوں لکھا ہے پہلے تم مجھ سے دور تھے پاس آئیے تو راستہ نہیں مل رہا آگے بڑھنے کا۔۔۔۔،، مہر نے چلتے ہوئی اسے دیکھ کے کہا۔

،، ماہی میرا ہاتھ تھمے رکھنا اور اللہ پہ یقین رکھنا ہر راستہ کھولتا جائیے گا۔۔،،

،، بس تم جلدی جلدی ٹھیک ہو جاؤ پھر میں اپنی ماہی کو اپنے پاس لے آؤں گا۔۔ پھر کبھی دور نہیں جانے دوں گا۔ دل کی دھڑکن سے بھی زیادہ قریب رکھوں گا۔،، ساحل نے رومٹک انداز میں کہا مہر شرماء کے نظر جھکا گئی۔۔

،، آہیل۔۔،، مہر کی نظر ہو سپیٹل کے واسع لان میں رکھی بیچ پہ بیٹھے آہیل پہ پڑھی۔

،، شاہو میں آتی ہوں،، مہر جانے لگی پر اسکا ہاتھ ساحل کے ہاتھ میں تھا۔۔ مہر نے مڑ کے دیکھا ساحل اسے محبت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا

ساحل نے مہر کو اپنی طرف کھینچا۔۔ مہر ساحل کی مضبوط گرفت میں آگئی

،، آئی یو یو ماہی،، ساحل نے اپنے ہونٹ مہر کے ماتھے پہ رکھ دیئے۔۔ مہر اسے دیکھنے لگ گئی

--

،، کیا ہوا ماہی۔ ایسے کیا دیکھ رہی ہو۔،،

،، اتنی محبت کرتے ہو مجھ سے شاہو۔،، مہر کا لہجہ بھرا گیا تھا۔

،، پگلی۔۔ یہ بھی کوئی ی پوچھنے کی بات ہے۔۔،، وہ مہر کے بالوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوئی

بولی۔۔ مہر نے ساحل کے سینے پہ سر ٹکا دیا۔۔ ساحل نے مسکرا کے اپنی باہیں اس کے گرد حائل

کردی۔۔ مہر آہیل کے پاس جانا بھول گئی تھی۔۔ ساحل کی محبت کے آگے وہ دنیا کو بھول جاتی تھی

یہ ہی حال کچھ ساحل کا تھا۔

آہیل جوان کو دیکھ رہا تھا اس نے منہ دوسری طرف کر لیا۔

مہر کا پریشن ہو رہا تھا سب اللہ کے آگے ہاتھ جوڑے بیٹھے تھے۔

ساحل نہ کچھ کھا رہا تھا نہ پی رہا تھا ادھر سے ادھر چل رہا تھا۔۔۔۔

،، آہیل کہاں ہے۔۔ اسد،، آنٹی نے چاروں طرف دیکھ کے پوچھا۔

؛، آنٹی وہ یہاں ہی تھا۔ میں دیکھتا ہوں۔۔، اسد نے بھی اس کی غیر موجودگی پا کے کہا۔

؛، آہیل کہاں ہو۔، بہت دیر کے بعد آہیل نے کال اٹینڈ کی تھی

،، بہت دور ہوں اور اللہ کے بہت پاس۔۔،،

آہیل رو رہا تھا اسد نے بھی محسوس کر لیا تھا۔

،، آہیل کیسی باتیں کر رہے ہو اور جلدی واپس آ جاؤ۔۔،،

؛، آجاتا ہوں،، آہیل نے کال کاٹ دی اور مسجد میں داخل ہو گیا۔

جہاں اس کو سکون ملتا تھا۔

،، اے میرے اللہ میری زندگی بھی مہری کو لگا دے۔۔ مجھے ایسی زندگی کی ضرورت نہیں جس میں مہری نہ ہو۔۔۔ پر میرے اللہ وہ میری زندگی میں ہے ہی کب۔۔ وہ س۔۔ ساحل کی ما۔۔ ہی ہے اور میں اس حقیقت کو تسلیم کر چکا ہوں پتا نہیں دل کیوں تسلیم نہیں کرتا۔۔۔ میرے رب میں کوئی شکایت نہیں کروں گا۔۔ س۔۔۔ س۔۔ ساحل کی ماہی کو میری زندگی بھی لگا دے اسے کچھ نہ ہو۔۔،، آج وہ اپنی مہری نہیں مانگ رہا تھا بلکہ ساحل کی ماہی کی زندگی مانگ رہا تھا۔۔

سجدے سے اٹھ کے اس نے آنسوؤں صاف کئی۔۔۔ اور باہر نکل آیا گاڑی سٹارٹ کر کے پیچھے جانے کی بجائے آگے نکل گیا۔۔

،، آہیل تمہیں کچھ نہیں ہو گا پلیز اپنی آنکھیں کھولو۔۔،،

،، فکر نہ کرو تمہیں نہیں ماروں گی۔۔،، بہت سی یادیں اسے رولا رہی تھی

،، درد مجھے ہو رہا ہے اور کانپ تم رہے ہو۔۔،،

آہیل کے دماغ میں اتھوڑے کی طرح برس رہی تھی۔۔ مہر کی باتیں

،، مہر بس ایک بار تم ٹھیک ہو جاؤ پھر میں یہاں سے چلا جاؤں گا۔۔۔ تم سے بہت دور پر تمہارے

بغیر رہنا کیا آسان ہو گا۔۔،، اس نے اپنے دل کو ٹٹولا۔۔۔

،، آہیل شاہ کب تک مجھ سے بھاگو گے۔ ہا ہا ہا،، مہر دور کھڑی ہس رہی تھی۔۔۔

،، جب تک مر نہیں جاؤں گا۔۔،،

،، مرتو تم گے ہو آہیل شاہ۔۔۔ ساحل کی محبت جیت گئی اور تم اور تمہاری محبت۔۔۔ ہاہاہا۔۔۔ ہار گئی۔۔ اور دیکھو آج تم نے شاہو کی ماہی کی زندگی مانگی۔۔ ہاہاہا۔، آہیل نے کانوں پہ ہاتھ رکھ کے آنکھیں بند کر لی بہت سے آنسوؤں بند پلکوں کی باڑ توڑ کے باہر آگے

،، مہری۔۔۔، آہیل نے اسے پکارا پر وہ کہاں تھی کہہ ئی نہیں۔۔۔

آہیل نے سگریٹ نکالی۔۔۔

،، ت۔۔۔ ت۔۔۔ تم پھینکو اسے۔۔۔ یا مجھے یہاں ہی اتار دو۔۔۔، سگریٹ ہونٹوں میں دبا کے سلگھانے لگا تو مہر کی بات یاد آگئی۔۔۔ پر ہر بات وہ اس کی بھی تو نہیں مان سکتا تھا۔۔

،، مسز ساحل شاہ۔۔۔ ہاہاہا۔۔۔ آپ کو اتار دیا۔۔۔ زندگی کی پٹری سے اب اس پہ اکیلے چلنا ہے مجھے۔۔

۔۔ بس اللہ تمہیں جلدی ٹھیک کر دے،، وہ اپنی اور مہر کی فوٹو دیکھ کے ہنس دیا۔۔

شعبی کی شادی کی وہ فوٹو اس کو بہت کچھ یاد دلا گئی۔۔

مہر بلیک میکسی میں مبلوس تھی وہ جو ساحل نے اس کے لیئے پسند کی تھی۔۔ آہیل کو یاد تھا تب وہ فوٹو بنوانے کے لیئے مان نہیں رہی تھی آہیل نے گروپ فوٹو کے باہانے سے فوٹو بنوائی تھی

۔۔

،، مہری اب مجھے کوئی حق نہیں تمہیں دیکھنے

کامیری مہری نہیں ہو تم۔۔،،

،، اللہ اس کو کچھ نہ کرنا پلیر۔۔، آہیل نے سٹیرنگ پہ سر جمالیا۔۔ اور آنکھیں مند لی پر وہ جانتا تھا۔۔ آنکھیں بند کرے یا کھولے مہر نظر آئیے گی۔۔۔

مہر کا اوپریشن ٹھیک ہوا تھا۔۔۔ ابھی اس کو ہوش نہیں آیا تھا۔۔۔ سب اس کے پاس کھڑے تھے۔۔۔

،،نمان عثمان بھائی صاحب آپ سب چلیں میں رکتا ہوں یہاں۔۔۔ مہر کو ہم حویلی لے کے آئیں گے تیاریاں کرو جا کے۔۔۔ بڑے تایا نے خوش دلی سے کہا۔۔۔

،،ساحل چلو۔۔۔،، سب چلیے گے ساحل بے یقینی کی کیفیت میں کھڑا تھا جب ثنائے اسے بولا ،،میری قسمت اتنی اچھی کیسے ہو سکتی ہے۔۔۔ میری ماہی ٹ۔۔۔ ٹھیک ہے مولا تیرا شکر

ہے۔۔۔،، ساحل مہر کو دیکھتے ہوئے دل میں سوچنے لگا۔۔۔

،،تم لوگ جاؤ میں ماہی کے پاس رکوں گا۔۔۔،، سمرین بیگم نے تب سے لے کے اب تک میں ساحل کو پہلی بار آنکھ اٹھا کے دیکھا تھا ساحل کی آنکھوں میں انہوں نے مہر کے لیٹیے پیار دیکھ لیا تھا۔۔۔ ثنا چلی گئی وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا اسد کے پاس جارکا۔۔۔ اسد نے اسے بے اختیار گلے سے لگا کیا۔۔۔

،،مبارک ہو۔۔۔ سالے صاحب۔۔۔،، ساحل نے اسے چھیڑا۔۔۔ اسد کھکھلا کے ہنس دیا۔۔۔

،،میں آہیل کو کال کر لوں پتا نہیں کہاں ہے وہ،، اسد پینٹ کی جیب میں سے سیل نکالتے ہوئے بولا اور کمرے سے نکل گیا۔۔۔ اب سمرین وہ اور ساحل رہ گئے تھے۔۔۔ وہ سمرین سے بات کرنے کی کوشش کرنے لگا پر وہ باہر چلی گئی

،،آہیل مہر ٹھیک ہے تم جلدی سے ہو اسپتال آ جاؤ۔۔۔،، اسد کال کر کے نادى اور عالی سارم وغیرہ کو کال کرنے لگا۔۔۔

ساحل مہر کو دیکھ رہا تھا اس کے پاس بیٹھا تھا۔ مہر کو ہوش آنے لگا۔۔۔ پھر آہستہ آہستہ اس نے اپنی آنکھیں کھولی۔۔۔

،، شاہو۔۔۔ مہر نے مسکرا کے اسے دیکھا۔۔

،، ریسٹ کرو ماہی بولو نہیں ابھی۔۔۔ ساری زندگی باتیں ہی کرنی ہیں۔۔۔،، ساحل کے لہجے میں دنیا جہاں کی محبتیں تھی۔ مہر نے سر ہاں

دیا اور آنکھیں مند لی۔۔ ساحل اسے دیکھتا رہا ایک بار بھی نظر نہیں ہٹائی مہر کو پتا تھا وہ ایسا ہی ہے۔۔۔ آہیل آیا تو ساحل کو مہر کے پاس دیکھ کے اس کے قدم رک گئی وہ دروازے سے ہی لوٹ گیا اور سمرین کے پاس جا بیٹھا سمرین نے اسے گلے لگا لیا۔۔ آہیل سمرین کا لاڈلا تھا

آج بڑے تایا بھی ساحل کے ساتھ آئی تھے ہو سپیٹل انکو لینے۔۔۔

،، بھائی صاحب میں نہیں آؤں گی جن لوگوں نے اتنی بے عزتی کی ہم ان کے گھر نہیں جا سکتے۔۔،،

،، سمرین وہ گھر ابوجان نے بنوایا تھا ہم سب کے لئی آپ لوگوں کا بھی ہے وہ گھر بس میں کچھ نہیں سنے والا تم لوگ میرے ساتھ چل رہے ہو۔۔۔،، تایا نے فیصلہ کر دیا سمرین چپ ہو گئی۔۔۔

،، ماہی آج تم میرے ساتھ جاؤ گی۔۔۔ میری ماہی میرے پاس رہے گی۔۔،، ساحل آج حد سے زیادہ خوش تھا۔ اور مہر اس کو دیکھ کے خوش تھی۔۔۔

،، ماہی پوری حویلی سچی ہوئی ہے۔۔۔ تمہارا انتظار کر رہے ہیں سب۔۔۔،، ساحل نے مہر کا ہاتھ پکڑ کے کہا۔۔ مہر نے سر ہلا دیا۔۔

،، چلو گائی س۔۔۔ یہاں ہی بیٹھے رہو گے کیا۔۔۔،، آہیل آج پہلے کی نسبت زیادہ خوش تھا۔۔۔
،، کیسی ہو مہری۔۔۔،، آہیل نے مسکراہٹ مہر کی طرف اچھالی۔۔۔
،، ٹھیک ہوں کڑوے کریلے۔۔۔ ادھر آؤ۔۔۔ ذرا۔۔۔،، مہر نے دوسری طرف رکھی کرسی کی طرف اشارہ
کیا آہیل آ کے بیٹھ گیا۔

،، تم اتنے دن کہاں تھے۔۔۔ میں سوچ رہی تھی تمہاری مسنگ رپورٹ درج کرواں تھانے میں
۔۔۔،، مہر سرہنے کے سہارے بیٹھی ہوئی تھی۔

،، آفس کے کاموں میں مصروف ہو گا بے چارہ۔۔۔،، آہیل کچھ بولتا پہلے ساحل بول پڑھا۔
،، تم کچھ زیادہ ہی بڑے نہیں ہو گے کڑوے کریلے۔۔۔،، مہر نے اس کے رویئے میں تبدیلی بھنپ
لی تھی۔۔۔ وہ اب زیادہ بولتا نہیں تھا۔۔۔ مزاق نہیں کرتا تھا بات بات پہ ہسنے والا آہیل نہیں تھا وہ
،، شاہو یہ اتنا بڑا ہو گیا ہے کہ سموکنگ بھی کرنے لگا ہے۔۔۔،،

،، واٹ۔۔۔ آہیل شرم کرو شرم۔۔۔ اتنی بری عادتیں انسان کو لے ڈوبتی ہیں۔۔۔،، ساحل کے لہجے
میں تھا کچھ جو آہیل نے پہلی بار اسے
دیکھا تھا۔۔۔

،، کبھی کبھی کچھ عادتیں تار بھی دیتی ہیں۔،، اسی لہجے میں آہیل نے جواب دیا۔۔۔ مہر ساحل کو ہی
دیکھی جارہی تھی۔ ساحل نے وائی ٹی ٹی شرت پہنی ہوئی تھی بال ماتھے پہ گرے ہوئے
تھے۔۔۔ اس کی پرسنیلٹی کے آگے آہیل کم پڑھ جاتا تھا۔۔۔

ساحل کی شخصیت ہی ایسی تھی کہ کوئی ایک بار دیکھتا تو نظر نہ ہٹا سکتا۔۔۔ پھر مہر تو اس کی دیوانی تھی

،، شاہو آپ کی آنکھیں بہت خوبصورت ہیں۔۔۔ اور ہونٹ بھی۔،، مہر اسے دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔ ساحل اور آہیل حیران ہو کے اسے دیکھنے لگے وہ ساحل میں کھوئی ہوئی تھی۔۔۔ ساحل کے چہرے پہ مسکراہٹ آگئی۔۔

،، مسز شاہ۔۔۔ یہاں میں بھی موجود ہوں۔۔۔،، آہیل نے شرمندہ ہو کے کہا۔۔۔
،، تو چلے جاؤ نہ کڑوے کر لے۔۔۔،، مہر نے ناک سکڑ کے کہا آہیل چپ چاپ اٹھ گیا۔۔۔ اگر کچھ ہنسنے پہلے ایسا بولتی تو وہ کبھی نہ اٹھتا اب بات اور تھی۔۔۔
،، چلو چلیں ماہی۔۔۔،، ساحل نے اس کے آگے اپنا ہاتھ بڑھیا۔۔۔ مہر ہاتھ تھام کے اٹھی۔ پاؤں لڑکھڑا گئی۔

،، سمبھال کے ماہی۔۔۔،، ساحل نے اسے کندھوں سے تھام لیا۔۔۔
،، سمبھالنے کے لیئے تم ہو نہ شاہو۔۔۔،، مہر نے اس کو بہت قریب سے دیکھتے ہوئے کہا
،، ہا ہا ہا ہاں پاگل لڑکی،،

؛، ماہی میرے ساتھ جائے گی۔۔۔ آپ لوگ دوسری گاڑی میں چلے جائیں۔۔۔،، وہ کسی سے نہیں ڈرتا تھا اسی لیئے سب کے سامنے بول دیا
،، ساحل سمبھال کے ڈرائیو کرنا اور پسٹل ہے نا گاڑی میں بیٹا ابھی وہ نہیں پکڑے گئی جنہوں نے تم پہ گولی چلائی تھی۔۔۔ پلیز بیٹا بی کیر فول۔؛ احمد صاحب نے فکر مندی سے کہا ساحل ان کو بہت پیارا تھا۔۔

،، جی ہنڈسم چاچو۔۔۔،، اس کی بات پہ سب ہنس دیئے وہ جب چھوٹا تھا تو احمد صاحب کو ہنڈسم چاچو بولتا تھا۔۔

،، مسز شاہ آپ کیا کھانا پسند کریں گی۔۔ دیکھیں میں نے بریک فاسٹ نہیں کیا تو میں
تو کھانا کھا کے جاؤں گا۔۔۔،،

،، ہا ہا ہا۔۔ اوکے جیسے تمہاری مرضی۔۔،، ساحل نے گاڑی ایک عالی شان ریسٹورینٹ کے سامنے
رک دی۔۔ وہ دونوں ایک ساتھ اندر چلے گئی۔۔

؛،، اوہ مائی گوڈ۔۔ دیکھو کتنا ہنڈسم بوائے ہے۔۔،، ان کی ٹیبل کے ساتھ والی ٹیبل پہ کچھ لڑکیاں
بیٹھی تھیں جو ساحل کو دیکھتے ہی بولی۔۔

،، یار اس کے ساتھ لڑکی ہے گرل فرینڈ لگ رہی اس کی۔۔،، ایک لڑکی نے سرگوشی کی
، میری جان بہن بھی تو ہو سکتی ہے نہ۔۔،، مہر نے انھیں گھور کے دیکھا۔۔
،، ہا ہا ہا ماہی۔۔ اتنا غصہ۔۔،، ساحل مہر کے ماتھے پہ بل دیکھ کے ہنس پڑا۔۔
؛، تم کو بڑی ہسی آ رہی۔۔،، مہر نے تپ کے کہا۔۔

، ارے میری ہونے والی وائی ف جی ہم تو صرف آپ کے ہیں۔۔،، ساحل مہر کے ناک کو دبا
کے بولا۔۔ وہ لڑکیاں سن کے اٹھ گئی۔۔۔

،، میں تو ماہی شاہ کا دیوانہ ہوں۔۔،، ساحل ٹیبل پہ ہاتھ جماتے ہوئی پاس ہو کے بولا مہر شرما کے
نظریں جھکا گئی۔۔ کھانا کھانے کے بعد وہ لوگ حویلی کے لئیے نکل گئی۔۔۔ حویلی کا کوئی
حصہ ایسا نہیں تھا جو نہ سجا ہو۔۔۔۔

،، ساحل اتنی سچی ہوئی کیوں ہے حویلی۔۔،، مہر نے چاروں طرف نظر گھما رہی تھی۔۔
،، ہماری منگنی اور اسد کی شادی۔۔۔ کے لیئے۔۔،، ساحل نے سرگوشی کی۔۔۔
،، س۔ س۔ سچی شاہو۔۔،، مہر نے بے یقینی سے پوچھا ساحل نے ہاں میں سر ہلا دیا۔۔۔

،، تھینک یو۔۔،، مہر نے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا
،، اب اندر چلیں۔۔،، مہر نے مسکرا کے سر ہلا دیا۔ اور وہ دونوں حویلی کا داخلی دروازہ عبور کر
گئی۔۔ تھوڑی دیر باتوں کے بعد مہر کو اس کے کمرے میں بھیج دیا ساحل نے ثنا کا سامان نکلوا
کے مہر کے لیئے وہ کمرہ ڈیکوریٹ کروا دیا تھا۔۔۔

رات کو ساحل مہر کے کمرے میں تھا
،، شاہو عادت نہیں جائیے گی تمہاری ادھری رات کو اندھیرے میں آنے کی۔۔،، مہر نے اٹھتے
ہوئے خوفگی سے کہا۔۔
،، کیا کروں نیند نہیں آتی تمہیں دیکھیے بنا۔۔،،
ساحل اس کے بیڈ پہ بیٹھ گیا۔۔
،، ارے ارے یہ کیا کر رہے ہو۔۔،، مہر ساحل کو بیڈ پہ بیٹھتے دیکھ چلا کے بولی۔۔
،، افففف شاہو کوئی ی
آگیا تو۔۔،، مہر نے اسے تھپڑ مارتے ہوئے کہا۔۔

،، تو آجائے میری ہونے والی وائی ف کا کمرہ ہے ویسے ایک بات بولوں کوئی ی آئیے گا نہیں تم
چینچ چینچ کے سب کو بولا لو گی چپ کر کے باتیں کرونا۔۔،، ساحل نے مسکرا کے کہا۔
،، ایک کام ہو سکتا ہے یا چپ کر جاتی ہوں یا باتیں کرتی ہوں۔۔،، مہر نے ہسی دبا کے کہا۔۔

،، بس تم چپ چاپ میرے سامنے بیٹھی رہو اور میں تمہیں دیکھتا رہتا ہوں۔۔،، ساحل مہر کے پاس ہوا تو مہر نے آنکھیں بند کر لی ساحل اسے یوں آنکھیں بند کرنے پہ مسکرا دیا اور اس کے بال جو اس کی رخسار کو چوم رہے تھے انہیں کان کے پیچھے کر کے پیچھے ہو گیا۔۔

،، کتنی بار کہا ہے ماہی تمہیں کوئی چیز بھی چھوئی مجھے گوارہ نہیں کرتی۔۔ اپنی ان زلفوں کو سمجھا لو۔۔،، وہ مصومیت کی حد توڑ کے بولا۔۔

،، ہا ہا ہا۔۔۔ پاگل۔ اچھا اب جاؤ شاہو۔۔ سارا دن ہم ساتھ ہوتے ہیں پھر رات کو آنے کی کیا ضرورت اور چاچی نے یا کسی نے دیکھ لیا تو باتیں تو مجھے سننی پڑھنی ہیں، مہربیڈ سے نیچے اترنے ہوئی سے سنجیدگی سے بولی۔۔

،، کیوں جاؤں اور سارا دن کہاں سات آٹھ گھنٹے ہوتا ہوں تمہارے پاس اور ان سے میرا کچھ نہیں ہوتا اور باقی لوگوں کی فکر مت کرو۔۔ اور بیٹھ جاؤ چپ کر کے۔۔،، ساحل مہر کو اپنی طرف کھینچتے ہوئے بولا۔۔

،، اے سی آف کیوں کیا ہوا ہے تم نے۔۔ اتنی گرمی ہے۔۔،، ساحل ایک سائی ڈیپ ٹانگیں پھلا کے بیٹھ گیا۔۔

،، مجھے ٹھنڈ لگ رہی تھی اسی لیئے۔۔،، مہر نے بالوں کو ایک طرف کیا پٹیاں ابھی بھی اس کے سر پہ بندھی ہوئی تھی۔۔۔

،، ماہی میں تمہیں کچھ بتانا چاہتا ہوں۔۔،، ساحل نے سنجیدگی سے کہا۔۔ مہر نے سوالیہ نظر اس پہ ڈالی۔۔

،، آہیل نے۔۔۔،، ساحل نے لمبا سانس لیا۔۔
مہر کو ایک

،،ہاہاہاہاہا۔۔۔اپریلفول۔۔۔حالت دیکھو اپنی پاگل ہاہاہاہا تو مس ماہی تم اپریلفول بن گئی۔۔،،مہر سرہانا اٹھاکے ساحل کو دے مارا۔۔

، اپنا ہونے والا شوہر۔۔۔، وہ مہر کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولا۔۔ مہر شرما کے نظر جھکا گئی۔۔۔

، اسد کی شادی کو کچھ دن رہ گئی ہیں اتنی شوپنگ کرنی ہے۔۔ یار تمہاری چوائی س بہت اچھی ہے شوپنگ آپ ساتھ جاؤ گے۔۔۔، مہر کو ساحل کی وہ بلیک میکسی یاد آگئی تھی۔۔۔

، ہا ہا ہا ہا ٹھیک ہے۔ جو آپ کا حکم۔۔۔،

ساحل نے مہر کا ہاتھ چوڑ دیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

،، میں اب جاتا ہوں ماہی واقع ہی کوئی آ نہ جائی۔۔،، ساحل شوز پہنتے ہوئی مسکرا کے بولا۔
مہر نے سر ہلا دیا۔۔ وہ جاچکا تھا پر اس کی خوشبو مہر کے کمرے میں رہ گئی تھی کافی دیر ماہی وہ خوشبو
اپنے گرد محسوس کرتی رہی پھر مسکرا کے سو گئی۔۔

-15-

مہر کی آنکھ کھلی تو دیکھ کے حیران رہ گئی۔۔ اس کے کمرے میں پھولوں کے بکے ہی بکے
تھے۔۔ وہ آہستہ سے اٹھی اور ڈیسنگ پہ رکھا کاڑ اٹھا کے پڑھنے لگی۔۔
،، میری پیاری ماہی میں تمہاری زندگی میں رنگ ہی رنگ بھر دوں گا۔۔ ہاں میں مانتا ہوں میں
نے سٹارٹ کالے رنگ سے کی ہے۔۔۔۔۔ اس کے لیئیے معاف کرنا۔۔ اور میرا چھوٹا سا تحفہ قبول
کر لو۔۔۔۔۔ لال رنگ۔۔۔ ہماری محبت کا۔۔ اور مجھے اندھروں سے نکال کے روشنی میں لانے کا
شکریہ،،

،، تمہارا صرف تمہارا شاہو،،

مہر نے پھر کمرے پہ نظر ڈالی۔

،، میرا پاگل شاہو۔۔،، مہر پھر سے کارڈ پڑھنے لگی۔۔ کافی بار پڑھنے کے بعد واش روم چلی گئی۔۔ وہ
ٹھیک تو تھی پر ابھی پوری طرح نہیں ہوئی تھی زخم ابھی ہرے تھے۔۔
،، سپریٰ زکیسا لگا،، وہ باہر آئی تو ساحل بیڈ پہ بیٹھا تھا۔۔
،، اچھا تھا مسٹر شاہ۔۔،، مہر بورش سے بالوں کو ایک طرف کرتے ہوئی بولی۔۔

،، ماہی ادھر آؤ۔۔، ساحل اپنے پیچھے کچھ چھپا رہا تھا۔۔ مہر اس کی طرف بے اختیار بڑھی۔ ساحل اٹھکے کھڑا ہو گیا۔ اور لال ڈوپٹہ مہر کے سر پہ ڈال دیا۔۔ مہر حیران ہو کے لال ڈوپٹے کو دیکھنے لگی۔۔
،، کتنی خوبصورت ہو آپ ماہی میری نظر سے کوئی ی تم کو دیکھے تو کچھ اور دیکھنا ہی بھول جائے
پر کوئی تمہیں دیکھے ہی کیوں۔۔۔، ساحل نے مہر کے منہ پہ ہاتھ رکھ دیا۔۔ مہر چپ چاپ اسے یک
ٹک دیکھتی رہی۔۔۔ اس کی یہ دیوانگی مہر کو پاگل کر دیتی تھی۔۔۔

،، ماہی تم آج شلوار قمیض پہننا۔۔ میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں نیچے جلدی سے ریڈی ہو کے
آ جاؤ،، ساحل کہ کے باہر چلا گیا۔۔ مہر ورڈروب کی طرف بڑھ گئی سامنے ہی وہ ڈریس لٹکا ہوا تھا
جس کے ساتھ کاڈوپٹہ ساحل نے مہر کو دیا تھا مہر کے چہرے پہ مسکراہٹ دوڑ گئی۔۔۔ اور وہ ڈریس
نکال کے دوبارہ واش چلی گئی آج پہلی بار شاہ ہاؤس میں اس نے شلوار قمیض
پہنی تھی۔

واش روم سے نکل کے وہ ڈریسنگ کے سامنے آکھڑی ہوئی چھوٹے چھوٹے ٹوپس پہن کے بالوں
کاسٹائل سے ایک طرف گرا کے ڈپٹا کندھے پہ پھلایا اور باہر نکل آئی۔۔ ساحل اس کا بے صبری
سے انتظار کر رہا تھا۔۔۔ جب وہ سامنے آئی تو ساحل نظریں نہ ہٹا سکا۔۔۔ مہر نے اشارے
سے پوچھا کہ کیسی لگ رہی ہوں ساحل نے ہاتھ کے اشارے سے اس کی تعریف کی ساحل کی نظریں
مہر کو چوم رہی تھی اور مہر بھی اس کی نظروں کی تپش محسوس کر رہی تھی۔۔۔
،، مہر بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔،،

،، تھینک یو بھابھی۔۔۔،، مہر نے مسکرا کے شکریہ ادا کیا۔۔ اور ڈائی ننگ ٹیبل پہ بیٹھ گئی۔۔ ساحل اس کے سامنے والی کرسی پہ بیٹھا تھا۔ وہ اسے دیکھ کے مسکرا دیتا دنوں اشاروں میں باتیں کر رہے تھے۔۔

،، ساحل تم صرف میرے تھے پھر کیوں اس مہر کے شکنجے میں آگئی۔۔۔ کتنی محبت کی میں نے تم سے پر تم۔۔۔ تم نے اس کو چنا۔۔،، ثنا ان کی خوشی سے جیسلس ہو رہی تھی۔۔ اس کی بردشت کی حد جب ٹوٹی تو اٹھ کے اپر چلی گئی۔

،، اسے کیا ہوا۔۔۔ ارے لڑکی ناشتہ تو کر لو شاپنگ پہ کھالی پیٹ نہیں جانے دوں گی۔۔،، درمیان والی تائی نے آواز لگائی۔۔

سب کھانا کھانے میں مصروف ہو گئی۔۔۔۔۔ ایک دن بعد مہندی تھی اسد اور نادی کی اور آج ساحل اور مہر کی منگنی کی رسم تھی۔۔ ثنا نے رورو کے برا حال بنا لیا تھا مہر کو بد دعائیاں دی گئی تھیں۔۔۔۔

۔۔ شوپنگ کی ساحل کی ڈیوٹی لگی تھی۔۔۔۔

؛، لڑکیو جلدی کر لو۔۔۔ کتنا کھاؤ گی چلو پولر بھی جانا ہے،، تایا لوگ اٹھ گئیے تو بھابھیوں نے شور ڈال دیا تھا۔۔

؛، مہر بس کرو ساحل نے تمہارے پاس ہی رہنا ہے بعد میں جی بھر کے دیکھ لینا اب کھانا کھا لو۔۔۔ ہا ہا ہا۔۔،، ساحل کی ہسی نکل گئی بھابھی کی بات سن کے مہر شرما کے نظر جھکا گئی۔۔،، بھابھی خدا کا خوف کیا کریں میری ماہی کو ذلیل تو نہیں کریں۔۔۔،، ساحل اٹھ کے بھابھی کے کان میں

کہنے لگا۔

،، سن لو جناب کی بات۔۔۔ کہتا ہے میری ماہی کو تنگ نہ کیا کریں ابھی تمہاری کہاں ہو گئی۔۔۔،،
،، ہاں بھابھی ٹھیک فرمایا۔۔۔ ساحل ابھی مہری تمہاری نہیں ہوئی۔۔۔ جب ہو گی تب یہ
بولنا۔۔۔ ہاہاہا،، آہیل اور اسد ناشتہ کرنے آرہے تھے آہیل نے بیٹھتے ہی کہا۔۔۔
،، چاچی جان ماہی میری ہے نا۔۔۔،، ساحل بے تابی سے سمرین کے پاس جا کے پوچھنے لگا
،، ہاں بیٹا تمہاری ہی ہے ،، سمرین نے ساحل کا ماتھا چوم لیا ان کو اس پہ بہت پیار آرہا تھا جو اس کی بیٹی
کے لیئے دنیا سے لڑچکا تھا اس پہ پیار ہی آسکتا تھا۔۔۔

،، لو سالے صاحب۔۔۔ اب تو کنفرم ہو گیا نہ کہ ماہی صرف میری ہے۔۔۔،، مہر سر جھکائیے جارہی
تھی سب پاس تھے۔۔۔

،، صبا میں اس مہر کو کہئیں کا نہیں چھوڑوں گی۔۔۔۔۔ مرے گی گھوٹ گھوٹ کے ساحل تو صرف
میرا ہے اور میں ایسے انسان کو جانتی ہوں جو میرا ساتھ دے سکتا ہے۔۔۔،، ثنا شدید غصے میں تھی بھیگی
بلی کی طرح ادھر سے ادھر چلتے ہوئی بولی۔۔۔

،، پر تم کرو گی کیا۔۔۔ دیکھو ایسا کچھ نہ کرنا جس سے بعد میں پچھتنا پڑھ جائیے۔۔۔،، سارہ نے فکر مند
سے کہا

،، اب یا آر تو یا پار۔۔۔۔۔،، ثنا اٹھ کے باہر چلی گئی اور اس کا اردہ بھنپ کر سارہ اور صبا فکر مند ہو
گئی۔ وہ جانتی تھی شکس حد تک جاسکتی ہے۔۔۔

؛،، صبا مجھے بہت خوف آ رہا ہے ثنا کیا کرے گی۔۔۔ کچھ غلط نہ کر بیٹھے۔۔۔،،
،، اللہ کرم کرے گا فکر نہ کرو۔۔۔،، صبا نے اس کے منہ پہ ہاتھ رکھ کے کہا۔۔۔

سارا دن شوپنگ میں گزر گیا۔۔ ساحل نے مہر کے ساتھ شوپنگ کروا تھی۔۔۔ ساحل بھا بھی لوگوں کو پالر چھوڑ کے چلا گیا تھا آج وہ دن تھا جب مہر اور ساحل نے ایک ہونا تھا۔۔ وہ دونوں بہت خوش تھے۔۔

،، بہت خوش ہو مہر۔۔

ہاشا بہت زیادہ۔۔،، مہر اس کے مطلب کو بغیر سمجھے بولی۔

،، پر میری جان زیادہ خوشی زیادہ دیر تک نصیب بھی تو نہیں ہوتی نا۔۔،،

مہر نے چونک کے اسے دیکھا۔۔۔ اس نے بات ہی ایسی کی تھی کہ مہر کا دل ہل گیا اتنی مشکل تو اسے ساحل کا ساتھ مل رہا تھا۔۔

،، ہا ہا ہا۔۔۔ مزاق کر رہی ہوں ،، ثنائے ہس کے بات ٹال دی اور اپنی پلینگ کے بارے میں سوچنے لگی۔۔

مہر کو مہندی لگ چکی تھی شعبی آ کے لے گیا تھا۔۔

،، ہونے والی بھا بھی آپ آج شام تک اپنے شاہو کے آس پاس بھی نہیں بھٹکیں گی۔۔،، شعبی گاڑی ڈرائی و کرتے ہوئی بیک مرر سے دیکھ کے بولا

،، کیوں۔۔،، مہر نے حیرانگی سے کہا

،، ٹھیک بولا بھائی۔۔ کہتے ہیں جن بھوت چیمٹ جاتے ہیں۔۔،، بھا بھی نے ڈرایا۔۔

،، ن۔۔ ن۔۔ ن۔۔ نہیں میں نے تو ایسا کچھ نہیں سنا۔،، مہر نے خوف سے کہا۔۔

،، بھابھی اب تو سن لیا ہے نہ۔۔،، شعبی نے ہسی دابا کے کہا مہر سوچ میں پڑھ گئی۔۔۔ سب اس کی اتری ہوئی شکل دیکھ کے ہس دیئے

،، ہاہاہاہا چہرا دیکھو اپنا ایک مینٹ بھی دور نہیں رہ سکتی پاگل۔۔،، بھابھی نے اسے گلے لگا لیا۔۔

،، ہو لو خوش مہر جتنا ہونا ہے نہت جلد تم رونے والی ہو اور ساحل تمہارے سائیے سے بھی نفرت کرے گا یہ میرا وعدہ ہے۔۔،، ثنائے اپنے بالوں کو انگلی پہ لپیٹتے ہوئے مسکرائی۔۔۔

اس کے دماغ میں کیا چل رہا تھا یہ کسی کو نہیں پتا تھا۔۔۔

وہ لوگ حویلی پہنچ چکے تھے ساحل ٹیرس پہ کھڑا تھا کسی کی کال سن رہا تھا۔ ساحل نے جب مہر کی طرف دیکھا تو بھابھی نے مہر کے منہ پہ گھونگھٹ ڈال کے ساحل کو انگوٹھا دیکھایا ساحل نے مسکرا کے نظر جھکا لی۔۔۔

،، بھابھی مجھے تو دیکھنے دو اتنا لمبا گھونگھٹ۔۔۔ تو با۔۔،،

،، لڑکی صبر سے کام لو رات تک۔ ہاہاہاہا،، مہر کی بے تابی پہ بھابھی ہس دی۔۔

،، اففففففف۔۔۔ دم گھوٹ رہا ہے میرا۔۔،، مہر نے دوپٹا اتارنا چاہا پر ریشمی ڈوپٹا پیچھے جا کر مہر کے ہاتھوں

پہ مہندی لگی تھی۔۔ اس نے آس پاس دیکھا کوئی بھی نہیں تھا۔ تو خود ہی اٹھانے لگی جب کسی کا ہاتھ ڈوپٹے

پہ پڑھا۔۔ وہ اسے دیکھ کے مسکرایا اور ڈوپٹہ مہر پہ پھلا دیا۔۔۔

،، تھینک یو کڑوے کر لے۔۔،، مہر نے کہا وہ جاتا جاتا رک گیا۔۔

،، میری مہندی کیسی ہے۔۔۔،، مہر نے اس کے سامنے ہاتھ لہرائیے

،، نائی س۔۔۔،، آہیل نے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

،، اب تم بھی کچھ سوچو اپنے بارے میں۔۔ عمر گزر رہی ہے تمہاری لڑکے۔۔،، وہ آہیل کے ساتھ چلتے ہوئے بولی۔۔

،، میں نے شادی نہیں کرنی مہری۔۔ اب ساحل کو ہی دیکھ لو بچارے کا کیا حال کر دیا ہے تم نے۔۔۔۔ نہ بابا میں تو ایسے ویسے خطرے مول نہیں لے سکتا۔۔،، آہیل نے ہاتھ کانوں کو لگاتے ہوئے کہا۔۔

،، بس بس۔۔۔ دل میں تو لڈو پھٹتے ہی ہوں گے تمہارے۔۔ بابا۔۔ بابا۔۔،، مہر نے کہنی مارتے ہوئے کہا۔

،، ارے ظالم لڑکی۔۔۔ آہستہ بول کوئی ی سن لے گا۔۔۔ معصوم سے بچے کو بدنام کر رہی ہو۔۔،، آہیل نے ہسی دبا کے کہا۔۔

؛ تم اور معصوم معاف کرو آہیل کسی اور کو یہ بات نہ کہ دینا پاگل خانے دے آئی یں گے تمہیں۔۔۔ بابا بابا،،

،، وہ تو میں پہلے ہی پاگل ہو گیا ہوں۔۔ پر یہ پاگل پن لاعلاج ہے مسز شاہ۔،، آہیل نے مہر کی طرف دیکھ کے کہا مہر اس کے لہجے کی اداسی کو بھنپ کے۔۔ اسے غور سے دیکھنے لگی۔۔ وہ ہس کے چلا مہر بھی حویلی میں داخل ہو گئی۔۔ ثنا ان کو دیکھ کے فحانہ مسکراہٹ چہرے پہ نمودار ہوئی۔۔

مہر کو تیار کر دیا گیا تھا۔۔ گولڈن لہنگے کے ساتھ بالوں کو سائی ٹل دے کے ایک سائی ڈپہ ڈالا ہوا تھا جویریلی میں سیمپل سائیکس تھا۔۔

،، مہر آج تم نے اگر ساحل کو نظر بھر کے دیکھا تو وہ بچارا تو گیا پر۔۔ ہا ہا ہا۔۔،، بھابھی نے اس کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔ مہر ٹھہرھی نظروں سے خود کو شیشے میں دیکھنے لگی۔۔ پھر شرما کے نظر جھکا گئی۔۔،، بھابھی چلیں۔۔ ساحل آپ کا ویٹ کر رہا ہے۔۔،، شعبی مہر کو دیکھ کے ہسی دباتے ہوئے بولا۔،، اسے بولو ویٹ کرے۔۔،، مہر بیڈ پہ عادا سے بیٹھتے ہوئے بو بولی۔ اتنے میں مہر کا فون بجا۔۔

،، لو آگئی کال خود ہی بول دو۔۔ ہا ہا ہا۔۔،، شعبی کو پتا تھا یہ آہیل ہی ہو سکتا ہے۔۔۔ مہر نے کال نہیں اٹھائی۔۔

،، چلو باہر چلو سب شاباش۔۔،، بھابھی نے سب کو بولا۔۔

،، بھابھی آپ بھی چلیں نہ ان دونوں کو گفتگو کر لینے دیں صبح سے بے چارے تڑپ رہے ہیں۔ ساحل بار بار مجھے بول رہا تھا ماہی کو لے آ یا ر بات کرنے دے پر میں نے آپ کی بات پہ عمل کیا اور اس سے سیل لے لیا ہا ہا ابھی دے کے آیا ہوں تو کال آگئی ماہی بھابھی کو۔ ہا ہا ہا،، شعبی نے صبح سے جو کار نامہ کیا تھا فخر یہ بھابھی کو بتا دیا مہر ساحل کی معصوم سی محبت اور بے تابی جان کے اسے دیکھنے کے لئی بے چین ہو گئی۔۔

،، بالکل ٹھیک کیا اور ابھی بھی۔۔،، بھابھی نے مہر کے ہاتھ سے سیل پکڑ لیا۔۔،، ابھی بھی بات نہیں ہو سکتی۔،، بھابھی نے کال کاٹ دی۔۔

،، ہا ہا ہا چلو اب مہر کو نیچے لے آئیں اس سے پہلے کے شاہ صاحب آپے سے باہر ہو جائیں اس کی ماہی کو اس کے پاس لے چلیں۔۔،، شعبی نے مہر کو دیکھتے ہوئے شرارتی انداز میں کہا مہر نے سر جھکا لیا۔۔

بھابھی لوگ مہر کو نیچے لے جانے لگی سیڑھیاں اتر رہی تھی سب کی نظریں اس کی طرف اٹھی اور مڑنا بھول گئی۔ ساحل اٹھ کے کھڑا ہو گیا۔ ساحل اسے۔۔ ہونٹوں پہ مسکراہٹ سجائی دیکھ رہا تھا۔۔ مہر نے نظر اٹھا کے جھکا لی۔۔۔ آہیل نے پیٹھ پھیر لی کیوں کہ وہ مہر کو دیکھ نہیں پارہا تھا۔۔۔

،، مہری نظر بھر کے دیکھا تو نظر نہ لگ جائیے تمہیں۔۔۔، آہیل نے آنکھیں بند کر لی۔۔۔ درد کہاں تھا وہ سمجھ گیا دل پہ ہاتھ رکھ لیا۔ دل میں درد کی ایک لہر اٹھ رہی تھی۔۔ واٹر کولر کے پاس گیا۔ پانی پی کے خود کوریلکس کر کے آ گیا۔۔۔

،، ماہی بہت خوب صورت لگ رہی ہو دل کر رہا ہے اٹھا کے بھاگ جاؤں تمہیں۔۔۔، ساحل نے مہر کے نزدیک ہو کے سرگوشی کی۔۔ مہر شرم سے لال ہو گئی۔۔ وہ ہر بار اظہارِ محبت اتنی شدت سے کرتا تھا کہ ساحل کی آنکھوں سے بھی محبت کی برسات ہوتی تھی اور مہر اس کی آنکھوں کی محبت سے محفوظ ہو جاتی اور نظریں جھکا لیتی۔۔۔

اب بھی وہ شرمناک لگتی تھی۔۔

،، تم پہ شرم بہت سوٹ کرتی ہے ماہی۔۔۔ صحیح کہتے ہیں شرم عورت کا گہنا ہوتا ہے۔۔ ہاہا،، ساحل نے کہا۔

،، ویسے اب چپ کا روزہ رکھ لیا ہے کیا تم نے۔۔۔ صبح سے ملی نہیں بات نہیں کی اب تو کچھ بول لو پتا ہے کیسے گزارا یہ دن تمہارے بغیر ماہی۔۔۔ مجھے تو لگتا ہے اب تمہارے بغیر تو میری روح پرواز کر جائیے گی۔۔۔،

،، شاہو ایسی بات نہ کیا کرو پلینز میں آپ سے کبھی دور نہیں ہوگی ۔۔۔،، مہر نے ساحل کو محبت بھری نظر سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

ساحل نے ہونٹوں کو دانتوں میں دبا کے مسکراہٹ کو روکا۔۔۔

منگنی کی رسم شروع ہو گئی۔۔۔ ساحل اور مہر ایک دوسرے کو رنگ پہنارہے تھے آہیل کو لگا جیسے اس کے سینے میں کسی نے خنجر گاڑ دیا ہو۔۔۔ اپنی بربادی پہ وہ تالیں بجا رہا تھا۔۔۔ رسم کے بعد ناچ گانا شروع ہو گیا آہیل اپنی بربادی کو جی کھول کے ناچا

،، بہت بہت مبارک ہو شاہ صاحب۔،، آہیل نے ساحل کو گلے لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

،، خیر مبارک سالے صاحب۔۔۔،، ساحل نے سالے پہ زور دے کے کہا آہیل مسکرا کے جانے لگا مہر نے اسے روک لیا۔

،، ارے ارے مجھے مبارک نہیں دو گے بڑے بے مروت انسان ہو۔۔۔،، مہر ناک سکوڑ کے بولی

،، مبارک ہو مہری۔۔۔،، آہیل نے ہاتھ آگے کیا۔۔۔ مہر نے اس کے گرد اپنی باہیں حائل

کردی۔۔۔ آہیل ہڑبڑا گیا۔۔۔ اسے لگتا نہیں تھا مہر ایسی بے وقوفی کرے گی پر وہ کر چکی تھی۔۔۔ لوگ ان کو دیکھ رہے تھے آہیل نے چونک کے ساحل کو دیکھا وہ سینے پہ ہاتھ باندھے مسکرا رہا تھا۔۔۔

،، خیر مبارک کڑوے کریلے۔۔۔،، مہر پیچھے ہوتے ہوئے بولی۔۔۔ آہیل کا وہاں کھڑے ہونا مشکل ہو گیا تو وہ ان کے

پاس سے چلا گیا۔۔۔

آہیل لان میں رکھی کرسیوں میں سے ایک پہ جا کے بیٹھ گیا۔۔۔ اور مہر کی خوشبو کو محسوس کرنے لگا۔۔۔

،، مہری۔۔۔۔۔ دل کیوں میرے بس میں نہیں ہو۔۔۔۔۔،، آہیل نے منہ پہ ہاتھ رکھ لئی۔۔۔۔۔ پر سوال کا جواب نہیں ملا وہ اٹھ کے گاڑی کے پاس گیا ایک نظر حویلی پہ ڈال کے گاڑی میں بیٹھ گیا اور طوفان کی طرح اڑا کے لے گیا۔۔۔

گاڑی ایک خوبصورت بنگلو کے سامنے رک گئی۔۔۔۔۔ وہ گاڑی کی چابی ملازم کو دے کے آگے بڑھ گیا بنگلو کا دروازہ کھول کے اندر چلا گیا۔۔۔۔۔ جب بھی بے سکونی محسوس کرتا تھا یا مسجد جاتا یا یہاں آ جاتا تھا۔۔۔

کمرے کا دروازہ کھول کے اندر چلا گیا وہاں جہاں مہر کی بہت سی یادیں تھیں۔۔۔۔۔ اس کا دیا ہوا ہر گفٹ ہر فنیکشن کی تصویریں

۔۔۔۔۔ دیواریں مہر اور اس کی تصویروں سے سچی ہوئی تھیں۔۔۔۔۔

،، مہری سوچا تھا تمہیں اپنا بنا کے لے آؤں گا سپرائی ز دوں گا پر۔۔۔۔۔،،

،، مہری تم کو کچھ کہنا ہے میں نے۔۔۔۔۔،، اس کو یاد آیا جب وہ اپنے دل کی بات اسے بتانے گیا تھا۔۔۔

،، مجھے بھی بتانا ہے آہیل۔۔۔۔۔،، مہر نے بھی خوشی سے کہا تھا۔۔۔۔۔

،، اچھا پہلے تم بتاؤ مہری۔۔۔۔۔،، وہ مہر کے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔۔

،، آہیل مجھے کسی سے محبت ہوگئی ہے حد سے بڑھ کے چاہتی ہوں اسے اور وہ بھی مجھے بہت بہت

چاہتا ہے آہیل تمہیں پتا ہے مجھے جینے کا مقصد مل گیا مجھے میرا شاہو مل گیا۔۔۔۔۔،، مہر کی اس بات پہ

آہیل کو لگ تھا اس کی روح مہر نے نکال لی ہو۔۔۔۔۔ پر اس نے اپنے آپ پہ قابو ڈالا۔۔۔۔۔ اور مہر کی خوشی

میں خوش ہو گیا۔۔۔۔۔ جیسے آج ہوا تھا۔۔۔۔۔ پر اب وہ تڑپ رہا تھا

،، مہر میرے نصیب میں کیوں نہیں تھی تم۔۔۔۔،، وہ مہر کی قد آدم تصویر کے آگے کھڑا ہو کے بولا۔ رہا تھا۔۔

۔،، محبت کی انتہا تو میں نے بھی کی تھی مہری پھر ساحل کی محبت میں ایسا کیا تھا جو میری محبت میں نہیں تھا۔۔۔،، وہ آج گلہ کر رہا تھا۔۔۔ اس کے دل میں ہر بات دبی ہوئی تھی جو نکل رہی تھی۔ ادھر مہر اور ساحل بہت خوش تھے ان دونوں کی محبت کی منزل تک پہنچنے کا راستہ مل چکا تھا۔۔،، ماہی میں کہتا تھا نہ کہ ہماری منزل ہماری منتظر ہے۔۔۔،، ساحل نے مہر سے کہا مہر نے سر ہلا دیا۔۔،، امیری جان بہت بہت مبارک ہو۔۔،، اسد آ کے اپنی بہن کو گلے لگاتے ہوئے بولا۔۔،، تھینک یو بھائی جان۔۔۔،،

،، بہت بڑی ہو گئی ہو آج بھائی کیسے بول لیا، اسد نے مسکرا کے کہا۔۔۔،، جی اب ماہی بڑی ہو گئی ہے تو تمیز بھی تو آ ہی جانی تھی۔۔۔،، ساحل نے مہر کی ٹانگ کھینچی۔۔ مہر نے غصے سے ساحل کو دیکھا۔۔

،، سوری۔۔،، ساحل نے کان پکڑ کے مہر کو آنکھ ماری مہر شرما کے نظر جھکا گئی۔۔ مہمان جانے لگ گئی تھے۔۔۔

اب گھر کے افراد باقی رہ گئی تھے۔۔

،، چلیں میرے ساتھ۔۔۔۔۔،، ساحل مہر کا مہندی والا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑتے ہوئے بولا۔۔ مہر اس کے ساتھ چلنے لگی۔ ساحل مہر کو اپنے کمرے میں لے گیا وہاں لائیٹ آف تھی،، شاہو اتنا اندھرا کیوں ہے۔۔۔۔،، مہر نے ساحل کے ہاتھ کو دباتے ہوئے کہا۔۔۔ اس کی ہیل کارپیٹ سے اٹکی تو وہ ساحل پہ گر گئی ساحل نے اسے تھام لیا۔۔

،، ارے ارے سمجھا لو ماہی۔۔،،

،، افففف شاہ لائیٹ تو جلا دو۔۔،،

،، ایک مینٹ رکو۔۔،،

سامنے دیوار پہ اجالا ہوا تو مہر نے نظر اٹھا کے دیکھا

،، ماہی آئی یو سوچ۔۔،، سامنے دیوار پہ لائیٹنگ سے بہت خوبصورت انداز میں ڈیکوریٹ کیا ہوا

تھا۔۔ مہر کے چہرے پہ مسکراہٹ آگئی۔۔

اب روشنی دوسری دیوار پہ ہوئی تھی۔۔ وہاں ان دونوں کی کچھ دن پہلے کی تصویر تھی جب مہر کا

اپریشن تھا اور وہ ہو سپیٹل میں تھے ساحل کے ہونٹ مہر کے ماتھے پہ تھے مہر کے ہونٹوں پہ

مسکراہٹ تھی اور اس کا ہاتھ ساحل کے سینے پہ۔۔۔

،، شاہو یہ تو ہو سپیٹل پر کیسے فوٹو بنی۔۔،،

مہر نے پوچھا ساحل نے جواب نہیں دیا۔۔ اور لائیٹ آن کر دی اس کے قدموں کے نیچے پھول تھے

جو کمرے کے لاسٹ پہ رکھی دو عدد کرسیوں کے درمیان میں ایک میز تھی

پورے کمرے میں لائیٹنگ کی ہوئی تھی۔۔ ٹیبل کو بہت پیارے انداز میں ڈیکوریٹ کیا ہوا تھا ٹیبل

پہ موم بتیوں کا سٹینڈ رکھا ہوا تھا اور کیک بھی ساحل نے موتیوں کو جلایا کمرے کی خوبصورتی میں

اضافہ کر دیا تھا۔۔ مہر حیران ہو کے دیکھتی رہی۔۔۔

،، ماہی۔۔۔ کیا ہوا۔۔،، ساحل نے اس کے سامنے ہاتھ لہرایا۔۔

،، ش۔۔۔ ش۔۔ شاہو۔۔،، مہر بھاگ کے ساحل کے سینے سے لگ گئی۔۔ وہ کچھ نہیں بول سکی

تھی۔۔۔

،، میڈم آپ کو تو موقع چاہئیے ہوتا ہے۔۔ اتنی اموشنل کیوں ہو رہی ہو اب تو پوری زندگی ایسے سپرائز دوں گا۔۔ تو تم روتی رہو گی۔۔ پاگلی ماہی،، ساحل اسے پیچھے کرتے ہوئی آنسو صاف کرتے ہوئی بولا۔۔ مہر مسکرا دی۔ پھر ساحل نے ہلکی سی آواز میں رومنٹک میوزک چلا دیا۔۔ مہر کا ہاتھ پکڑ کے کرسی پہ بٹھایا۔۔ وہ دونوں آج کا دن جی بھر کے جی رہے تھے آخر ان کی محبت کو منزل ملی تھی۔ وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ ایک رشتے میں بندھ چکے تھے۔۔۔۔۔ پر مہر کے دل میں ایک ڈر تھا کیوں تھا وہ اس سے قاصر تھی۔۔

مہر نے آہیل کو بلوایا تھا۔۔ آہیل تھوڑا جھجھکتے ہوئی کیچن کی طرف بڑھا۔۔ کیوں کہ ساحل لوگ پاس ہی کھڑے تھے جب ساحل کے چھوٹے بھائی نے آ کے مہر کا پیغام دیا تھا۔۔ ،، آپ نے بلوایا مجھے۔۔۔۔۔، آہیل کیچن میں داخل نہ ہوا باہر کھڑا ہو کے بولا مہر نے پیچھے مڑ کے دیکھا۔۔

،، آہیل جو س پی ٹی وگے۔۔۔۔۔، مہر نے مصروف انداز میں پوچھا۔۔ ،، یہ پوچھنے کے لیئے بلوایا۔۔۔۔۔، آہیل نے بازو سینے پہ لپیٹتے ہوئی کہا۔۔ ،، نہیں کچھ اور بھی بولنا تھا۔۔۔، مہر آم جو سر مشین میں ڈالتے ہوئی بولی آہیل اسے پہلی بار کیچن میں دیکھ کے حیران تو ہوا تھا پر جو س بناتے ہوئی زیادہ ہوا تھا کیوں کہ مہر کو مشین کی آواز زرا پسند نہیں تھی۔۔۔

،، جی بولو۔ کیا بات کرنی ہے میڈم،، آہیل نے اپنی شرٹ کے کف فولڈ کرتے ہوئی بولا۔ ،، شاہو کا کسی سے چکر تو نہیں ہے نا۔۔۔۔۔، مہر کی بات سن کے آہیل اپنی ہسی پہ قابو نہ رکھ سکا۔۔۔

، مہری تم واقع ہی پاگل ہو۔۔۔، آہیل دروازے کے ساتھ لگ کے اس کو کام کرتے دیکھنے لگا۔۔۔
، ویسے اب جو سر مشین کی آواز تم کو پسند آگئی ہے کیا۔۔، آہیل نے اس کے سوال کا جواب دینے
کی بجائے اس پہ سوال کر دیا۔۔۔

، میں نے کیا پوچھا۔۔۔، مہر نے اسے چھری دیکھائی۔۔۔

، اونو۔۔۔ پاگل لڑکی مار مت دینا۔۔۔ ارے مہری تمہارے ہاتھ م۔۔۔م۔ میں سے خون آ رہا
ہے۔۔۔، آہیل بے اختیار مہر کی طرف بڑھا اور مہر جو چپ کھڑی تھی رونے لگ گئی۔۔۔
، چپ کر جاؤ کیوں بچوں کی طرح رو رہی ہو۔۔۔ جب کام کرنا نہیں آتا تو کیوں کرتی
ہو۔۔۔، آہیل اس کے ہاتھ سے چھری لیتے ہوئی بولا۔۔۔

، رکو میں آتا ہوں ابھی۔۔۔، آہیل باہر بھاگ گیا۔۔۔ تھوڑی دیر بعد اس کے ہاتھ میں پیٹی اور مرحم
تھا

، ارے اتنا بڑا بھی کٹ نہیں ہے رو کیوں رہی ہو۔۔۔، آہیل مرحم لگاتے ہوئی بولا۔۔۔
، ک۔۔۔ کیا ہوا ماہی۔۔۔، ساحل بھاگ کے آیا تھا اسے اس کے چھوٹے بھائی نے بتایا تھا۔ کہ مہر کو
چھری لگ گئی ہے اور وہ رو رہی ہے وہ بھاگ کھڑا ہوا۔۔۔
، دیکھاؤ مجھے۔۔۔ ارے حویلی میں اتنے ملازم ہیں تم کو کیا ضرورت تھی بے وقوف۔۔۔، آہیل نے
مہر کا ہاتھ چھوڑ دیا۔۔۔

، کیا ہو گیا کیوں کہر مچایا ہوا ہے۔۔۔،

، چاچی جان ساحل نے چاکو مار کے زخمی کر دیا مجھے۔۔۔، مہر آنسو صاف کرتے ہوئی بولی۔

،، ارے چھوٹی لڑکی میں نے کب مارا ماما چھوٹ بول رہی ہے آپ بتاؤ میں اپنی ماہی کو مار سکتا ہوں کیا۔۔،، ساحل بڑی مہرت سے پٹی باندھتے ہوئی بولا۔۔۔ مہر کی ہسی چھوٹ گئی۔۔،، بچے نہیں ہو تم لوگ تھوڑا دھیان رکھا کرو اور خاص کر تم شہزادے۔۔،، چاچی ساحل کا کان پکڑتے ہوئی مسکرا کے بولی۔۔۔۔۔

،، آج مہندی ہے اور اس گھر میں پتا کیوں نہیں چل رہا۔۔۔۔،،،،، سارم ابھی ابھی آیا تھا۔

لوچ کے درمیان کھڑا ہو کے بولا

،، لو آگئی آفت۔۔۔ چلو لڑکو اب جاؤ یہاں سے۔۔۔ ہمیں ہمارا کام کرنے دو۔۔۔،،،،، بھابھی کچھ ملازموں کے ساتھ آئی تھی

،، شگفتہ۔۔ تم اپٹین تیار کرواؤ۔۔ میں ذرا مہندی دیکھتی ہوں کہاں تک پہنچی ہے۔۔۔،،،،، چاچی نے کہا آہیل جاچکا تھا ساحل مہر کو پٹی کر رہا تھا۔۔ اور مہر اپٹین کے سامان کو غور سے دیکھ رہی تھی۔۔۔،،،،، بھابھی اپٹین اور مہندی تو بازار سے بھی مل جاتی ہے پھر گھر کیوں بنانی۔۔۔،،،،، مہر نے نا سمجھی سے پوچھا۔۔ ساحل پٹی کر چکا تھا اور اب کھڑا ہو گیا تھا۔۔

،، وہ اس لیٹی ہے کہ دادی جان کا حکم ہے کہ ہمارے روایت ہے گھر میں مہندی اور ہلدی بنانے کی۔۔۔ پہلے سے یہ ہی رواج ہے اس حویلی میں سارہ لوگوں کی شادی پہ بھی گھر میں ہی بنی تھی۔۔۔،،،،، بھابھی نے تفصیل سے بیان کیا۔۔۔ مہر نے سمجھکے سر ہلا دیا تھا۔۔۔

،،،،، ساحل تم کیوں کھڑے ہو۔۔۔ جاؤ شاباش یہاں لڑکوں کا کام نہیں ہے۔۔۔،،،،، ساحل مہر کو دیکھ رہا تھا بھابھی نے اس کی ٹانگ کھینچی۔۔ ساحل مہر کو اشارے میں کچھ بول کے چلا گیا۔۔۔ آج اسد کی مہندی

تھی۔۔۔ ہر طرف چہل پہل تھی۔۔۔ وقت بہت تیزی سے گزرا تھا۔۔۔ وقت تو نام ہی گزرنے کا ہے جو گزر گیا اچھا۔۔۔ وقت برا نہیں ہوتا بس حلات مات دے جاتے ہیں۔۔۔ وقت سے اچھی کوئی چیز نہیں کیوں کہ یہ گزر جاتا ہے۔۔۔ اسد کے فرینڈز آچکے تھے لڑکوں کی محفل جم چکی تھی۔۔۔ اور گھر میں عورتوں نے ڈھولکی رکھ لی تھی۔۔۔

،، مہر تم ذرا نادی کے پاس جاؤ پلینز اسے تمہاری ضرورت ہے ساحل تمہارا باہر ویٹ کر رہا ہے۔،، اسد نے مہر کو نادی کا پیغام دیا تھا۔ مہر سر ہلا کے باہر چلی گئی۔۔۔ ،، ہاتھ ٹھیک ہے نہ ماہی۔۔۔ ،، ساحل اس کے ہاتھ کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔ ،، ٹھیک ہی سمجھو۔،، مہر نے مسکرا کے جواب دیا پھر راستے میں باتیں کرتے گئی۔۔۔ مہر نادی کے پاس چلی گئی اور ساحل باہر کھڑا ہو گیا۔ تبھی نادی کا کزن آ کے ساحل کو اندر لے گیا۔ تھوڑی دیر بیٹھنے کے بعد وہ لوگ وہاں سے نکل آئے۔۔۔ ،، شاہو گاڑی کی سپیڈ بڑھا دو ابھی میں نے ریڈی بھی ہونا ہے جا کے۔،، مہر نے بے تابی سے کہا۔۔۔ ،، ہا ہا ہا ہا۔۔۔ ہو جانا پر گاڑی کی سپیڈ نہیں بڑھے گی۔۔۔ ،، ساحل روڈ پہ دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔ ،، اوہ۔۔۔ شاہو ایک بات پوچھوں۔۔۔ ،،

،، ہوں۔۔۔ ،، ساحل نے ایک نظر اس پہ ڈال کے کہا۔۔۔ آج آپ کس سے بات کر رہے تھے۔۔۔ میرا مطلب ہے پریشان تھے آپ۔ آج صبح۔۔۔ کس سے بات کر رہے تھے۔۔۔ ،، مہر ٹیس پہ تھی جب ساحل کسی سے بات کر رہا تھا تب ساحل کے چہرے پہ غصہ اور پریشانی دیکھ مہر بھی پریشان ہو گئی تھی۔۔۔

،، لوہر صاحبہ لگ گئی نظر کال جب تمہارے بھائی کی بارات راوانہ ہو گی تب تمہاری اور ساحل کی محبت کا جنازہ بھی نکلے گا یہ میرا وعدہ رہا۔۔۔۔،، ثنا کا کام ہو گیا تھا اور وہ حد سے زیادہ خوش تھی۔۔۔

،، چلو اب الٹی گنتی شروع کر دو۔۔۔ انہ۔،، ثنا اسے دیکھتے ہوئی سوچ رہی تھی۔۔۔ ساحل مہر کے کان میں کچھ بول رہا تھا۔۔۔ اور مہر نے اسے تھپڑ رسید کیا تھا۔۔۔

،، ارے آہیل تم کیوں یہاں بیٹھے ہو۔۔۔،، آہیل صوفی نے پیچھے سر ٹکا کے لیٹا ہی ہوا تھا جب سارم نے آ کے اسے ہلایا۔۔۔

،، یار تم دونوں یہاں بیٹھے ہو اسد کی مہندی ہو اور اس کا بیسٹ فرینڈز ہی میدان میں نہ ہوں تو بات تو نہیں بنتی۔۔۔،، ان کے ایک کزن نے آ کے ان دونوں کو کہا

،، چل آہیل دیکھا دیتے ہیں اپنا رنگ ان کو۔۔۔،، سارم آہیل کا ہاتھ پکڑ کے لے گیا۔۔۔

دیر رات تک محفل جمی رہی۔۔۔ تھی۔۔۔ آہیل بار بار مہر کو دیکھتا تو نظر جھکا لیتا اسے معلوم تھا مہر اس کی نہیں ہے۔۔۔۔ اور وہ یہ بات تسلیم کر چکا تھا۔۔۔۔

-16

بارات نکل رہی تھی۔۔۔۔ ساحل مہر اور کچھ کزنز باتیں کر رہے تھے۔۔۔ تبھی ساحل کے فون کی رنگ بجی

،، کمرے میں تمہارے لیئے سپرائز ہے۔۔۔،، ساحل کو کسی نے میسج کیا تھا انجان نمبر تھا اسے لگا مہر نے شائی کچھ پلین کیا ہو۔۔۔ اس کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ آگئی۔۔۔

،،مہر میں اسفند لوگوں کے ساتھ آؤں گا تم دوسری گاڑی میں چلی جاؤ۔۔،، ساحل کے کہنے پہ مہر نے سر ہلا دیا

،،ساحل جلدی آجانا۔۔۔۔،،مہر نے بے تابی سے کہا ساحل نے سر ہلا دیا اور ساحل کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔بارات نکل چکی تھی اور مہر اسد کی گاڑی میں تھی گاڑی سارم ڈرائی ہو کر رہا تھا ساتھ والی سیٹ پہ اسد شیروانی میں مبلوس بیٹھا تھا۔۔ پیچھلی سیٹ پہ سمرین صغره اور مہر تھی ساحل کمرے میں جا کے چھان بین کرنے لگا تھوڑی سی چھان بین کے بعد ایک لفافہ ہاتھ آیا۔۔۔وہ اسے کھولنے لگا۔۔

لفافہ کھول گیا تھا ساحل کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی حیرانی سے دیکھنے لگا۔۔اس کی آنکھوں کے سامنے مہر اور آہیل کی تصویریں تھیں۔۔ایسی تصویریں جس کا کبھی اس نے تصور ہی نہیں کیا تھا۔۔ان تصویروں میں ان کے درمیان کی نزدیکی صاف نظر آرہی تھی مہر نائیٹ گاؤن میں مبلوس تھی آہیل کی شرٹ کے بٹن کھولے ہوئے تھے مہر کا ہاتھ آہیل کے منہ پہ تھا۔۔دونوں کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ تھی۔۔ساحل کے ہاتھ سے تصویریں گر گئی۔۔اور وہ خود بھی بیڈ پہ تقریباً گر گیا۔۔اور خوفگی سے تصویروں کو دیکھنے لگا۔۔

،،ن...ن۔ نہیں ماہی۔۔۔ایسا تم نہیں کر سکتی۔۔۔،،ساحل مہر سے محبت کرتا تھا یقین بھی کرتا تھا پر تھا پر اس کے سامنے جو تھا وہ دیکھ کے اس کے حوش اڑ گئے تھے۔۔وہ تھا تو مرد کیسے بردشت کرتا۔۔اپنی ماہی کو کسی اور کی باہوں میں اتنا قریب دیکھ کے دکھ اور یقین ٹوٹا جا رہا تھا۔۔مرد کی غزت نفس پہ چوٹ لگی تھی۔۔

،،ماہی ایسا ن۔۔۔ن۔ نہیں ہو سکتا۔۔،،وہ پھر سے ایک تصویر اٹھا کے دیکھنے لگا۔۔

،، یہ سب بکو اس ہے میں نہیں مانتا میری ماہی ن۔۔۔ نہیں۔۔۔ ساحل نے سر کو اپنے ہاتھوں میں گرا لیا تھا۔۔

،، ماہی ت۔۔۔ ت۔۔۔ تم نے مجھے اتنا بڑا دھوکہ کیوں دیا۔۔۔ اس کا ضمیر سوال کر رہا تھا۔۔۔ پر میری ماہی تو مجھ سے محبت کرتی ہے۔۔۔ ساحل دل اور ضمیر کی جنگ میں پھنس چکا تھا۔۔۔ اس نے اپنا کوٹ اتار کے ٹائی ی کو ڈھیلا کیا جیسے کسی کے ہاتھوں کو جھٹکا ہو اسے گھٹن ہو رہی تھی

،، ماہی۔۔۔ اس کے پاس جواب ہو گا۔۔۔ وہ دیوانہ وار باہر بھاگا۔۔۔ پر بارات جا چکی تھی حویلی میں ملازمہ ہی تھی

،، ساحل کیا ہوا۔۔۔ تم نہیں گئی۔۔۔ اسفند جو بندوق اٹھانے آیا تھا اسے دیکھ کے رک گیا۔۔۔ کیا ہوا ساحل پریشان کیوں ہو۔۔۔ اسفند نے ساحل کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کے پوچھا۔
،، ک۔۔۔ ک۔۔۔ کچھ نہیں تم جاؤ میں آتا ہوں۔۔۔

،، ساحل یہ حالت کیا بنائی ہوئی ہے یار خیریت تو ہے نہ، اسفند کو فکر ہونے لگی۔۔۔
،، اسفند چلے جاؤ۔۔۔ ساحل نے غصے سے کہا

۔۔۔ ایم سوری اسفند تم جاؤ میں آتا ہوں۔۔۔ ساحل نے اس کے چہرے کی پریشانی دیکھ کے کہا
اسفند چلا گیا۔۔۔

ساحل تیزی سے سیڑھیاں چڑھتا اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔

،، اگر تم کو لگتا ہے کہ یہ سچ نہیں تو آہیل کے بنگلو میں جا کے دیکھ لینا وہاں وہ دونوں رنگ رلیاں مناتے ہیں۔۔،، اسی انجان نمبر سے میسج آیا ہوا تھا ساحل سیل کو بیڈ پہ پھینک کے سر پکڑ کے بیٹھ گیا۔۔۔

،، ماہی اتنا بڑا دھوکہ۔۔۔ مجھے لگا تم سچ بولتی ہو ساری دنیا چھوٹ بولتی ہے۔۔۔ پر میں غلط تھا۔۔۔،،
،، تم دونوں کے درمیان میں۔۔۔ یہ سب تھا تو م۔۔۔ مجھے کیوں۔۔۔ برباد کیا۔۔۔ میری محبت کا مزاق کیوں اڑیا۔۔۔ تنہائیوں میں رہنے دینا تھا۔۔۔،، ساحل نے پاس پڑھا شیشے کے جگ کو اٹھا کے زمین پہ پٹخ دیا۔۔۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس نمبر پہ مسیج کر رہا تھا
،، مجھے ساری انفارمیشن چاہی۔۔۔،، اس نے انجان نمبر پہ میسج کر دیا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد سپلائی آ گیا

،، مجھے پتا تھا تم کو انفارمیشن چاہی۔۔۔ ہو گی۔۔۔ بہت جلد آپ کو ایسا واقعہ آنکھوں سے دیکھنے کو ملے گا۔۔۔،، ساحل نے آنکھوں کو منہ لیا

تھوڑی دیر بعد وہ اپنی حالت درست کر کے گاڑی کی چابی اٹھا کے باہر نکل گیا۔۔۔ گاڑی کی سپیڈ بڑھا دی اس کی آنکھوں کے سامنے بار بار آہیل اور مہر کی تصویریں آرہی تھیں۔۔۔ مہر اس کو کالز کر رہی تھی پروہ اٹینڈ نہیں کر رہا تھا اس کا دماغ نہ کچھ سوچ پارہا تھا نہ سمجھ بس تصویریں آنکھوں کے سامنے آرہی تھیں۔ ابھی ہی ان کا رشتہ جوڑا تھا اور آج وہ ڈور ٹوٹنے کو تیار تھی۔۔۔ ساحل نے گاڑی کے دراز میں سے کچھ ڈھونڈھنے لگا میسل ہاتھ آ گیا۔۔۔ اس پہ خون سوار تھا۔۔۔ پھر کچھ سوچ کے اس نے پوسٹل واپس رکھ دیا۔

،، تم کہاں تھے پتا ہے کتنی ٹینشن ہو رہی تھی۔۔۔،، مہر اسے دیکھتے ہی بولی۔۔۔

،، اوہ ریلی تم کو میری فکر ہو رہی تھی۔۔۔۔

ساحل نے طنزیہ سوال کیا۔۔ مہر کو اس کے لہجے کی کروہٹ محسوس ہو گئی تھی۔

،، شاہو کیسے بات کر رہے ہو۔۔۔۔

،، کیسے کروں بات۔۔۔۔،، ساحل نے کروہٹ بھرے لہجے میں کہ کے اس کے پاس سے گزر

گیا۔۔۔ مہر اس کی پیٹ گھورتی رہ گئی۔۔۔

،، شاہو کو کیا ہو گیا ہے۔۔،، مہر کا دل دکھاتا ساحل کی اس قدر توہین نے مہر کو ہرٹ کیا تھا پچھلے چھ

مہنوں سے ساحل نے اس کے لیئے اتنی محبت کے لفظ استعمال کیئے تھے کہ اب اس کا لہجہ

مہر کے لیئے ناقابل برداشت تھا۔۔ شادی کی ساری تقریبات میں ساحل نے مہر سے ٹھیک سے

بات نہیں کی اس لے بعد بھی وہ نہ مہر کی کال اٹھاتا نہ مسیجیز کا رسیپلای کی کرتا اگر وہ پوچھتی تو کہ

دیتا۔ کہ بیزی تھا۔۔۔ اس کا اچانک بدلنا مہر کو سمجھ نہیں آیا تھا۔۔۔۔ وہ ہر وقت ڈرتی رہتی تھی

،، کچھ غلط ہونے والا ہے اللہ کرم کرنا۔۔،، مہر ڈوپٹے کو اڑھ کے جائیئے نماز پہ جا کھڑی

ہوئی۔۔۔۔ جب لوگ دل توڑتے ہیں تو وہ پاک ذات یاد آتی ہے آہیل کے کہنے پہ وہ نماز پڑھنے

پڑھنے لگی تھی۔ دل اور روح کو سکون نہ ملتا تو وہ قرآن کھول کے بیٹھ جاتی اپنے اور ساحل کے رشتے

کی مضبوطی کی دعا کرتی۔۔۔ پر کچھ دعائیں ایسی ہوتی ہیں جو دیر سے قبول ہوتی ہیں اور کچھ ایسی ہوتی

ہیں جو ہمارے حق میں غلط ہوتی ہیں اللہ بڑا بے نیاز ہے وہ کبھی اپنے بندوں کے ساتھ غلط نہیں

ہونے دیتا۔۔

ساحل نے گاڑی کی رفتار تیز کر دی تھی۔۔۔ اب اس کی گاڑی تیزی سے سڑک پہ بھاگ رہی تھی۔

؛ خدا کرے یہ چھوٹ ہو مہراحمہ۔۔۔ اگر یہ سچ ہوا تو۔۔ تو میں کیا کروں گام۔۔ ماہی۔؛ ساحل نے ہونٹ بھیج لی ئیے آنسو کی رفتار تیز ہو گئی۔ اور اس کے درد کی شدت بڑھ گئی تھی۔۔۔ آج اسے میسج ملا تھا کہ،، مہر اور آہیل بنگلو میں رنگ رلیاں منا رہے ہیں۔ اپنی آنکھوں سے دیکھ لینا جا کے۔۔، ساحل کی دھڑکنیں رک گئی تھی۔۔۔ پر پھر اس نے کچھ سوچ کے وہ راہ لے لی جس پہ جانے سے شئی د بہت کچھ بکھر جاتا۔۔ پروہ سچ جانا چاہتا تھا۔

گاڑی بنگلو کے سامنے رک گئی تھی۔۔ اس کے دل کی دھڑکن رک رک کے چلنے لگی۔۔۔ وہ بڑے سے دروازے کو دھکیل کے اندر داخل ہو گیا بنگلو کے۔۔ کچھ دروازے کھولے تھے کچھ بند تھے۔ اس کو پتا تھا آہیل کے کمرے کا۔۔۔ وہ سیڑھیاں چڑھنے لگا۔۔ دروازہ بند نہیں تھا اس نے دروازے کو دھکیلا۔۔۔

سامنے بیڈ پہ مہر سو رہی تھی۔ مہر کے تن پہ آہیل کی وائیٹ شرٹ تھی آہیل شئی د واش روم میں تھا۔۔۔ اس کے قدم لڑکھڑا گے سہارے کے لی ئیے اس نے دروازے کو تھمنا چاہا ساتھ ٹیبل پہ رکھا گلدان گر گیا۔۔۔ جس کے شور سے مہر کی آنکھ کھولی۔۔۔ مہر نے حیران ہو کے ساحل کو دیکھا اور پھر کمرے کو۔۔۔ وہ ہڑبڑا گئی تھی۔۔ ساحل تھوڑی دیر کھڑا رہا۔۔ پھر تیزی سے وہاں سے چلا گیا۔۔۔

،، ش۔۔ ش۔۔ شاہو رکو۔۔؛ مہر تیزی سے اٹھ کے اس کے پیچھے بھاگی۔۔۔ پروہ نہیں رکا تیز۔ تیز چلتا گیا۔۔۔

،، شاہو۔۔۔ پلیز رک جاؤ میری بات سنو۔۔،، مہر بھاگ کے اس کے سامنے آگئی آہیل ان کے شور سے جلدی سے واش سے باہر آیا شرٹ پہننا بھول گیا تھا۔

<http://primenovels.blogspot.com/>

،، اور ہاں ماما آپ اس کے گھر کال کر دیں۔۔۔ رشتے سے جواب دے دیں۔۔۔،، صغره نے ہاں میں سر ہلا دیا۔۔

،، اتنی جلدی نفرت ہو گئی اسے اس لڑکی سے۔۔۔ ہاں ہونی بھی تھی جب کریکٹر ہی ٹھیک نہ ہو۔۔۔،، حویلی میں بھنچال آ گیا تھا۔۔

،، ایسا بھی کیا ہو گیا ساحل تم نے رشتوں کو مزاق بنا رکھا ہے کبھی پوری دنیا کے سامنے منگنی کر لی کبھی توڑ دی۔۔۔،، اس کے ابو کو شدید غصہ آ رہا تھا۔۔

پوری حویلی میں ایک ثنا تھی جس کو اس بات کی خوشی تھی۔۔۔

،، یہ تو کمال ہو گیا۔۔۔ اللہ تیرا شکر ہے۔ اب ساحل صرف میرا ہے اب کے بار کوئی ماہی نہیں آئی گی۔ میرے اور ساحل کے درمیان۔۔۔،، ثنائے سوچا

؛؛ میرے بیٹے کو لڑکیوں کی کمی ہے کیا۔۔ وہ نہ سہی تو کوئی اور سہی۔۔ اور۔ ہماری ثنا بھی تو ابھی بیٹھی ہے۔۔،، سب نے حیران ہو کے صغره کا چہرہ دیکھا۔۔

،، صغره کچھ شرم کرو بھائی صاحب کے ہاں کیسا عالم چھایا ہوا ہے جانتی ہو تم۔۔؛؛ تایا شدید غصے میں تھے۔۔۔

،، ساحل مہر سے تم کو شادی تو کرنی پڑھے گی۔۔۔،،

،، اور اگر میں نہ کر کروں تو آپ کیا کر لیں گے۔۔۔،، ساحل ایک ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈال کے اکڑ کھڑا ہوا تایا نے بغیر کچھ سوچے تھپڑ مار دیا۔۔

،، گڈ ڈیڈ۔۔۔ میں یہ گھر چھوڑ رہا ہوں۔۔۔۔۔،، ساحل منہ پہ ہاتھ رکھ کے تقریباً بھاگتا ہوا باہر چلا گیا۔۔۔ شعبی بھی اس کے پیچھے لپکا اور اسے کھینچ کے واپس لے آیا

،، ساحل نے رشتہ توڑ دیا۔ ہے۔۔۔،،

احمد نے سمرین کو دیکھتے ہوئے کہا۔ ابھی ابھی کال آئی تھی صغره نے کہا تھا۔۔

،، یا اللہ۔۔۔،، سمرین صوفے پہ گر گئی۔۔ نادی ان کے پاس آ کے بیٹھ گئی

،، میں کہتی تھی نہ کہ یہ رشتہ نہ جوڑو۔۔۔ پر کسی نے میری بات نہیں مانی۔۔۔،، سمرین سر پکڑ کے بیٹھ گئی۔۔

،، ماما رو کیوں رہی ہیں۔۔۔،، مہر اپنے کمرے سے آئی تھی۔۔ آج کل وہ کمرے میں ہی رہتی تھی۔۔ باہر آتی تو کسی سے بات نہیں کرتی تھی۔۔

،، س۔ س۔ ساحل۔۔ جارہا ہے امریکہ۔۔ اس نے م۔ م۔ م۔۔ منگنی توڑ دی ہے،، سمرین کی زبان لڑکھڑا رہی تھی۔۔ مہر نے ایک سرسری نظر ماں پہ ڈالی وہ رو رہی تھی نادی بھی رو رہی تھی۔
،، کیا۔۔۔ پر کیوں اس نے مزاق سمجھا ہوا ہے کیا۔۔ ابھی اس کو رشتوں کی قدر سکھا کے آتا ہوں۔۔،، ساحل اور آہیل آفس سے آئیے تھے لونچ کے دروازے پہ رک گئیے اسد آگ بگولا ہو گیا۔۔

،، اسد رکو۔۔،، مہر جو بے جان کھڑی تھی اس کے وجود میں جان آئی۔۔،، تو کیا ہوا۔۔۔ مجھے پتا ہے یہ لیں رنگ۔ اس نے واپس لوٹا دی ہے۔ ہا ہا ہا۔،، مہر ہنس رہی تھی احمد لوگ اسے دیکھنے لگے،، مہر تم مت رکو۔،، اسد بیگ پھینک کے جانے لگا۔ مہر نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔ اور نفی میں سر ہلایا۔ اسد نے اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔ اور رونے لگ گیا۔۔ وہ مہر جو تھوڑا سا کچھ ہو جانے پہ رونے لگ جاتی آج دل ٹوٹنے پہ ہنس کے گھر والوں دلا سہ دے

* * * * *

،،تو۔۔ تو میں کیا کروں۔۔۔ مولوی صاحب جلدی نکاح پڑھاؤ میری فلائیٹ کا ٹائی م ہو رہا ہے۔۔۔ ساحل کے لہجے میں زہر بھری ہوئی تھی۔۔۔

،،ساحل پلیز ایک بار میرے ساتھ چلو پلیز وہ مر جائے گی۔۔۔ پلیز۔۔۔ آہیل نے ہاتھ جوڑ دیئے اس نے آج سے پہلے کسی کے آگے ہاتھ نہیں جوڑے تھے وہ پہلی بار ہاتھ جوڑ رہا تھا ساحل کے سامنے۔

۔ مہر روڈ کر اس کر رہی تھی جب تیز رفتار سے آتی گاڑی نے اسے ٹکر ماری تھی۔۔۔ وہ مسلسل ساحل کو پکار رہی تھی ہو سپیٹل پہنچ کے اس نے مری ہوئی آواز میں آہیل کے سامنے ہاتھ جوڑے کہا ساحل کو

ایک بار لے آؤ۔۔۔ اسد آنے لگا پر آہیل نے روک دیا کیونکہ وہ جزباتی تھا۔۔۔ اور اب خود کو جھکانا پڑھنا تھا۔۔۔ اسد نے جھکنا نہیں تھا

،،س۔۔۔ ساحل پلیز۔۔۔ ت۔۔۔ تم آ کے نکاح پڑھ لینا کوئی نہیں روکے گا۔۔۔ پر پلیز اب چلو۔۔۔ وہ زندگی اور موت سے لڑ رہی ہے۔۔۔ آہیل کے آنسوؤں بہنے لگے حویلی کے سب لوگ چپ چاپ تماشہ دیکھتے رہے۔۔۔

آہیل کا آخری جملہ سن کے ساحل نے تیزی سے آہیل کو دیکھا۔۔۔

،،وہ زندگی اور موت سے لڑ رہی ہے۔۔۔ ساحل کے درمیان کسی نے سرگوشی کی۔۔۔

،،نہیں مہر احمد تم اتنی آسانی سے نہیں مر سکتی تڑپنا ہو گا تمہیں مجھ سے دور رہ کے۔۔۔ تڑپ تڑپ کے مرنا ہو گا۔ اتنی آسان موت نہیں آئی گی تمہیں۔۔۔ اس نے دل میں سوچا

،، رک جاؤ نکاح پڑھ کے آؤں گا اگر جلدی ہے تو چلے جاؤ۔۔۔،، وہ ایک نظر آہیل پہ ڈال کے مولوی صاحب کی طرف متوجہ ہو گیا۔۔ ساتھ بیٹھی ثنائے شکر کا سانس لیا۔۔ آہیل کابس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ساحل کو شوٹ کر دے۔۔ پروہ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔ نکاح پڑھا جا چکا تھا آہیل بے یقینی سے ساحل کو دیکھ رہا تھا۔۔

،، یہ وہ ساحل نہیں جو مہری سے محبت کرتا ہے کیا محبت اتنی جلدی نفرت کا روپ لے لیتی ہے۔۔۔ مہر نے پتھر سے محبت کی پر اس کی محبت نے اسے موم بھی تو بنادیا تھا۔۔ کیا اس کا رشتہ اتنا نازک تھا جو غلط فہمی سے ٹوٹ گیا۔،، آہیل کا دل بار بار اس سے سوال کر رہا تھا۔۔۔،، چلو۔۔۔،، ساحل ماتھے پہ بال ڈال کے ایسے بولا جیسے آہیل اس سے بھیک مانگ رہا تھا بھیک ہی مانگ رہا تھا مہر کے لیئے۔۔۔

گاڑی میں بیٹھ کے آہیل نے گاڑی روڈ پہ ڈال دی۔۔،، ویسے تم کو اور تمہاری اس۔۔ میں اپنی زبان گندی نہیں کرنا چاہتا۔۔ جو بھی ہے وہ ڈرامہ بہت اچھا کر لیتے ہو۔۔۔ گریٹ۔۔،، ساحل نے مسکرا کے اسے داد دی آہیل کچھ نہ بولا۔۔،، اس دن کچھ ایکسٹرا تو۔۔۔،، آہیل نے غصے سے اسے گھورا۔۔،، میرا مطلب ہے تمہاری معشوق پریگنیٹ تو نہیں ہو گئی جو۔۔۔،،

،، ساحل اگر مجھے مہر کا لحاظ نہ ہوتا تو تمہاری گندی زبان نکال لیتا۔۔،، آہیل نے غصیلی نظر اس پہ ڈالی۔۔

،، اپنا گناہ چھوپانے کے لیئے اسے مرنا

،، بہت ہینڈ سم لگ رہیے ہو شاہو۔۔۔ اللہ نظر بد سے بچائیے۔۔۔ اور ن۔۔۔ نکاح مبارک ہو۔۔۔ مہر اسے کے لہجے کی سرد مہری کو نظر انداز کرتے ہوئی بولی یہ بولنا اس کے لیئے آسان نہیں تھا پروہ بول رہی تھی ساحل کو ایسے دیکھ رہی تھی جیسے آخری بار دیکھ رہی ہو۔۔۔

،، ماہی میرا ہاتھ تھامے رکھنا اور اللہ پہ یقین رکھنا ہر راستہ کھولتا جائیے گا۔،، اس کے ذہن میں کسی نے دھماکہ کیا تھا۔۔۔،، میں نے تو تمہارا ہاتھ مضبوطی سے تھاما تھا پھر کیوں چھوڑ دیا تم نے شاہو۔۔۔،، مہر نے بہت سارے آنسوؤں اندر اتارے۔۔۔

،، میں جارہا ہوں اور کبھی واپس نہیں آؤں گا۔۔۔ اور تم تڑپ تڑپ کے مرو گی میرے ساتھ تم نے جو کیا ہے اس کی سزا مل رہی ہے تم کو ابھی اور بھگتنا باقی ہے،، ساحل جاچکا تھا مہر نے اسے رکا نہیں اس نے آنکھیں بند کر لی۔۔۔

،، ماہی ریٹ کرو۔۔۔ ساری عمر اب باتیں کرنی ہیں۔۔۔،،

،، میں تو ماہی شاہ کا دیوانہ ہوں۔۔۔،،

ایک ایک کر کے یادیں اس کے دل میں خنجر گاڑ رہی تھی مہر نے آنکھیں درد سے بند کر لی۔۔۔ اب اس کو کوئی امید نہیں تھی ساحل کے لوٹنے کی وہ جاچکا تھا۔۔۔ شائ دہمیشہ کے لیئے۔۔۔ مہر کا دل اور آنکھیں بار بار بھر جاتی۔۔۔

،، شاہو خدا تمہیں خوش رکھے میں جی لوں گی تمہارے بغیر۔۔۔،، وہ پھوٹ پھوٹ کے رونے لگ گئی۔۔۔ یہ تو ایک خود کو سمجھانے والی بات تھی۔۔۔ وہ جانتی تھی ساحل کو بھولنا نہ ممکن ہے۔۔۔

؛ جانتا ہوں۔۔۔۔ ساحل نے سرسری سا جواب دیا اور واش روم میں چلا گیا۔۔
،، تو یہ بھی جان لو ساحل شاہ تم صرف میرے ہو۔۔۔۔ وہ مسکرا کے کسی کو کال کرنے لگی۔۔۔
،، مہر سے بات ہو سکتی ہے۔۔۔۔ نادی نے کال اٹھائی تھی۔۔۔ اس نے مہر کو دے دیا نمبر۔۔
،، ہیلو ماہی۔۔۔ اوہ سوری مہر احمد۔۔۔ کیسی ہو زندہ تو ہونا۔۔۔ مہر کو اس کا لہجہ عجیب سا لگا تھا۔۔۔
،، یار کہا تھا زیادہ خوشی۔۔ زیادہ دیر کی نہیں ہوتی۔۔۔ تم خوشی کے مارے آنے والے وقت کو بھول
گئی تھی۔۔۔ مہر چپ چاپ سنتی رہی کہتی بھی کیا ساحل نے اسے پاتال میں پھینک
دیا تھا۔۔۔۔۔

،، اچھا اب میرا شوہر مجھے بولا رہا ہے پھر بات ہو گی۔۔۔۔،، ثنائے جتانے والے انداز میں کہتے ہوئی
کال کاٹ دی ساحل ابھی واش سے نہیں نکلا تھا۔۔۔ وہ بیڈ پہ لیٹ گئی۔۔۔
،، میری محبت کی جیت ہوئی اور تمہاری ہار ماہی شاہ۔۔۔ ہا ہا ہا۔۔۔ وہ بیڈ پہ لیٹتے ہوئی سوچنے
لگی۔۔۔ وہ جو جگہ چاہتی تھی وہ اسے مل گئی تھی ساحل نے اسے خود سارے حق دیئے
تھے۔۔ مہر کو وہ خالی ہاتھ چھوڑ آیا تھا۔۔۔ اس کی روح کو ایسا زخم لگایا تھا جو کبھی بھرنا نہیں تھا اس کے
کے کردار پہ بھی ضرب لگادی تھی۔۔۔ جو گناہ اس نے کیا نہیں تھا اس کی سزا دے کے چلا گیا تھا
وہ۔۔۔ مہر نے اس کی محبت کو جیسے تسلیم کیا تھا ایسے ہی اس کا درد بھی تسلیم کر لیا۔۔۔ وہ صفائی دیتی
پر ساحل نے کچھ سنا ہی نہیں۔۔۔

،، مہر شاہ پتھر پتھر ہوتا ہے جتنا بھی لگھل جائے پر ہوتا تو پتھر ہی ہے پر میری محبت وہاں ہی رہ گی
۔۔۔ جہاں تم چھوڑ کے گئی ہو پر شائی داب تم واپس نہ آؤ شائی مجھ پہ لگا داغ تمہاری نظروں
میں ہمیشہ رہے۔۔۔ مہر نے آنکھیں بند بند کر لی اور اپنی ٹانگوں پہ کمر بٹھا لیا

-17-

چھ سال بعد----

،، صوبان بیٹا جلدی کرو لیٹ کر رہے ہیں فلائی ٹ مس ہو جائی گی۔۔۔،، وہ کورٹ پہنتے ہوئی ہے اپنے پانچ سال کے بیٹے کو بولا۔۔

،، آرہا ہوں ڈیڈ۔،، صوبان اپنی سٹیڈی ٹیبل پہ کھڑا بیگ پیک کر رہا تھا۔

،، صوبی۔ کیا کر رہے ہو۔۔۔ بیٹا یہ وہاں سے بھی مل جائی گی چیزیں۔۔۔،، وہ صوبی کی ٹائی کتے ہوئی بولا۔۔۔

،، پر ڈیڈ۔۔۔ میں سومی لوگوں کے لیئے یہاں کی چاکلیٹ لے جانا چاہتا۔،، صوبان معصومت سے بولا۔۔۔ اس نے چاکلیٹز وغیرہ سے بیگ بھر لیا تھا اور اس کی کوشش تھی کہ اور چاکلیٹز بھی آ جائیں بیگ میں پر آ نہیں رہی تھی۔۔۔

وہ اس کی اس جدوجہد کو بڑے غور سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

،، آہیل۔۔۔۔ آج ریان کو تم چھوڑتے جانا۔۔۔ مہر سکول نہیں جا رہی۔۔۔،،

،، کیوں ماما کیوں نہیں جا رہی۔۔،، ننے منے سے ریان نے کھانا چھوڑتے ہوئی کہا۔۔۔

،، کیوں کہ۔۔۔ آج آپ کی ماما نے ڈاکٹر کے پاس جانا ہے۔۔۔

آہیل نے ریان کے منہ میں بریڈ کا نوالہ دیا۔۔۔

،، اوہ مائی گوڈ۔۔۔ پاپا آپ ماما کا خیال نہیں رکھتے نہ بڑی ماما آئیں گی تو میں آپ کی شکایت کروں گا۔۔۔،، ریان بھی بالکل آہیل پہ گیا تھا شرارتی چنچل۔۔۔
،، ہا ہا ہا۔۔۔ کیا چل رہا ہے میرے بیٹے کے ساتھ کیوں لڑائی کر رہے ہو۔ آہیل۔۔۔،، مہر نے ریان کو اٹھا کے اپنی گود میں بٹھالیا

،، ارے۔۔۔ ارے۔۔۔ میں نے کب لڑائی کی۔۔۔ ماں کے چچے میری انسلٹ کروا دیا کرہر بار۔۔۔،، آہیل نے ریان کی گال پہ ہونٹ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔
،، اچھا اب گڈ بوئی کے کی طرح میرے بچے کو سکول اتار کے آنا۔۔۔،، مہر ریان کو بریڈ کھلاتے ہوئے بولی۔۔۔

،، ارے ماما۔۔۔ پاپا بوئی نہیں رہے اب۔ میں ہوں گڈ بوئی۔،، ریان کی بات پہ سب ہنس دی۔۔۔ ریان چار سال کا تھا پورے گھر کی جان بستی تھی اس میں۔۔۔۔
،، تم ڈاکٹر کے پاس ماما کے ساتھ چلی جانا یا آنٹی کے ساتھ۔ مہری۔۔۔،، مہر برتن سمیٹ کے سینک میں رکھ رہی تھی کیونکہ آج ملازمہ چھوٹی پہ تھی

،، اچھا ٹھیک ہے ویسے میں سوچ رہی تھی ریان کے ساتھ چلی جاؤں پھر نہ چوٹ لگوا لے ادھر سے واپسی ڈاکٹر کے پاس سے بھی ہوتی آؤں گی۔۔۔،، مہر نے سوچتے ہوئے کہا۔۔۔
،، یہ بھی ٹھیک ہے میں چھوڑ دوں گا اور پیک بھی کر لوں گا۔۔۔،،

،، نہیں میں چلی جاؤں گی آپ آفس جائیں۔۔۔،، وہ بائی بول کے چلا گیا۔۔۔
،، ماما آپ جارہی ہیں۔۔۔،، ریان خوشی کے نعرے لگانے لگا۔۔۔

زبی اسد کا اکلوتا بیٹھا ہے ریان اور زیب دونوں ایک سکول اور ایک کلاس میں پڑھتے ہیں پر زبی ریان سے ایک سال بڑا ہے۔۔۔ شعبی کا بیٹا سومی بھی ان کا کلاس فیلو ہوتا ہے ،،، ماما کل انکل شعبی ملے تھے ہمیں۔۔۔ آپ کا حال پوچھا تھا ان کو پتا ہے کہ آپ پڑھاتی ہیں ہمیں اور سومی کو۔۔۔ تو کہ رہے تھے کہ سومی پہ سختی کریں۔۔۔ وہ بگڑ گیا ہے ماما۔۔۔،، مہر نے کوئی جواب نہیں دیا چپ چاپ ڈرائی ہو کر تی رہی۔۔۔

چھ سال بعد اس نے پاکستان کی سر زمین پہ قدم رکھا تھا۔۔۔ صغره آج کل بیمار رہتی تھی۔۔۔ اس نے ساحل کی منتیں کی تھی تو ساحل نے سارا بزنس پاکستان شیفت کر لیا تھا اور اب وہ آئی رپورٹ پہ ارحم کا ویٹ کر رہا تھا۔۔۔ ارحم ان کو لینے آچکا تھا جس ارحم کو وہ گیارہ سال کا چھوڑ کے گیا تھا وہ سترہ کا ہو گیا تھا اس کا قد ساحل جتنا ہو گیا تھا۔۔۔

،، صوبی پاکستان کیسا لگا۔۔۔،، ارحم گاڑی چلاتے ہوئے بولا۔۔۔
،، بہت اچھا ہے چھوٹے انکل۔۔۔،، صوبی کھڑکی سے باہر نکل کے انجوائے کرنے لگا پہلی بار وہ پاکستان آیا تھا۔۔۔

،، بہت بڑے ہو گے ہوا ارحم۔۔۔،، ساحل نے مسکرا کے کہا۔۔۔

،، ہا ہا ہا ہا آپ ابھی بھی ویسے ہی ہیں بھائی۔

؛؛ ہینڈ سٹم اور اٹریکٹو۔۔۔،، ارحم بیک مرر سے دیکھ کے بولا۔۔۔ ساحل نے پھیکی سی مسکراہٹ اس کی طرف اچھالی۔

ان چھ سالوں میں اس کی زندگی بالکل بدل گئی تھی ثنا صوبان کی پیدائش کے ایک سال بعد کار کریش میں مر گئی تھی۔۔۔ ساحل کو بہت چوٹیں آئی تھیں۔ صوبان۔۔۔ ثنا کی فرینڈ کے پاس تھا۔۔۔

ساحل نے بہت کوشش کی پر اسے نہ بچا سکا تھا۔۔۔ ثنا نے مرنے سے پہلے اسے کہا تھا اس کو پاکستان میں نہ دفنائے

اس نے جو کیا تھا شادی اس کی روح پاکستان میں تڑپتی رہتی۔۔۔

حویلی کے آگے آگے گاڑی رک گئی تھی۔۔۔

ساحل اتر کے حویلی کو دیکھنے لگا۔ ایک ایک قدم پہ اس کا دل کٹ رہا تھا۔ اس کو بہت کچھ یاد آرہا تھا۔۔۔ صوبی بھاگ کے حویلی کا گیٹ عبور کر گیا تھا۔۔۔

اندر جا کے وہ بہت خاموشی سے سب کو ملا اور پھر اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔ صوبی ابھی بھی نیچے بھاگ رہا تھا۔۔۔ ارحم اس کے ساتھ کھیل رہا تھا۔۔۔

،، صوبی بالکل ساحل جیسا ہے۔۔۔،، سارا نے صوبی کو دیکھ کے کہا۔۔

،، اللہ نہ کرے کہ یہ ساحل جیسا ہو۔۔۔،، شعبی نے ٹھنڈی سانس بھری۔۔۔

ساحل بیڈ پہ لیٹ گیا آنکھیں بند کر لی پاکستان کی سرزمین پہ قدم رکھتے ہی اس کے دل میں بے چینی سی آگئی تھی۔۔۔ جس آگ میں وہ مہر کو جلا کے گیا تھا وہ آگ اس تک بھی پہنچی تھی چھ سال وہ بھی جلا تھا۔۔۔۔۔ بے چین وہ بھی تھا

کچھ دیر لیٹے رہنے کے بعد وہ اٹھ بیٹھا۔ اسے وہاں گھٹن محسوس ہونے لگی تھی۔۔۔ وہ باہر بھاگا پر کچھ قدم چل کے وہ رک گیا۔

،، شاہو۔۔۔۔۔ اس نے مڑ کے دیکھا مہر دروازے میں کھڑی ہنس رہی تھی۔۔۔

ساحل کے قدم پیچھے چلنے لگے۔۔۔ آخر وہ سیڑھیاں اتر گیا۔۔

،، ڈیڈ۔۔۔۔۔ کہاں جا رہے ہیں۔۔۔، صوبی صوفے سے پہ بیٹھا ویڈیو گیم کھیل رہا تھا۔۔۔۔۔ ساحل کو باہر جاتے دیکھ پوچھنے لگا۔۔۔

،، بیٹا آ رہا ہوں آپ گیم کھیلیں۔۔۔، ساحل باہر چلا گیا۔۔۔ پتا نہیں وہ کہاں جا رہا تھا۔۔۔۔۔ اسے خود کو بھی نہیں پتا تھا۔۔۔

،، مہر آپ سٹاف

روم نہیں گئی ہٹلر تم کو بلا رہی ہے۔۔۔۔۔ اس کی ایک ٹیچر فرینڈ اس کے پاس بیٹھتے ہوئے بولی۔۔۔

،، اوکے میں آتی ہوں۔۔۔، مہر اپنا ڈوپٹا سر پہ لگاتے آفس کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

،، نہیں میڈم میں پیسے کے لیئے یہاں پڑھانے نہیں آئی میں ریان کے لیئے آئی ہوں۔۔۔، میڈم نے مہر کو پیسے دے رہی تھی۔۔۔

،، پر مہر بیٹا۔۔۔ آپ محنت کر رہی ہیں۔۔۔، ادھر عمر خاتون نے پیار سے جواب دیا۔۔۔

،، آپ یہ رکھیں۔۔۔۔۔ اور ان کو غریب بچوں پہ خرچ کر دیں۔۔۔ آپ کی بات بھی رہ جائیے گی اور ہمارا فرض بھی پورا ہو جائیے گا۔۔۔، انہوں نے مہر کے ہاتھ میں پیسے تھما دیئے۔۔۔ مہر اٹھ

کے چلی گئی... مہر کو دو ہنسنے ہوئے تھے سکول جوئی ن کیئی ہوئی۔۔۔ کیوں کہ ریان کو وہ اکیلا نہیں چھوڑ سکتی تھی کئی بار وہ چوٹیں لگوا کے گھر جاتا تھا۔۔۔ اس لیئی اس نے بھی اس سکول میں اپلائی کیا تو جو ب مل گئی۔۔۔

،،،،، ماما۔۔۔ ریان بھاگ کے مہر کے پاس آیا مہر نے اسے اٹھا لیا وہ۔۔۔

،،،،، جی میرے بچے۔۔۔ میرے شہزادے نے کچھ کھایا۔۔۔ زبیبی کہا ہے۔۔۔ مہر اس کے بالوں کو ایک سائیڈ پہ کرتے ہوئے بولی۔۔۔

،،،،، نہیں ماما رش بہت تھا۔۔۔ آپ چلیں نا۔۔۔ زبیبی لوگ نے بھی کچھ نہیں کھایا۔۔۔ ریان اپنے پیارے پیارے ہاتھوں سے مہر کے منہ کو تھام لیا مہر مسکرا دی۔۔۔ اور کینٹین کی طرف چلی گئی۔
،،،،، آئی۔۔۔ آگئی سومی۔۔۔ زبیبی نے خوشی سے کہا مہر ان کو کنٹین میں سے چیز لے کے دے کے ان کو ساتھ لے آئی۔۔۔

تینوں بچوں کا اس سے بہت پیار تھا۔۔۔

حویلی میں وہ پیچھے چھ سال میں کبھی نہیں گئی۔۔۔ پر سومی سے اس کی بہت دل لگی تھی۔۔۔
چھوٹی ہو گئی تھی

،،،،، ماما آپ نے ڈاکٹر کے پاس جانا ہے۔۔۔ نو چیٹنگ۔۔۔ اگر کی تو میں بڑی ماما کو بتا دوں گا۔۔۔،،،

،،،،، بابا بابا بابا۔۔۔ میرا شہزادہ۔۔۔ مہر نے ڈری یونگ سیٹ کے ساتھ والی سیٹ پہ بیٹھے ریان کی گال پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔۔۔

✱ ✱ ✱ ✱ ✱ ✱ ✱

* * * * *

<http://primenovels.blogspot.com/>

سکول میں جا چکے تھے وہ ان چھ سالوں میں پہلی بار حویلی کے کسی فرد سے ملی تھی۔۔۔

،،، ٹ۔ ٹ۔ ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں۔۔۔،، مہر نے نظریں جھکا کے پوچھا

،،، میں بھی ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔،،، شعبی نے کہا۔۔

،،، یہ چھ سال پہلے والی مہر نہیں۔۔۔۔۔ نہ چنچل نہ شرارتی

،،، شائی د سمجھ دار ہوگئی ہو یا۔۔۔۔۔،،، شعبی نے اسے ایک نظر دیکھ کے سوچا۔۔۔

ان کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ کیا بات کریں۔۔۔ تو شعبی نے جانا مناسب سمجھا۔۔۔ مہر سکول میں

داخل ہوگئی

،،، شعبی اسد لوگ کیسے ہیں اور وہ۔۔۔۔۔،، ساحل نے شعبی سے پوچھا پر شعبی اس کی طرف متوجہ نہیں

تھا۔۔۔

،،، شعبی میں کچھ پوچھ رہا ہوں۔۔۔،، ساحل نے لیپ ٹوپ بند کر دیا۔۔۔

،،، پہلی بات تو پیچھلے چھ سالوں سے سارے رشتے بکھر چکے ہیں دوسری بات یہ کہ چھ سال سے وہ

حویلی نہیں آئی۔۔۔۔۔ اور تیسری بات۔۔۔ اس کی اب تم کو فکر کیوں ہونے لگی۔۔۔ چھ سال پہلے

جب

اس کو چھوڑ کے گئے تھے تب اس کا خیال نہ آیا کہ کیسے جیئیے گی۔۔۔۔۔ تم نے اسے دھتکار

دیا۔۔۔ جب وہ ٹانگیں توڑوا کے پڑھی تھی ارے تب کہاں تھی یہ فکر تمہاری۔۔۔۔۔،،، شعبی اس پہ برس

پڑھا تھا ساحل آخری فکرے پہ چونک گیا۔۔۔

،،، شعبی اس کی غلطی تھی۔۔۔ وہ اور آہیل۔۔۔،،

،، ارے تم کون ہوتے ہو غلط اور صبح کا فیصلہ کرنے والے۔۔۔۔ اللہ کی ذات بہت بے نیاز ہے وہ فیصلے کرتی ہے اور کسی بات کا جواب میرے پاس نہیں تم جاسکتے ہو میری میٹنگ ہے تھوڑی دیر میں سویومی۔۔۔۔ ساحل کو لگا جیسے اس کے منہ پہ تھپڑ مارا ہو ساحل باہر چلا گیا شعبی پھر سے کام میں بیزی ہو گیا۔۔۔۔

مہر نے صوبی کو دیکھا تو اپنے پاس بلا لیا۔۔

،، کیا نام ہے آپ کا بیٹا۔۔۔، مہر نے اس کے گال پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔
،، صوبان ساحل شاہ۔۔۔، صوبی نے تفصیل سے تعارف کرویا۔۔ مہر اسے غور سے دیکھنے لگی۔۔۔
،، ک۔۔ ک۔۔ کس کے ساتھ آئی ہیں آپ۔، وہ پہچان گئی تھی۔۔۔ کیوں کہ صوبی کی آنکھیں۔۔۔ ہونٹ۔۔ ساحل کے جیسے تھے۔۔

،، نومی کے ساتھ۔۔۔، مہر نے اسے سینے سے لگا لیا۔۔ اور اس کے گال پہ ہونٹ رکھ دیئے۔۔۔ اسے ثنا کی موت کی خبر ملی تھی پر ان کا بچا بھی ہے یہ نہیں پتا تھا۔۔۔
،، میں آپ کو آنو بلا سکتا ہوں۔۔،، صعبی نے معصومیت سے پوچھا مہر مسکرا کے سر ہلا دیا۔
بریک ہو گئی تھی۔۔۔ بچے باہر چلے گئے وہ چارو کلاس میں ہی بیٹھے رہے۔۔
،، آپ لوگ نہیں کھیلیں گے۔۔۔، مہر نے مسکرا کے چاروں کو دیکھا۔۔۔ اسے ساحل، آہیل شعبی اور اسد کا بچپن نظر آیا۔۔۔
،، ماما آپ ہمیں آج باہر گھومنے لے جائیں گی نا۔۔۔

،، ریان بیٹا انہوں نے گھر نہیں بتایا ہو گا۔۔۔،، مہر نے ٹالنا چاہا۔۔۔

،، آنو آپ ڈیڈ کو یا آنکل کو کال کر دیں نا۔۔ آپ میرے ڈیڈ کی کزن ہیں نمبر تو ہو گا ہی۔۔۔،، صوبی
فر فر بول رہا تھا آخر امریکہ سے آیا تھا اور بیٹا کس کا تھا۔۔ مہر نے سر ہلا دیا۔۔۔

؛، آہیل ہم آج گھر دیر سے آئی ہیں گے۔۔۔ ریان لوگوں کو باہر لے جا رہی ہوں۔۔۔،، چھوٹی ہو چکی
تھی۔۔۔ وہ گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھی تو اسے یاد آیا ایک بار پہلے وہ لیٹ گھر گئے تھے تو
آہیل بہت پریشان ہوا تھا۔۔۔

،، آنو میرے ڈیڈ کو کال کر دیں وہ پریشان ہوں گے۔۔۔،، صوبی نے کہا۔ مہر کے ہاتھ رک گئی
وہ کیسے کر سکتی تھی۔۔ مہر نے سیل اس کی طرف بڑھا دیا۔۔۔ صوبی سمجھ کے نمبر ٹائیپ کرنے لگا۔
ساحل بیڈ پہ لیٹا ہوا تھا۔۔ جب اس کے فون کی رنگ ہوئی۔۔ وہ نمبر دیکھ کے جھٹکے سے اٹھ
بیٹھا۔ اس نے نمبر سیل سے ڈلیٹ کر دیا تھا پر وہ پہچان گیا تھا۔۔۔
،، ہیلو ڈیڈ۔۔۔،،

،، جی میری جان اور کس کے نمبر سے کال کر رہے ہو۔۔۔،، آواز اپن تھی۔۔ ساحل کی آواز چھ سال
بعد وہ سن رہی تھی۔۔ اس کے دل کی دھڑکنوں نے بھنچال مچا دیا۔۔ مہر کے ہاتھ کانپنے لگے تو اس
نے گاڑی روک لی۔۔۔

،، آنو کا ہے ہم ان کے ساتھ ہی ہیں وہ ہمیں گھومنے لے جا رہی ہیں۔۔۔،،
،، اوکے بیٹا دھیان سے جانا۔۔ اور آنو کو تنگ مت کرنا۔۔ ویسے نام کیا ہے آپ کی آنو کا۔۔۔،، مہر
نے سر جھکا لیا۔

،، آپ کا نمبر تو سیو ہے ڈیڈ آنو کے پاس میں ،،،۔ مہر نے آنکھیں بند کر لی۔۔ اس نے نمبر ڈیلیٹ نہیں کیا تھا

،، مہری۔۔۔۔ میرے پایا جانی ماما کو مہری کہتے ہیں۔۔۔،،، ریان نے بولا۔۔۔ مہر نے سر اٹھا کے گاڑی سٹارٹ کر لی۔۔۔ ساحل کال کاٹ چکا تھا

،، ان دونوں نے ش۔ شادی کر لی۔۔۔،، کال کاٹ کے وہ خود سے سوال کر رہا تھا وہ سر جھٹک کے پھر لیٹ گیا۔۔۔

مہر بچوں کو اب گھما پھیرا چکی تھی صوبی کو پورا شہر دیکھایا تھا۔۔ اب وہ گھر آگئی تھیں۔
،، اسلام و علیکم!۔۔،، مہر نے آہیل اور زیدہ کو سلام کیا۔۔۔

،، پایا۔۔۔۔ یہ صوبی ہے ساحل انکل کا بیٹا۔،، ریان نے صوبی کا تعارف کرویا آہیل نے اسے گلے سے لگایا۔۔۔

،، کیسا لگا پاکستان آپ کو بیٹا۔۔،، آہیل گلاس میں پانی انڈھیلتے ہوئی بولا۔۔۔

،، بہت۔۔ بہت اچھا۔۔ اور آنو بہت اچھی لگی۔،، صوبی نے آہیل کے کامیں بولا وہ کہہ لگا دیا۔۔
،، آہیل شعبی کو کال کر دو وہ صوبی اور صوبی کو لیتے جائیں۔۔،،

،، ٹھیک ہے۔۔۔۔،، آہیل اپنی ٹائی ی کستے ہوئی بولا۔۔۔

،، آپ کہاں جا رہے۔۔۔،، مہر نے اس سے پوچھا۔۔

،، میٹنگ ہے مسٹر ساگر نے رینج کی ہے۔۔،، آہیل نے مصروف انداز میں جواب دیا۔۔۔

،، اوہ پھر تو شاہ انڈسٹریز بھی آئیے ہوں گے۔۔،، آہیل نے سر ہاں میں ہلایا۔

مہر زیدہ کے پاس جا بیٹھی۔۔۔
،، صوبی بیٹا چلو۔۔۔ آپ کو چھوڑاؤں۔،، آہیل نے شعبی کو کال کی تھی پر وہ مصروف تھا اس نے
آہیل سے کہا کہ چھوڑ آئیے۔۔۔
،، نہیں ابھی نہیں جانا ہم نے انکل۔۔۔،، نومی نے جواب دیا۔۔
،، پر بیٹا پھر آپ کو چھوڑ کے کون آئیے گا۔۔۔ ابھی چلیں۔۔،، آہیل وائیٹ اور گاڑی کی چابی میز
سے اٹھاتے ہوئی بولے۔۔۔
،، آنو چھوڑ آئیے گی۔۔۔،، صوبی نے کہا آہیل دوپل کو رکا پھر سر ہلا کے چلا گیا۔۔
رات دیر تک بچے کھیتے رہے تھے مہر آہیل کا انتظار کرنے لگی پر وہ نہیں آیا۔۔
،، شاہو۔۔۔،، اس کے سیل کی سکرین پہ چمک رہا تھا نام۔۔۔ مہر کے ہاتھ کانپنے لگے۔ کال پھر سے آنے
لگی۔۔۔ مہر نے اٹینڈ کر لی۔۔۔ کیونکہ صوبی اس کا بچا ان کے پاس تھا۔۔۔
،، ہیلو۔۔۔،، ساحل کی آواز اس کے کانوں میں پڑھی اس نے دل پہ ہاتھ رکھ کے آنکھیں مند لی۔۔۔
دوسری طرف ساحل منتظر تھا کہ وہ بولے گی پر بول نہیں رہی تھی۔۔۔
،، ہیلو صوبی کیسا ہے۔۔،، مہر نے سیل صوبی کو پکڑا دیا۔۔۔
،، ڈیڈ ہم آ رہے ہیں آنو چھوڑنے آ رہی ہیں۔۔۔،، مہر نے ان دونوں کو گاڑی میں بٹھایا اور ریان کو
زیدہ کے پاس بٹھا دیا۔۔۔
،، آنو ڈر لگ رہا ہے مجھے اتنا اندھیرا ہو گیا ہے۔۔۔،، صوبی اندھیرے سے ڈر گیا تھا۔۔

، صوبی بیٹا ڈرتے نہیں اور اندھیرا کچھ نہیں کہتا۔۔۔، اس بات سے وہ ساحل کے بالکل اپوزیٹ تھا کیونکہ ساحل نے تو ہمیشہ اندھیرا پسند کیا تھا۔۔ اندھیرے میں وہ اپنی زندگی کے چھ سال گزار چکا تھا۔۔۔

گاڑی روڈ پہ دھوڑنے لگی
، بس کچھ دیر تک ہم پہنچ جائیں گے۔۔، حویلی کو جو سڑک جاتی تھی اس پہ گاڑی ڈال دی تھی۔۔۔
تھوڑی دیر بعد وہ حویلی کے سامنے تھی۔۔۔

وہ دیکھنے لگی۔۔۔ کتنے عرصہ کے بعد وہ حویلی کے سامنے آئی تھی۔۔۔
، ماہی میں آپ سے بہت محبت کرتا ہوں۔۔، مہر کی آنکھوں کے سامنے ساحل کا چہرہ آگیا۔۔
، آنو ہمارے ساتھ اندر چلیں۔۔۔،
صوبی مہر کا ہاتھ پکڑ کے اندر لے جانے لگا۔۔ مہر جو خیالوں میں کھوئی ہوئی تھی کرنٹ کھا گئی۔۔

، ن۔۔ن۔ نہیں صوبی آپ جاؤ۔۔۔ ریان گھر اکیلا ہے۔۔،
، نہیں۔۔۔ نہیں آنو آپ کو آنا ہی ہو گا۔۔، صوبی نے ضد کی۔۔ مہر چادر سر پہ ٹکاتے ہوئے اس کے پاس بیٹھ گئی۔۔

، صوبی گڈ بوائی سے ضد نہیں کرتے۔۔ پھر کبھی آؤں گی۔۔، مہر نے باہیں پھیلائی تو صوبی اور سومی اس کے گلے سے لگ گئی مہر نے باری باری دونوں کا ماتھا چوما اور ان کا حویلی تک جانے کا انتظار کرنے کے لیئے رک گئی۔۔ ساحل ٹیرس پہ کھڑا دیکھ رہا تھا۔۔۔
بچے جب اندر چلے گئے تو اس نے گاڑی سٹارٹ کر لی۔۔۔

،شعبی مہر اور آہیل کی شادی کب ہوئی۔۔،، آج پھر وہ شعبی کے آفس میں تھا۔۔۔
،،میرے پاس کوئی جواب نہیں ہیں لاسٹ بار کہا تھا نا۔۔۔،، شعبی کوٹ اتار کے کرسی کے پیچھے
اچھی طرح ڈال کے بولا۔۔۔

،،دیکھو مجھے پتا ہے کہ تم سب جانتے ہو تمہاری اسد اور شعبی کے ساتھ ابھی دوستی ہے
نا۔۔۔،، ساحل نے کھوجتی ہوئی نظر شعبی

پہ ڈالی۔۔

،،ہاں۔۔۔ ہے تو۔۔۔ تمہاری طرح نہیں ہوں میں تمہاری وجہ سے پہلے ہی سب ختم ہو گیا ہے بس
ہماری دوستی ہی باقی ہے۔۔۔

۔ اور ایسے سوالوں کے جواب مانگنے کی بجائے تم کسی سے معافی مانگو گے تو شائد تمہارے گناہ کم
ہو جائیں۔،، شعبی نے اطمینان سے جواب دیا

،،ک۔۔۔ کون سے گناہ۔۔ گناہ انہوں نے کیا تھا تب میں نے نہیں۔۔۔،، ساحل کی زبان لڑکھڑا رہی
تھی۔۔ اسے ڈر لگنے لگا تھا

،،اپنے دل سے پوچھ کے بتا کہ گناہ کس نے کیا تھا تم نے یا انہوں نے۔۔۔،، شعبی کہ کے باہر چلا گیا وہ
حقاً بقا بیٹھا رہ گیا۔۔۔

وہ ہر بات سے انجان تھا۔۔۔

کچھ دیر بیٹھنے کے بعد وہ باہر نکل گیا۔۔۔

،،مجھے آہیل شاہ سے ملنا ہے۔۔۔،، وہ آہیل کے آفس میں تھا۔۔۔

،، سوری سر۔۔۔ بٹ وہ نہیں مل سکتے وہ میٹنگ میں بیزی ہیں انہوں نے آپ کو اس پتے پہ بلایا ہے۔۔۔۔،، ساحل نے اس سے پتا پکڑ لیا کاغذ پہ آہیل کے بنگلو کا پتا تھا۔۔۔ وہ کچھ دیر رکا رہا پھر چلا گیا۔۔۔

،، وہ مجھ سے ملنا چاہتا ہے۔۔۔۔ آج آفس آیا تھا۔۔۔،، مہر کا کھانا کھاتا ہاتھ رک گیا۔۔۔ کیوں۔۔،، مہر کی آنکھوں میں سوال تھے۔۔۔،، پتا نہیں پر میں اسے اس راز کے بارے میں بتا دوں گا۔۔ پلیز مہر میں تم کو اور جلتا نہیں دیکھ سکتا چھ سال سے تم کو ایسے دیکھتے آیا ہوں پلیز اب مت روکنا ہر بار تم نے روکا اور میں رک گیا پر اس بار نہیں۔۔۔،، مہر کچھ نہ بولی۔۔۔ اور اٹھ کے ریان کے کمرے میں چلی گئی

،، مجھے۔ پتا تھا تم ایک دن ضرور آؤ گے۔۔۔ کیوں آئیے ہو۔۔۔۔۔،، آہیل نے اس کے ساتھ سلام لیا پر خشک سے انداز میں ساحل کی طرف بھی۔۔ گرم جوشی نہیں تھی۔۔۔،، تو یہ بھی جانتے ہو گے کہ میں کیوں آیا ہوں۔۔۔،، ساحل نے اس کے چہرے پہ نظریں گاڑھ کے کہا۔۔۔

،، کہاں سے شروع کروں۔۔۔۔،، آہیل اٹھ کے کھڑا ہو گیا،، تم دونوں کی شادی کب ہوئی۔۔۔،، ساحل کے سوال پہ آہیل نے چونک کے اسے دیکھا اور کہہ لگا دیا۔۔۔ ساحل حیران ہو کے دیکھنے لگ گیا۔۔۔،، مسٹر ساحل یہ شروع نہیں لاسٹ ہے۔۔۔۔ تو سنو

میں شروع سے شروع کرتا ہوں۔۔ پہلے تم مجھے یہ بتاؤ تم نے مہری سے کبھی محبت کی تھی۔۔۔ ساحل نے چونک کے اسے دیکھا اور ہاں میں سر ہلا دیا۔۔

،، نہیں ساحل شاہ۔۔۔ تم نے اگر محبت کی ہوتی تو یقین بھی کرتے ایک غلط فہمی کی وجہ سے اسے یوں ناچھوڑ جاتے۔۔۔ آہیل کی آنکھیں انگارے برسا رہی تھی۔۔۔

،، سنو۔ اب۔۔۔ تمہیں یاد ہے جب میں کہتا ہوتا تھا مہری مجھ سے محبت کرتی ہے۔۔۔۔۔ پر میری غلط فہمی تھی۔۔ یہ تب پتا چلی جب اس نے تمہارا نام میرے سامنے لیا۔ اس کے بعد میں نے تم کو کہا بھی تھا میری غلط فہمی تھی پر تم مہری پہ شک کرتے تھے؛، آہیل نے اسے انگلی دیکھا کے کہا

،، اور یہ ڈائیری۔۔۔ اس کے ہاتھ میں ساحل کی ڈائیری تھی۔۔۔

،، تمہارے پاس کہاں سے آئی۔۔۔

،، میں لے کے آیا ہوں۔۔۔،، شعبی اندر آتے ہوئے بولا۔۔۔

؛، تم نے کیا لکھا ہوا ہے اس میں جانتے بھی ہو۔۔۔۔۔ چلو میں پڑھ کے سناتا ہوں۔۔۔،، آہیل نے کچھ ورقے آگے پیچھے کئیے۔۔

،، میری ماہی مجھے یقین نہیں ہوتا کہ تم ایسا کرو گی۔۔۔ تم نے کیوں کیا میرے ساتھ ایسا۔۔ مجھے اندھیرا کیوں دیا۔۔،، آہیل نے پھر آگے پیچھے ورقے کئیے

،، ساری ڈائیری میں تم نے اس پہ الزام لگائی ہوئی ہے ہیں۔۔۔۔ کیا تم اس کو محبت کہتے ہو۔۔،، آہیل نے ڈائیری میز پہ پھینک دی۔۔

،، تم نے کبھی یہ سوچا وہ تمہیں کتنی شدت سے چاہتی ہے۔۔۔ نہیں تمہاری اگو کچھ سوچنے کب دیتی ہے۔۔،، آہیل نے کٹ لہجے میں کہا۔۔۔

،، تم نے مجھ پہ گولی کیوں چلوائی تھی۔۔۔،، ساحل نے سوال کیا۔۔۔
،، ساحل تم پاگل ہو میں تمہیں مروا سکتا تھا۔۔،، آہیل نے کان پٹی مسلتے ہوئے کہا۔۔
،، ہاں تاکہ میں سائیڈ پہ ہو جاؤں اور وہ تمہاری ہو جائے۔۔۔،، ساحل کی بات نے دونوں کو حیران کر دیا

،، وہ گولی اچانک تو چلی نہیں تھی۔۔۔،، ساحل مے پھر کہا
،، وہ تمہیں نہیں آہیل کو مروانے کے لئیے چلوائی گئی تھی پر نشانہ غلط لگ گیا۔ سب بتاتے ہیں۔۔،، شعبی نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑ کے کہا۔۔
،، پ۔۔ پ۔۔ کیوں۔۔،، ساحل نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔
،، تاکہ یہ مرجائیے۔۔،، شعبی نے کہا۔
،، اور یہ فوٹوز۔۔۔۔۔ اصلی نہیں ہیں۔۔۔ جب تم چلے گئیے تھے تو میں ایک دن تمہارے کمرے میں گیا تھا تو ملی۔۔۔

مجھے یقین نہیں آیا ایک شوپ پہ لے گیا۔۔۔ وہاں جا کے یہ ملی۔۔۔ یہ تصویریں۔۔،، شعبی نے اصلی تصویریں اس کے سامنے پھینکی۔۔۔ وہ بے جان ہاتھ اگے بڑھا کے تصویر اٹھنے لگا۔۔ ان پہ ڈیٹ بھی تھی۔۔۔۔

،، اور اس دن جو تم دنوں۔۔۔۔۔ ی۔۔۔ یہاں،، ساحل کارنگ اڑ چکا تھا۔۔۔ پھر بھی وہ سوال پوچھ رہا تھا

،، میں اسد کے پاس گیا ہوا تھا۔۔۔ اس دن مہر رو رہی تھی خود کو کمرے میں بند کر لیا تھا کھانا نہیں کھاتی تھی۔۔۔ ک۔۔ ک۔۔ کیوں کہ تم اس کی کالز اور میسجز کارپیلایں نہیں دیتے تھے۔۔۔ میں اس

کو۔ ایک بار بات تو کر لیتے تم مہری چینخ چینخ کے بولتی رہی اور تم۔۔۔۔ تم اس پہ کیچڑ اچھال کے چلے گئی۔۔۔ اس لڑکی پہ جو تجھے ٹوٹ کے چاہتی تھی۔۔۔۔، آہیل نے سخت لہجے میں کہا ساحل کچھ نہیں بولا۔۔۔

،، پر۔۔۔ اس سب کے پیچھے کون تھا۔۔۔۔، ساحل نے سوال کیا۔۔۔
،، اسفند اور ثنا۔۔۔۔،، شعبی کی بات نے اسے اور شکوہ کر دیا۔۔۔ شعبی نے وی ز میسج چلا دیا۔۔۔
،، بھائی آپ ٹھیک کہتے تھے کیسی کو دکھی کر کے انسان کبھی خوش نہیں رہ سکتا۔ میں نے ساحل اور مہر کو جدا کیا ہے پر مجھے سکون نہیں مل رہا۔۔۔ آپ۔ میرا ایک کام کر دیجئیے گا جب میں مر جاؤں تو ساحل کو بتا دینا۔۔۔ پلینز پہلے کچھ نہیں بتانا آپ کو میری قسم بھائی۔۔ اسفند مہر سے محبت کرتا ہے اور آہیل سے بدلہ لینا چاہتا تھا۔ میں نے اسے اپنے فائی دے کے لئیے استعمال کیا۔۔۔ میں نے بہت بڑا ظلم کیا ہے مہر کی عزت پہ بھی وار کروایا۔۔۔ مجھے معاف کر دینا ساحل۔۔۔، وی ز ختم ہو چکی تھی۔۔۔ ساحل کے آنسوؤں روکنے کا نام نہیں لے رہیے تھے۔۔۔
،، تم بہت کمزور انسان ہو ساحل شاہ۔۔۔ ایک بار ایک بار تو سچائی جاننے کی کوشش کرتے تم نے کیا کیا۔۔۔ چھوڑ گے اسے اکیلا۔۔۔۔۔ اس کی ٹانگیں ٹوٹ گئی۔ ت۔ تھی اس دن وہ تمہارے پاس آ رہی تھی ہمیشہ کی طرح تمہارے سامنے گڑ گڑانے پر ایکسیڈنٹ ہو گیا۔۔۔ جب تم اس کے پاس آئیے تو اس نے مجھے روک دیا تھا سچ بتانے کو کیوں کہ وہ نہیں چاہتی تھی کہ تم۔۔۔ ایک۔۔۔ معذور۔۔۔ کے ساتھ زندگی گزارو،، آہیل کے گلے سے لفظ اٹک اٹک کے نکل رہے تھے

،، میری شادی عالیہ سے ہوئی ہے مہری سے نہیں۔۔ مہری نے شادی نہیں کی۔۔۔۔،، آہیل نے بیٹھتے ہوئے کہا۔۔ ساحل نے

،، تو وہ تمہارا بیٹا۔۔ اس۔۔ سے۔۔۔۔،، ساحل بول نہیں پارہا تھا۔۔

،، عالیہ بیمار ہوگئی تھی تو مہر نے ریان کی دیکھ بھال کی ریان بہت اٹیچ ہو گیا اس کے ساتھ اور آج کل عالیہ لندن گئی ہوئی ہے مہر ریان کے

پاس ہی رہتی ہے۔۔،، آہیل نے ایک نظر اس پہ ڈالی ساحل کے چہرے کا رنگ ہوا ہو چکا تھا آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔

،، چھ سال پہلے جب اس کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا تو آنٹی نے کہا تھا کہ مہری کی شادی مجھ سے کریں گی تب پہلی بار وہ بولی تھی۔۔ مجھے ک۔۔۔ کہتی۔

،،، میں ش۔۔ شاہو کی ہوں پلیز آہیل اس رشتے سے منع کر دینا عالیہ تم سے محبت کرتی ہے اس سے شادی کر لو میں تمہیں نہ پیار دے سکوں گی نہ وہ جگہ جو ایک شوہر کی ہوتی اب اگر پھر بھی تم نے مجھ سے شادی کر لی تو سرخ جوڑے میں میری لاش اٹھیے گی۔۔،، آہیل کو وہ دن یاد آ گیا جب وہ بساکیوں پہ چلتی ہوئی اس کے پاس آئی تھی۔۔۔۔

آہیل نے آنسو صاف کر کے پھر سے بات شروع کی۔

،، اس کی اس بات نے مجھے اندر تک ہلا دیا تھا۔۔۔۔۔ ت۔۔۔۔۔ تم نے اس کے ساتھ کیا کیا ساحل وہ پاگل تمہاری ہر غلطی کو بھولا کے۔۔ تمہاری رہی۔۔۔۔۔ تمہارے انتظار میں چھ سال گزار

دیئیے۔۔۔۔۔ ساحل شاہ کبھی کسی نے کسی سے اتنی محبت نہیں کی ہو گی جتنی مہر تم سے کرتی

پ۔۔۔۔۔ پر تم اس محبت کے لائی ک نہیں تھے۔۔،،، آہیل کے آنسو اس کی گال پہ آگئیے۔۔

،،ہاں۔۔۔ میں کرتا ہوں مہری سے محبت بہت زیادہ کرتا ہوں۔۔۔ مجھے اس کی آنکھوں میں آنسوؤں بردشت نہیں ہوتے۔۔۔ اس کی خاطر میں نے عالیہ سے شادی کی۔۔۔ پر عالیہ نے مجھے بہت محبت دی۔۔۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ میں مہری سے محبت کرتا ہوں۔۔۔ پھر مجھے اس کا حق بھی تو دینا ہی تھا وہ میری بیوی تھی۔،، آہیل بات پوری کر کے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔ ،، آہیل مجھے معاف کر دو۔۔۔ پلینز،، ساحل نے ہاتھ جوڑ دیئے۔۔۔ ،، مجھ سے نہیں معافی اس سے مانگو جس سے مانگنی چاہئے۔۔۔،، آہیل نے اس کے ہاتھ کھول دیئے۔۔۔

،، اس۔۔۔ کو ایک بار پھر میرے پاس لے آؤ پلینز۔۔۔،، ساحل رونے لگا تھا سارے راض کھول گئے تھے۔۔۔ انسان جلد بازی اور غصے میں سب بھول جاتا ہے۔۔۔ ساحل نے بھی یہ ہی کیا تھا ،، ٹھیک ہے۔۔۔ آہیل باہر چلا گیا۔۔۔ شعبی بھی چلا گیا وہ مہر کا ویٹ کرنے لگا۔۔۔

مہر سر پہ چادر ٹکا کے شلوار قمیض میں مبلوس بہت بدلی ہوئی لگ رہی تھی۔۔۔ ساحل اسے دیکھتے ہی اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

،، ماہی۔۔۔ اتنے سالوں بعد اس نے اس کا نام پکارا تھا مہر چپ چاپ اس سے کافی دور کھڑی ہو گئی۔۔۔

،، ماہی۔۔۔ میں کیا بولوں۔۔۔ میں تو اس لائی ک بھی نہیں کہ تمہارے سامنے کھڑا ہو سکوں۔۔۔ پلینز مجھے معاف کر دو ماہی۔۔۔،، ساحل ہاتھ جوڑ کے اس کے قدموں میں گر گیا

اٹھو۔۔۔۔، مہر نے کھڑے کھڑے کہا ساحل اٹھ کے اس کے سامنے ہی کھڑا ہو گیا مہر کو نزدیکیاں زیادہ لگی تو۔۔ اس نے قدم پیچھے کھینچ لیئے۔۔

،، ماہی مجھ سے شادی کرو گی۔۔ پلیز اس بار میں تمہیں چھوڑ کے نہیں جاؤں گا۔۔۔، ساحل نے ہاتھ آگے بڑھا دیا۔۔۔ مہر اسے دیکھنے لگی اور کچھ سوچ کے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے دیا۔۔۔ ساحل آنسو صاف کرنے لگا۔۔۔

مہر نے اس کا ہاتھ پکڑ کے صوفے پہ بیٹھایا اور سامنے صوفے پہ بیٹھ کے اسے دیکھنے لگی۔۔۔، کیا دیکھ رہی ہو ماہی۔۔۔، ساحل نے اسے مسلسل دیکھ کے پوچھا۔۔

،، آپ ابھی بھی ویسے ہی ہو۔۔۔، مہر نے آنکھ بھر کے اسے دیکھا ساحل کے ہونٹوں پہ بے جان سی مسکراہٹ آ کے غائب ہو گئی۔۔۔

،، ماہی مجھے معاف کر دو۔۔ آہیل ٹھیک کہتا ہے کہ میں بہت کمزور آدمی ہوں کہیئی سنی پہ یقین کر لیتا ہوں۔۔۔

کاش میں تم پہ بھروسہ کرتا۔۔ میں تمہارا گناہ گار ہوں جو سزا دو گی منظور ہو گی مجھے،، ساحل نے پھر سے ہاتھ جوڑ دیئے مہر نے اس کے ہاتھ کھول دیئے۔۔۔

،، بھائی جان ساری ناراضگی بھول جائیں ہمارے بچوں کے لیئے۔ پلیز، تایا لو ساحل کا پرنسپل لے کے آئیے تھے احمد نہیں مان رہا تھا۔۔۔

،، پاپا۔۔۔ مان جائیں۔۔۔، اسد نے احمد کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کے کہا وہ سمرین کو دیکھنے لگے سمرین نے ہاں میں سر ہلا دیا۔۔۔

بھائی صاحب جیسے بچوں کی خوشی۔۔،

،،ماما آپ چلی جاؤ گی۔۔۔۔۔،،

،،جی اب یہ میری موم ہیں۔۔۔۔،،

،، نہیں یہ میری ماما ہیں۔۔،،

،،نہیں اب میری موم ہیں۔۔،،

بارات آچکی۔ مہرتیار ہو کے بیٹھی تھی جب ریان اور صوبی اس کے پاس آئیے اور آپس میں لڑنے لگے

،، ارے۔۔ ارے لڑائی مت کرو۔۔ ادھر آؤ میرے پاس ،، مہر نے مسکرا کے انہیں بلایا۔ وہ

بھاگ کے مہر کے پاس گئی مہر نے ان دونوں کو گلے سے لگا لیا۔

،،ریان۔۔۔ بڑی ماما کو تنگ نہیں کرنا۔۔۔ اوکے۔۔ اور جب میری یاد آئیے تو آنکھیں بند کرنا میں

اپنے بچے کے آس پاس ہوں آپ کے دل میں ہوں نہ۔۔۔،، ریان نے ہاں میں سر ہلا دیا۔۔۔ مہرنے ریان کو زور سے لگا لیا

،، صوبی۔۔ آپ مجھ سے وعدہ کرو اپنے ڈیڈ کو کبھی رونے نہیں دو گے آپ بگ بوائے ہو نہ۔۔ مہر نے صوبی کے سامنے ہاتھ کیا صوبی نے مہر کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے دیا۔۔ مہر نے ان دونوں کو رسنے سے لگا لیا مہر کی آنکھوں میں آنسو آگئی اس نے ان دونوں کو الگ کیا۔۔ ،، ماما آپ رو کیوں رہی ہیں۔۔۔،، ریان نے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے اس کے آنسو صاف کیئے۔

،، نہیں میری جان۔۔ اچھا یہ لو صوبی تم دونوں جا کے یہ اپنے ڈیڈ کو دے کے آؤ۔۔۔ کسی اور کو نہیں دینا اوکے۔۔،، مہر نے کاغذ کا وہ ٹکرا صوبی کو دے کے کہا وہ سر ہلا کے باہر بھاگ گئی۔۔ ساحل صوفی پہ شیروانی میں مبلوس بیٹھا شعبی اور آہیل سے بات کر رہا تھا۔۔ ڈیڈ موم نے دیا ہے۔۔۔،، صوبی ساحل کے ہاتھ میں کاغذ کا ٹکرا دے کے بھاگ گیا۔۔ ،، یہ کیا ہے۔۔۔،، آہیل نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔ ،، مہر نے بھیجا ہے۔،، ساحل نے مسکرا کے کہا۔ آہیل کو انہونی کا الہام ہونے لگا پر چپ بیٹھا رہا ساحل نے کاغذ کی تہہ کھولی۔۔۔ اسلام و علیکم۔۔

شاہو۔۔۔ میں نے تم سے بہت محبت کی ہے ٹوٹ کے چاہا ہے تمہیں۔۔۔،، ساحل کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ آگئی۔۔ وہ پھر سے پڑھنے لگا۔

،، پر میری یہ سب سے بڑی بھول تھی جو میں نے تم سے محبت کی۔۔۔ میں نے ہر بار تمہارے سامنے خود کو گرایا۔۔۔ تم نے اس بات کا بھرپور فائدہ اٹھایا ہر بار تم نے مجھے جھٹلایا پر میں ہر بار پاگلوں کی طرح تمہارے پاس آئی۔۔۔ کیوں کہ میں ایک پل بھی تم سے دور رہ کے نہیں جی سکتی تھی۔۔

اگر آپ بھی "ماہنامہ لکھاری آن لائن میگزین" کا حصہ بننا چاہتے ہیں تو ابھی اپنی تحریر اردو میں نائپ کر کے ہمیں واٹس ایپ، فیس بک یا ای میل پر بھیجیں۔

- آپ کی تحریر میں کسی بھی مذہب پر، مذہبی فرقے یا مذہبی معاملات پر تنقید نہیں ہونی چاہئے۔
 - آپ کی تحریر میں ملکی قوانین، سیکورٹی ایجنسیوں اور پاک فوج پر تنقید نہیں ہونی چاہئے۔
 - تحریر املاء کی غلطیوں سے پاک ہونی چاہئے۔ اور پہلے سے کہیں پر پوسٹ نہ ہوئی ہو۔
 - تحریر کو مکمل طور پر اردو میں ہونا چاہئے۔ انگلش الفاظ کا استعمال کرنے سے گریز کیا جائے۔
 - تحریر کو فحش مناظر، ڈالائز، رومانس سینز اور عریانیت کے عنصر سے پاک ہونا چاہئے۔
 - سلسلے وار ناولز کے لئے معیاری رائٹرز کا انتخاب ادارہ خود کرے گا۔
 - مکمل ناولز کے لئے سب رائٹرز کو موقع دیا جاتا ہے کہ وہ اپنی تحریر ہر ماہ کی دس تاریخ تک ادارے کو بھیج دے جو کہ تیس ہزار سے زائد الفاظ پر مشتمل ہو۔ آپ کی تحریر کو ہماری ٹیم چیک کرے گی اور اس کے بعد ہی قابل اشاعت ناولز کو "لکھاری آن لائن میگزین" میں شائع کیا جائے گا۔ اور لکھاری کو اس کی محنت کا معاوضہ دیا جائے گا۔
 - افسانے، شارٹ ناولز کے لئے جو کہ تیس ہزار الفاظ سے کم ہوں گے رائٹرز کو معاوضہ نہیں دیا جائے گا۔
- مزید معلومات کے لئے رابطہ کریں۔

Whatsapp no :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- PRIME URDU NOVELS,
FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST, SEARCH
AND REQUEST FOR NOVELS

پر اب میں تمہارے ساتھ نہیں جی سکوں گی۔۔۔ مجھے تمہارے ساتھ ہونے سے گھٹن ہو گی رہ رہ کے تمہارے ظلم یاد آئیں گے میں نہیں چاہتی میری محبت تمہارے لیئے کم ہو تم نے کہا تھا نہ کہ میں جو سزا دوں گی تم کو منظور ہو گی۔۔۔ تو میں تم سے بہت دور جا رہی ہوں۔۔۔ ساحل کی سانس رک گئی رنگ اڑ گیا۔ وہ پھر پڑھنے لگا

؛؛ میں مر تو اسی دن گئی تھی جب تم مجھے چھوڑ گئی تھے میرے کردار پہ داغ لگا کے گئی تھے۔۔۔ سوچا تھا کیوں نہ مر جاؤں۔۔۔ پر پھر میں نے سوچا ایسے مرنے کا کیا فائدہ۔۔۔ اب تمہیں ساری عمر اپنی ماہی کے لیئے تڑپنا ہو گا۔۔۔ جیسے میں ہر روز شاہو کے لیئے تڑپی ساحل شاہ آج مہر شاہ جا رہی ہے تم سے بہت دور اور پھر کبھی واپس نہیں آئیے گی۔۔۔ تم چاہو گے تو بھی ماہی واپس نہیں آئیے گی۔۔۔ یہ ہی ہے تمہاری سزا۔۔۔ یہ ہی ہماری محبت کا اختتام ہے گڈ بائی شاہو۔۔۔۔۔

ساحل کے ہاتھ سے کاغذ گر گیا۔۔۔ وہ اٹھ کے بھاگا۔۔۔

،، ک۔ کیا ہوا ساحل۔۔۔ آہیل نے اسے بھاگتا دیکھ پوچھا سب اس کی طرف متوجہ ہو گئی۔۔۔ آہیل نے اپنے قدموں میں گرا کاغذ کا ٹکڑا کا پتے ہاتھوں سے اٹھایا۔۔۔ اور اس باہر بھاگا

،، ماہی۔۔۔ مہر زمین پہ گری پڑی تھی سرخ جوڑے میں۔۔۔ دلہن بنی وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی ساحل نے اس کا سر اپنی گود میں رکھا مہر کے منہ سے خون آ رہا تھا۔

؛؛ نہیں ماہی پلیز مت جاؤ۔۔۔۔۔ م۔ م۔ مجھے جو سزا دو گی منظور ہو گی پر یہ سزا مت دو۔۔۔ پلیز ماہی۔۔۔ ساحل نے اس کے منہ پہ ہاتھ رکھ دیا مہر کے اندر تھوڑی بہت جان تھی۔۔۔ اس نے آنکھیں کھولی۔۔۔

،،ش۔ش۔شاہو م۔مجھے مرنا پڑا کیوں کہ۔۔۔ت۔۔تم نے مجھے جینے کے قابل نہیں
چھوڑا۔،،مہر کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ نمودار ہوئی
،،ماہی۔۔میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا۔۔،،وہ مہر کو اٹھانے لگا مہر نے نفی میں سر ہلا دیا۔۔
،،شاہو کان کرو ایک بات بتانی ہے آپ کو۔۔،،مہر نے مسکرا کے کہا۔ ساحل روتے ہوئے نیچے
کو جھکا۔۔۔

،،آئی ی لویو سو مچ شاہو۔۔،،مہر نے بڑی مشکل سے کہا ساحل اسے دیکھنے لگا۔ اس کی جان نکل
چکی تھی۔۔۔ساحل کے آنسو اور وہ بے جان ہو گئی اتنے میں سب اندر آگئی مہر
کو اٹھانے لگے پر وہ جا چکی تھی۔۔۔وہ جیت گئی تھی۔۔۔ساحل سے پردرد سے ہار گئی
تھی۔۔۔۔۔

سب کو ایک کر کے جا چکی تھی
آہیل ڈاکٹر لے کے پہنچا تو بہت دیر ہو گئی تھی۔۔۔
ساحل پھٹ پھٹ کے رونے لگا پر اس بار ماہی نہیں تھی جو اس کے آنسو صاف کرتی

The End